

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بائیسوائیں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ہوئے 27 جون 2020ء بروز ہفتہ بھر طبق 505 ذیقعدہ 1441 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	06
3	روای اخراجات: مطالبات زر۔	07
4		81

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔ جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 جون 2020ء بروز ہفتہ بھطابن 05 ذیقعد 1441 ہجری، بوقت سہ پہر 04 بجگر 40 منٹ پر زیر صدارت میر عبد القados بزنخو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَكَانُوا مِنْ قَرُبَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا حَ وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ قُلْ يَا يَاهَا النَّاسُ إِنَّمَا
آنَّا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥﴾ فَالَّذِينَ امْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَحَتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
كَرِيمٌ ﴿٦﴾ وَالَّذِينَ سَعَوا فِي إِلِشَّا مُعْجَزِيْنَ أُولَئِكَ أَصْحَبُ الْجَنَاحِيمِ ﴿٧﴾

﴿پارہ نمبر ۱۵ آیات نمبر ۳۸ سورہ الحج اور ۱۵﴾

ترجمہ: اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے اُن کی ڈھیل دی اور وہ گناہ گرا رکھیں پھر میں نے اُنکو پکڑا اور میری طرف پھر کر آنا ہے۔ تو کہہ اے لوگوں میں تو ڈر سنا دینے والا ہوں تم کو کھوں کر سو جو لوگ یقین لائے اور کیس کھلا لیاں اُنکے گناہ بخش دیتے ہیں اور انکو روزی ہے عزت کی۔ اور جو دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو وہی ہیں دوزخ کے رہنے والے۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب اپیکر: جزاک اللہ۔ جی اصغر صاحب۔

جناب اصغر خان اچھزئی: جناب اپیکر! یقیناً ایک واقعہ نہیں ہے، دونہیں ہیں، مسلسل چمن میں جان بوجھ کر کیوں اور کس وجہ سے حالات خراب کرنے کیلئے منظم سازشیں ہو رہی ہیں۔ ایک طرف چمن پر روزگار کا جو واحد ذریعہ ہے وہ جو پاک افغان بارڈر ہے، وہ مستقل بند ہے اور تقریباً ہزاروں کی تعداد میں بچھلے چوپیں دونوں سے میں شاہراہ میں دھرنا جاری ہے۔ پہلے بھی اس پر ہم نے بات کی ہے اور اس پتھریک التواہ بھی اس پر ہماری آرہی ہے۔ وزیر داخلہ ضیاء جان بیٹھے ہوئے ہیں ان سے request ہے جام صاحب سے بات ہوئی ہے۔ گورنر صاحب سے ہماری بات ہوئی ہے۔ خدا نخواستہ اگر اس مسئلے کا حل نہیں نکالا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ مستقبل میں اس کے منفی اثرات جو مرتب ہو گکے وہ کسی کے بس میں نہیں ہوں گے۔ دوسرا بات جناب اپیکر! چمن میں ایک دو واقعات پہلے ہوئے تھے، راتوں رات حاجی فیض اللہ خان نور زئی، حاجی بصیر کو اٹھایا گیا، پھر تین دونوں کے بعد چھوڑ دیئے گئے خدا نخواستہ اس میں کچھ ہو جاتا ہے کسی نے کوئی نوش نہیں لیا اسکا۔ پھر اس کے بعد حاجی خدائے میر خان آ کا اور حاجی بہاول آ کا جو چمن شہر کے معزز زین ہیں اُن کے بیٹوں کو اٹھایا گیا۔ پھر اُس کی کوئی نوش نہیں لی گئی۔ اور کل رات جناب اپیکر! چمن کے دو معزز شہری سفیدریش ایک حاجی قیوم خان اچھزئی اُسکے گھر پر فائزگ ہوئی ہے، کوئی آتہ پنچھی نہیں ہے کون کر رہا ہے؟۔ یہ حالات خراب کرنے کی سازش کون کر رہا ہے؟۔ ایک حافظ عبدالقیوم صاحب اُس کے گھر پر رات کو فائزگ ہوئی ہے تو جناب اپیکر! آپ کے توسط سے وزیر داخلہ صاحب تشریف فرمائیں، کم از کم اس طرح کے واقعات خداناہ کرے کہ کل ایسے حالات اُس نیچ پنچھی جائیں جس کا پھر ازالہ کسی کے ہاتھ میں نہ ہو۔ اور ازالہ ممکن نہ ہو۔ اسکا ضرور نوش لینا چاہئے، بارڈ دروازے سے لیکر یہ جو موارے آئیں، قانون راتوں رات بندے اٹھائے جاتے ہیں پھر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اگر ایسے ہماری وہاں کی کسی کو منتخب نمائندگی پسند نہیں ہے تو اس پر بھی بات کی جائے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں جناب اپیکر! کہ خدا نخواستہ ہماری نمائندگی سے وہاں پر کسی کاخون بھایا جائے، کسی کو تکلیف پنچائی جائے۔ ہمیں ویسے کہا جائے کہ جب تک آپ وہاں کے نمائندے ہو تو یہ صورت حال چمن میں رہے گی۔ اگر نہیں تو کم از کم اسکا نوش لینا چاہئے۔ دروازے سے لیکر، یہ کل رات کے واقعات تک کیوں ہوتے ہیں اس طرح کے واقعات؟۔

جناب اپیکر: جی شکریہ۔ ابھی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ شکریہ۔ کل ہمارے معزز اسمبلی میں مختلف issues چلتے رہے اور جس طرح کہ اپوزیشن کا ایک رکن نے بھی، سینیٹا نزد پھیکنا۔ اور ہمارے معزز ہوم منٹر صاحب کا جو بادی لیناونچ اور بات کرنے کا جو طریقہ تھا وہ بھی پارلیمانی نہیں تھا۔ ہمیں مثال بنی چاہئے دوسروں کے لئے ہم چیزوں کو بہتر کریں۔ تو اسی لیئے کیونکہ یہ ایوان سب کے لئے برابر ہے اور اس میں کوئی بالاتر نہیں ہے۔ تو اگر

ہم نے اپوزیشن کے ایک ممبر کے خلاف کارروائی کیا، تو ہوم منستر صاحب ہمارے لئے محترم ہیں لیکن اس ایوان میں اس طرح کارروائی میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔ تو آج کے اجلاس کے لئے اُس کو معطل کیا جاتا ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر ملکیہ خزانہ): جناب اسپیکر! بیشک کل جو واقعہ ہوا تھا وہ مناسب نہیں تھا۔ احتجاج ہر کسی کا حق ہے، بیشک کر لیں۔ یہاں پر لوگوں کی نمائندگی کرنا بھی حق ہے۔ لیکن کل یہاں جو ہم نے مؤقف لیا تھا کہ چونکہ جب اکٹھے بیٹھتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ہے، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ دونوں کی معطلی ختم کر دیں۔

جناب اسپیکر: جی قرارداد پیش کریں تو اس پر نظر ثانی کریں گے۔ جی اختر لاغو صاحب۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اسپیکر! جیسے کہ میرے دوست میرے بھائی ظہور جان نے کہا کہ چونکہ اس اسمبلی کی اپنی ایک روایات ہوتی ہیں، یہ بلوچستان اسمبلی پاکستان کی واحد اسمبلی ہے جس میں ان روایات کی اس کی پوری اگر آپ تاریخ دیکھ لیں تو اپنے ان روایات کی پاسداری اس اسمبلی نے رکھیے۔ چھوٹے موٹے معاملات ہیں، ظاہر ہے بحث و مباحثہ ہوتے ہیں، ہم سب اس ایوان کے نمائندے ہیں، ہم سب بھائی ہیں یہ ہمارا مشترکہ وطن ہے یہ ایوان ہمارا مشترکہ ایوان ہے۔ ٹریئری پیپر اور اپوزیشن پیپر یہ ایوان کی خوبصورتی ہے شاہستگی ہے یہاں پر ہم جھگڑتے بھی ہیں یہاں پر ہم بحث بھی کرتے ہیں یہاں پر ہم اڑتے بھی ہیں۔ کل جو واقعہ ہوا تھا انہائی افسوسناک واقعہ تھا۔ لیکن میں شکر یہ ادا کرتا ہوں اصغر خان صاحب کا جواب این پی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ اور میں نیم بازنی صاحب کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ انسان ہیں، ہم کوئی فرشتے نہیں ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں ہم سے۔ کبھی کبھار کوئی نازیبا الفاظ بھی ہمارے مونہ سے نکلتے ہیں۔ لیکن بڑا اپنے انسان کی وہ ہے کہ وہ اپنے غلطی پر نادم ہوں اور اپنی غلطی کو تسلیم کریں، یہ انسان کی بڑائی ہے۔ کل نیم صاحب نے بھی معدرت کر لیا تھا۔ اصغر خان صاحب نے بھی معدرت کر لیا تھا اپنی پارٹی کی طرف سے۔ اور جو کبر مینگل کی طرف سے ہوا تھا، ہم فرد افراد جن دوستوں کے پاس وہ تھے، ہم نے اصغر خان صاحب سے بھی معدرت کر لی تھی۔ ہم نے عارف جان صاحب سے بھی معدرت کی ہے۔ ہم نے سردار عبدالرحمن صاحب سے بھی معدرت کی ہے کہ کل جو سینیٹا ٹرزر ہمارے دوست نے پھینکا تھا۔ اور وہ اُن پر چھکھینیں اپنے گریں بھی، لیکن میرے خیال سے ظہور صاحب کی بات کو میں سینڈ کرتا ہوں اپنی اپوزیشن کے دوستوں کی اجازت سے۔ کہ چونکہ وہ دونوں ساتھی ہمارے اس معزز ایوان کے کرن ہیں۔ تو میری بھی یہی request ہو گی آپ سے کہ ان دونوں کی ممبر شپ بحال کر کے آج کے اجلاس میں دونوں کو بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے۔

شکر یہ۔

جناب اسپیکر: اس کا طریقہ کاری ہے کہ آپ ایک تحریک پیش کریں اس پر ایوان کی رائے لیتے ہوئے بحال

کرنے کا کریں گے، اگر ایوان نے اجازت دے دی۔

جناب نصر اللہ خان زبرے: جناب اسپیکر۔

جناب اپنیکر: جی نصر اللہ ذرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اپنیکر! جس طرح میرے دوست چمن سے ہمارے ایم پی اے صاحب ہیں انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ چاہی یقیناً میں اُسے سیکنڈ کرتا ہوں۔ جناب اپنیکر! چمن میں جو صورت حال وہاں مسلط ہے وہاں کے عوام کے ساتھ وہاں پر بہت ایک قسم کی ایسی حالت ہے کہ تمام لوگ فاتح کشی پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چار مہینوں سے تمام چمن کے غریب عوام جو بہت نچلے طبقے کے لوگ ہیں، جو ڈیورنڈ لائن پر، تجارت راستے پر ان کا کاروبار تھا۔ چونکہ میرے دوست حکومتی رکن ہیں میں بحثیت اپوزیشن کے میں ان کا ایک تجویز دیتا ہوں کہ تمام ہاؤس سے ایک ایسا resolution آپ سمجھ لیں ایک کمیٹی بنائی جائے یہ تمام ہاؤس کی طرف سے ہو کہ چمن میں جو صورت حال ہے، جن جن لوگوں کے گھروں پر رات کو فائزگ کی گئی ہے، اُس سے پہلے جو جن معترین کو اٹھایا گیا تھا کیوں اٹھایا گیا تھا؟ اور جو تجارتی راستے بند ہے ڈیورنڈ لائن پر اس پر ایک مشترکہ مؤقف اپنایا جائے تاکہ ہم چمن اور قلعہ عبداللہ کے مسائل کا کچھ مدوا کر سکیں۔ میری یہ تجویز ہوگی اس معزز ایوان سے کہ ہمارا یہ مشترکہ مسئلہ ہے میں آپ کے لئے تمام اپوزیشن مل کر چمن کے عوام، Malik Sikandar Sahib request Malik Sikandar Sahib اپوزیشن لیدر ہیں۔ جناب ملک نصیر شاہوی صاحب وہ بھی ہمارے پارلیمانی لیدر ہیں میں ان سے بھی ریکوئیٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایک مشترکہ مؤقف اپنایا جائے۔ شکریہ۔

کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایک مشترکہ موقف اپنایا جائے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ زیرے صاحب۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: جی آیا رخصت منظور کی جائے؟ نہیں! بھی اجلاس شروع ہوا ہے ابھی آپ کا یہ حال ہے پتہ نہیں بعد میں کتنے، ایک سوکٹ موشنگر کو کیسے آپ؟ آپ کی آواز ہی نہیں آ رہی ہے۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: میرزادعلی ریکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آپا رخصت کی درخواست مظہور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مولوی نوراللہ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ مٹھا خان کو بیچارے کو تھاں بیٹھا، ایسے ہو گیا۔ لیکن یہ ہے کہ پوری اسمبلی کو اپرے کیا گیا ہے مٹھا خان کے علاوہ بھی اگر کوئی ایسا چیز ہو تو تاکہ ممبر زکی سینٹی ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔

بھی روایات اخراجات۔ وزیر خزانہ صاحب! مالا نہ مطالبہ ز نمبر 01 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر تحریک بھیجا ہے آپ کو۔

جناب اسپیکر: بھی پیش کریں کون کرنے گا۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر! زیرے صاحب پیش کریں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: میں نصراللہ خان زیری ہے، رکن اسمبلی تحریک پیش کرتا ہوں کہ کل مورخہ 26 جون 2020ء کو ایک اسمبلی نشست میں جناب اکبر میٹنگ صاحب اور آج کی نشست میں میرضیاء اللہ لانگو صاحب کی اسمبلی نشست میں اسمبلی کی خدمات سے معطل کیتے گئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان سے گزارش ہے کہ دونوں معزز اکین کی معطلی کو ختم کیا جائے۔

جناب اسپیکر: بھی شکریہ۔ ایوان کی رائے لی جاتی ہے۔ ایوان کی رائے کیا معطلی کو ختم کیا جائے؟ پورے ایوان کی حمایت حاصل ہے تحریک کو، تو معطلی ختم کیا جاتا ہے اور وہ اسمبلی میں آسکتے ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ ہم دوسروں کے لئے مثل بھیں اور ہم اس طرح کے روئی نہیں کریں جس طرح چیزیں، کیونکہ ہم پارلیمنٹ ہیں لوگوں کے لئے ایک لوگوں کو دکھادیں کہ ہم ان کے نمائندے ہیں۔ ہمارا کیا طریقہ کار ہے۔ ہم کس طرح اسمبلی میں ایشور کو آپ raise کر سکتے ہیں احتجاج بھی کر سکتے ہیں لیکن اس کا طریقہ کار ہے جس میں کوشش کریں کہ کم سے کم پارلیمنٹ۔ یہ پارلیمانی آداب جو ہیں اُسکے اُس پر جائیں تاکہ اسمبلی کی جو وقار ہے وہ خراب نہیں ہو۔ جی ملک نصیر صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ گزشتہ نومبر میں بلوچستان میں جو مذہبی ذل کا حملہ ہوا۔۔۔

جناب اسپیکر: اُس کو چھوڑیں ابھی اجلاس کی کارروائی باقاعدہ چل رہی ہے۔ نہیں آپ اُسکے لئے باقاعدہ دوسرا کر دیں ابھی اس پر نہیں ملک صاحب وہ بعد میں ابھی نہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی بہت سی چیزیں ہیں ہماری فصلات اُس کی وجہ سے نہیں رہے

ہیں۔ لیکن اُسکے ساتھ ہی جناب اسپیکر صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں ابھی نہیں اسکے بعد۔ جی وریخزانہ! مطالبہ زر نمبر 1 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر حکومت خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 40 ارب 40 کروڑ 95 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران زر بسلسلہ مدد ”ریاستی تجارت (ووٹڈ)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! میں ٹڈی ڈل پر بات نہیں کرتا ہوں لیکن اُسکے ساتھ ایک اور related مسئلہ ہے۔ ایران سے ابھی جو، ہمارے فصل اب کچھ رہا ہی نہیں لیکن اسکے ساتھ ایران سے غیر قانونی طور پر جو ٹمائٹ اور کھیر آ رہا ہے اُس میں دوسرے ہمارے زمینداروں کی جوت بوز اور خربوز یہاں سے آ رہے ہیں نوشکی اور چاغی سے آ رہے ہیں ان کو یہاں چیک پوسٹوں پر روکا جاتا ہے۔ چار چار، پانچ پانچ گھنٹے، ایک تو یہاں پر صوبے میں فصل رہا ہی نہیں جناب اسپیکر۔ دوسری طرف سے ایران سے غیر قانونی طور پر ٹمائٹ اور کھیر اہماً رے منڈیوں میں بھرا پڑا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کو بعد میں کر لیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! تیسرا یہ ہے کہ ہماری بجلی بند ہے حکومتی سب سیڈی نہیں دے رہی ہے آج کے اخبارات میں ہے کہ انہوں نے بیلہ کے لئے۔۔۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب ابھی اتنا زیادہ۔۔۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: شکر یہ ملک صاحب! بہت زیادہ ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! نہیں، یہ related ہے ایک دوسرے سے۔ جناب اسپیکر! یہ تینوں جو ہے ایک مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب۔ بجلی اس لئے بند ہے جناب اسپیکر صاحب کہ صوبائی گورنمنٹ اپنا شیئر نہیں دے رہا ہے اپنی سب سیڈی کا حصہ نہیں دے رہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دے دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ میری بات غور سے سنیں۔ یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے۔ آپ ایک رولنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی مسئلے تو بہت ہیں ہمارے صوبے کے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! ہماری بجلی کو کم کی گئی ہے۔ دو گھنٹے، چار گھنٹے کی گئی ہے۔ لیکن آج کے اخبارات میں میں نے پڑھا ہے کہ صوبائی حکومت نے بیلہ کے لئے پچاس کروڑ روپے ریلیز کیے ہیں

اُنہوں نے K-electric کو دے دی ہے۔ باقی صوبہ کے جو 32 اضلاع ہیں وہ اس سے محروم ہیں۔

جناب اپیکر: تو پبلک گورنمنٹ ہے وہ کیسے نہیں کرے گا؟۔ ہیلے آپ کا پورا شد رگ ہے۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب اپیکر صاحب! تو پھر باقی ڈسٹرکٹس کے لئے بھی ریلیز ہونی چاہئے۔ ہماری بجلی کو کم کیا گیا ہے۔ ادھر سے ٹڈی ڈل ہے، ادھر سے جو ہے ایران سے غیر قانونی طور پر کھیرا آ رہا ہے ٹماڑا رہا ہے لوڈ شیڈنگ ہے یہ ہماری تباہی ہے ہماری معيشت کی تباہی ہے جناب اپیکر صاحب! اگر یہاں پر اس صوبے میں یہ چیزیں نہیں رہیں گی اس پر پھر بچ گا کیا؟۔ اب یہاں پر ہم خشک بحث کریں یہ تخفیف زر۔ یہ جیزیں میرے خیال میں ہمیں کوئی کام نہیں آئے گا۔ اس پر جناب اپیکر صاحب آپ سے request ہے ایک کہ آپ روگنگ دے دیں یہ تمام مسائل پر۔

جناب اپیکر: جی، بس کریں ہمیں رُلائیں گے کیا۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اپیکر صاحب۔

جناب اپیکر: جی، جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اپیکر! میرے دوست بحث اجلاس کے بعد ہاؤس ریکوزیشن کر لیں، میں بھی دستخط دینے کے لئے تیار ہوں کہ فوراً بحث کے اجلاس کے بعد آپ ریکوزیشن کر لیں یا اینڈاپر لے آئیں جو ابھی آپ یہ بات کر رہے ہیں۔

جناب اپیکر: جی، جان جمالی صاحب کی بات درست ہے۔ سالانہ مطالبدز نمبر 1 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبدز نمبر 01 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب اور جناب محمد اکبر صاحب نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دے دیے ہیں لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرک اپنی تحریک تخفیف زر پیش کرے۔ جی۔۔۔ (مداخلت) نہیں ابھی اس کو۔۔۔ (مداخلت)۔ چلو آپ بات کر لیں ملک سکندر صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب اپیکر! کل جب میں موجود نہیں تھا تو ملک نعیم بازی صاحب نے اس ایوان میں یہ اپوزیشن کے ساتھیوں کو کہا کہ XXXXXXXXX وہ اگرچہ ملک نعیم کی جو، XX-XXXXXXX-X لیکن ساتھ میں میں اپوزیشن کے اراکین اختر حسین صاحب، نصر اللہ زیرے صاحب، ملک نصیر شاہواني صاحب کا مشکور ہوں کہ میری عدم موجودگی میں انہوں نے اس حقیقت کو اُن کے سامنے رکھا کہ ہاؤس میں بیٹھنے کا بھی ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور ہاؤس میں بولنے کا بھی ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ اگر نہیں ہے تو آپ اس کوڈیکور کو اپنے ساتھ رکھیں۔ اور ساتھ ہی میں اپنے بھائی اصغر خان اچکزی کا بھی مشکور

XXXXXX-لیکن اس پر تھوڑا ساٹھی یکورم کے ساتھ آئندہ کے لئے ہاؤس میں اس قسم کی ----
ہوں کہ انہوں نے ان الفاظ کو غلط سمجھتے ہوئے انہوں نے پارٹی کی طرف سے معذرت کی۔ اور نعیم صاحب نے بھی اپنے الفاظ واپس لیئے۔ اور میں ساتھ میں میر ظہور بلیدی صاحب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس کو غلط سمجھا اور غلط کو غلط کہا۔ تو میں اس سلسلے میں صرف اس حد تک عرض کروں گا کہ اگر وہ اپوزیشن کو XXXXXX-XXXXXX۔

جناب اپنیکر: جی ملک صاحب۔ دیکھیں اُس نے معدترت کر لی ہے۔

قاںد حزب اختلاف: میں نے شکر یہ ادا کیا ہے میں اُس پر کچھ۔ اس لئے تو میں کچھ نہیں کیا۔ نہیں تو میں بہت کچھ کہنا چاہ رہا تھا۔

جناب اسپیکر: لیکن آپ نے بھی وہ XX۔ ہم لوگوں نے مغدرت کر لی ہے۔ مغدرت کے ساتھ کہیں۔ آپ بھی مغدرت کر لیں۔ مغدرت کے ساتھ بولو کہ ”میں بھی کہہ سکتا ہوں۔“ مغدرت کے ساتھ کر کے ”کہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ XX۔“

قائد حزب اختلاف: یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ، ڈیکورم ہونا چاہئے۔ اب آج اخبار میں تو اس حد تک آیا ہے کہ جی، بلوچستان اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کے خلاف نامناسب ریمارکس پر حزب اختلاف کا شدید احتجاج۔ باقی انہیں ساتھیوں نے ہمارے بھائیوں نے جو ملک نعیم صاحب نے واپس لئے اپنے الفاظ۔ اصغر خان اچھنگی صاحب نے اور ظہور صاحب نے معذرت کیا۔ لیکن اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں آیا۔ پتہ نہیں میڈیا والوں کو انہوں نے کیوں نہیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: ظہور صاحب نے بھی اس پر معافی مانگا، اصغر صاحب نے مانگا، نعیم صاحب نے مانگا۔ تو آپ کا احترام سب کیلئے آپ اپوزیشن لیڈر ہیں۔ گورنمنٹ کیلئے، اپوزیشن کیلئے۔ تو اور اس طرح کے الفاظوں کو بھی حذف کیا جائے جس طرف بھی ہوئی ہیں سارے۔

قائد حزب اختلاف: بہت شکر یہ۔

جناب اپنے: جی تخفیف زر کے محکمین۔ آپ ایسا کریں ایک پڑھے ایک اس پر بحث کرے۔ اگلے میں دوسرا بحث کریں۔ دوسرا پڑھے آپ کو جو سمجھ آتا ہے۔ ایک بندہ یعنی آپ کا پولائٹ آنا چاہیے۔ پولائٹ تو آپ دے رہے ہیں تو ضروری ہے کہ وس بندے بحث کریں؟ جمہوری روایات کے ساتھ ساتھ آپ کے اسمبلی کے اپنی روایات ہیں۔ چلو آپ کر لیں میرا ایک personal request ہے۔ باقی جمہوریت میں آپ کو حق ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 40 کروڑ 95 لاکھ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”ریاستی تجارت (وڈٹ)“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب: اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت اظہار کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ جو مطالبه زر نمبر 1 ہے اس میں 4 ارب 40 کروڑ روپے کی رقم بڑی خطیر رقم ہے میں نہیں سمجھ رہا کہ ایک صوبے میں ریاستی تجارت کہاں ہو رہی ہے کیا طریقہ کارہے۔ اور اس کے لئے اتنی بڑی رقم کی کیا ضرورت پڑی؟ as a Member میں نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ اتنی بڑی رقم کا اس میں خرچ کرنا حکومت کا آنے والے سال میں جو انہوں نے یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی زیادہ رقم ہے اور جو میں نے تحریک لائی ہے کہ اس میں تخفیف کی جائے اس کے حق میں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس میں تخفیف کرے۔

جناب اسپیکر: جواز اکین سالانہ مطالبه زر نمبر 1 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 1 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 1 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر غلہور احمد بلیدی (وزیر ملکہ خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے کہ مالی سال کے اختتام 30 جون 2020-21 کے دوران بسلسلہ مد ”سرماہی کاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 2 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”سرماہی کاری“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر۔ اس سے پہلے جو مطالبه زر نمبر 1 تھا، اس میں ریاستی تجارت کی بات کی گئی تھی۔ 4 ارب روپے 40 کروڑ۔ next میں انہوں نے بات کی ہے 3 ارب روپے بسلسلہ مد سرماہی کاری

- اب یہ دونوں تقریباً related گر رہے ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ ریاستی تجارت صوبے کا کتنی تجارت ہوئی ہے؟ - اور یہاں سرمایہ کاری کر رہے ہو کس چیز میں سرمایہ کاری کر رہے ہو؟ - ہمیں تو پورے سال ایسا کوئی نہیں لگا کہ کوئی باہر کی کمپنی آئی۔ کسی کمپنی سے agreement ہوا ہے۔ کوئی ایگر یمنٹ نہیں ہوا ہے۔ کسی پرائیویٹ کے ساتھ بھی کوئی ایگر یمنٹ نہیں ہوا ہے اور یہ رقم کس اس کا ہے؟ - مجھے وزیر خزانہ صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔ کہ یہ تین ارب اور چار ارب ملا کے ساڑھے سات ارب روپے کی رقم۔ ﷺ خاطر ہے۔ میں request کرتا ہوں وزیر خزانہ سے کہ وہ ہمیں سمجھائے کہ اتنی بڑی رقم سرمایہ اور پھر دوسرا ریاستی تجارت کیلئے مانگ رہے ہیں۔ یہ ہمیں بتایا جائے جناب اسپیکر؟

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر ایہ رقم جو یہاں mention ہے یہ پنشن کیلئے ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: پنشن کیلئے تو آگے ہو گا۔ یہ تو ہمیں سمجھنیں آئی۔ ریاستی تجارت۔

وزیر مکملہ خزانہ: ریاستی تجارت جو ہے وہ food کیلئے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں، فوڈ تو آگے ہے وہ پنشن والی۔

وزیر مکملہ خزانہ: یہ بھی ہے بھائی یہ بھی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: سرمایہ کاری تو ظاہری بات ہے اس میں تو ایسا را کٹ سامنے بھی نہیں ہے منظر صاحب! کہ ہمیں سمجھنیں آ رہی ہے۔ سرمایہ کاری بھی آپ کسی پرائیویٹ سے سرمایہ کاری کر رہے ہو۔

جناب اسپیکر: discussion اس میں allow نہیں ہے۔ آپ کاموٰ قف آ گیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر! اتنی بڑی رقم آخر عوام ہم سے پوچھیں گے یا نہیں؟ کہ اتنی اپوزیشن پیشی ہوئی ہے اور پیسے پاس ہو رہے ہیں۔ مجھے بتایا جائے۔

جناب اسپیکر: اپوزیشن کیا کرے گی، حکومت۔۔۔ (مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں مجھے بتایا جائے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں، یہ اس کا حق بتا ہے کہ وہ ایوان میں وزیر خزانہ صاحب سے پوچھ لیں۔ دیکھیں! اس میں بہت سی چیزیں ہیں یہ جز لپیک کو بھی پتہ ہونا چاہیے کہ ایک ہے ریاستی تجارت دوسری ہے سرمایہ کاری۔

جناب اسپیکر: یہ کٹ موشن ہے اس میں آپ کاموٰ قف آ گیا۔ اب آپ اس میں نہیں یہ اس طرح نہیں

ہوتا ہے آپ اس طرح کریں گے تو 3 دن تک ہم کٹ موشن، آگے نہیں جائیں گے۔ جو اکیں اسمبلی مطالبہ زر نمبر 2 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں؟ تحریک کو مطلوبہ اکیں کی حمایت حاصل نہیں ہوا سلسلے تحریک کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 2 اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 2 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔ ایوان کی کارروائی کو کوشش کر لیں کہ کم سے کم وقت میں مکمل کر لیں، میں آپ کی تحریک آئی ہوئی ہے، اس پر آپ مختصرًا گرد بیل دیں، مختصرًا اگر اس پر بحث کر لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی، تاکہ ہم اس سلسلے کو کم وقت میں نہ سکیں۔

جناب اسپیکر: آپ کی باقی کارروائی کے لئے، zero hours بھی آپ کو دے دیں گے تاکہ آپ اپنے مسائل بیان کر سکیں۔

میر یوسف عزیز زہری: جناب اسپیکر صاحب! اصغر خان! یہ بتا دیں کہ یہ سب ٹھیک ہے، وہ اٹھ کے بتا دیں؟۔ یہ جو کٹ موشنز ہیں۔ اس میں جو fudge-fraud ہے۔

جناب اسپیکر: تو وہ پیش کر رہے ہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ ٹھیک ہیں۔ جب government نے پیش کیا تو وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے۔

میر یوسف عزیز زہری: اصغر خان خود بتا دیں ہم یہ سب واپس لے لیتے ہیں۔

جناب اصغر خان اچکزی: ہم کہتے ہیں کہ کم سے کم وقت میں ہم اس معاملے کو نہ سکیں اور وقت کا خیال رکھتے ہوئے جس طرح point of order پر پہلے میں نے بات کی، اس طرح ملک صاحب آپ نے بات کی، ہماری یہ کوشش ہوگی کہ اس وقت میں ہم ان چیزوں کو نہ سکیں۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبہ زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر حکومتہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 1 کروڑ 54 لاکھ 79 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلسلہ مد ”جزل ایڈمنیسٹریشن“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 3 کی پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تحفیف زر کا نوٹس دیا ہے الہدوہ اپنی تحریک تحفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپنے thank you مطالبه زر نمبر 3- میں نصراللہ خان زیرے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم کے گل مطالباتِ زر بسلسلہ مد ”جزل ایڈمنسٹریشن“، میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپنے: تحریک تخفیفِ زر پیش ہوئی۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپنے! جزل ایڈمنسٹریشن کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ مرے خیال سے یہ قسم تفصیلات حکومت نہیں دے رہی ہے کہ اتنی بڑی رقم اب صرف تینجا ہوں کے مد میں جائے گا؟۔ اکثر یہ ہوتا رہا ہے جناب اپنے! ایک تو تینجا ہیں ملازمین کی وہ الگ بات ہے، دوسرے اس میں جو اسٹیشنری کی مد میں خرچ کیتے جاتے ہیں جو fuel کی مد میں خرچ کیتے جاتے ہیں جو پیپر گل کی مد میں خرچ کیتے جاتے ہیں۔ جو وہ گل کے اس میں خرچ کیتے جاتے ہیں۔ اس میں بہت بڑے گھلے ہوتے ہیں۔ یہ مطلب آپ اگر جائزیں دیکھیں سیکرٹریٹ میں یا کسی اور آفس میں گاڑیاں ہیں ایک سال چلتی ہیں ایک سال کے بعد وہ گاڑیاں ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ اس سے لاکھوں روپے ایک گاڑی کی مد میں ہمارے عوام کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ تو یہ جناب اپنے! اتنی بڑی رقم کی کیا ضرورت ہے کہ حکومت ہر چیز میں جو ہے نال اربوں، اربوں روپے۔ اگر آپ حقیقتاً جا کر کے دیکھ لیں سیکرٹریٹ کے صرف اسٹیشنری کا خرچ۔ اس کے fuel کا خرچ اس کے باقی چیزوں کا خرچ۔ ہر ڈیپائٹمنٹ میں جا کر کے آپ دیکھ لیں سارے کے سارے خرچے جو ہیں ناں وہ غیر ضروری ہوتے ہیں۔ یہ غیر ضروری خرچوں کے لئے اتنی بڑی رقم یہ ہمارے عوام کے ساتھ زیادتی ہے جناب اپنے!۔ اس پر ہماری ریکوئیٹ ہے اپوزیشن کی کہ اس میں آپ تخفیف کریں اس رقم کو منسٹر صاحب کم کر دیں۔

جناب اپنے: جو ارکین ضمی مطالبه زر نمبر 03 کی کٹوتی کی حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر لیں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوا، اس لئے تحریک نامظبوہ ہوئی۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 03 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 03 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ سالانہ مطالبه زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 11 کروڑ 5 لاکھ 2 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختیام 30 جون

21-2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "صوبائی ایکسائز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش ہوئی۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے، جناب اختر حسین لانگوءے صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کی نوٹسز دیئے ہیں الہمنا محکمین میں سے کوئی ایک محکم تحریک پیش کریں۔

میر اختر حسین لانگوءے: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 11 کروڑ 5 لاکھ 2 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد "صوبائی ایکسائز" میں بقدر 1 روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپسیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اختر لانگوءے صاحب اس کی وضاحت کریں۔

میر اختر حسین لانگوءے: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا! کل ہم جنونی مطالبہ زر پر بحث کر رہے تھے جناب والا! آج بھی آپ دیکھ لیں پچھلے سال بھی یہی ہوا تھا 2019ء کے بجٹ میں کہ ابھی بھی ہم نے ایکسائز کے لئے ایک ارب 11 کروڑ 5 لاکھ 2 ہزار روپے رکھیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بجٹ بک میں ایکسائز department نے پوری ایک calculation کر کے اپنے پورے سال کے اخراجات کو calculate کر کے اس میں اپنا مطالبہ زر انہوں نے وزیر خزانہ صاحب کو بھجوادیا۔ دیکھیں جناب والا! یہ ایک روایت بن گئی ہے تمام departments کی طرف سے اب جب ہم 2021-22ء کے بجٹ پر جائیں گے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ اسی ایکسائز کی طرف سے پھر ایک جنونی کامطالبہ زر جو ہے وہ ہمارے اور آپ کے سامنے آیا گا۔

جناب والا! اگر منسٹر فناں صاحب یہ assure کرتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی جنونی بجٹ ایکسائز کو نہیں ملے گا تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے اور اگر یہ جو پیسے ایکسائز کو دیئے جا رہے ہیں اس کے علاوہ بھی ایکسائز میں مانی کریں گے تو ایکسائز خرچے کرتی رہے گی اور ہم یہاں پر بیٹھ کے جنونی بجٹ پر جنونی بجٹ انکو دیتے رہیں گے تو میرے خیال سے یہ نالائق department کی زمہ داروں کی ہے جو بجٹ بک کی تیاری کے وقت اپنے پورے اخراجات کو صحیح طریقہ سے calculate نہیں کرتے۔ تو جناب والا! اگر انکو ہم جنونی دینا ہیں تو میرا Minister طبق

Finance سے اور treasury benches سے قائد ایوان صاحب بیٹھے ہوئے اُن سے بھی میری یہ request ہے کہ اس میں تخفیف کر کے کفایت شعاراتی کا مظاہرہ کر کے انکو وہ بجٹ دیا جائے جو واقعتاً اُنکی ضرورتیں ہیں۔ اس طرح ہم اربوں روپے ہر ڈیپارٹمنٹ کو اس بجٹ میں بھی دیتے رہیں گے۔ اور ہر چھ مہینے بعد پھر ہم جنونی بجٹ بھی انکو دیتے رہیں گے اُنکے demand پر ایک لیٹر پر۔ تو مہربانی یہ ہو کہ Zero Budgeting system کے experts departments کو یہاں پر لاگو کیا جائے کو بیٹھایا جائے

کیونکہ ملازمین کی تعداد اُنکے stationery کے اخراجات اُنکی گاڑیوں کی تعداد اُنکی maintenance کی اُنکے پاس ہوں، اُنکی calculation کی home work نہیں ہے کوئی تیاری نہیں ہے۔ ہم یہاں پر بجٹ کے مطلب ہے کہ ہمارے پاس کوئی بھی time پر اجرت میں آگے کچھ ارب مانگ لیتے ہیں اور چار چھ میئن بعد ہم پھر خمنی بجٹ کی طرف بھاگتے ہیں۔ اور ہم پھر اپنے اخراجات پورا کرنے کیلئے اُس میں خمنی کرتے ہیں۔ تو میر انٹرنس فناں صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس میں تخفیف کی جائے اور اُنکے بجٹ کو دیکھا جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔ Thank you زیرے صاحب۔ جوار اکین سالانہ مطالبه زر نمبر 4 کی کٹوتی کی تحریک کی حمایت کرتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک کو مطلوبہ ارکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی اس لئے تحریک نامنظور ہوئی۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 4 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 4 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر حکومت خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 35 لاکھ 19 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت عطا کی جائے جو مالی سال کی اختیام 30 جون 2020ء کے دوران سلسلہ مدد اسٹامپس "stamps" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 5 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب کن صوبائی اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کی نوٹس دیا ہیں لہذا تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر! مطالبه زر نمبر 5 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 35 لاکھ 19 ہزار روپے کے کل مطالبه زر سلسلہ مدد اسٹامپس "stamps" میں بقدر 1 روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! سٹامپ پیپر زیقیناً آپ کا بھی سٹام پیپر زے کبھی واسطہ پڑا ہو گا تمام لوگوں کا، 10 روپے کا سٹامپ پیپر زی ہیں 50 کا ہے 200 کا ہے عموماً یہ ہوتا رہا ہے کہ جب بھی ہمیں ضرورت پڑی ہے سٹامپ پیپر ز مارکیٹ سے غائب ہو جاتی ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ سٹام پیپر کیوں نہیں ہے؟ کسی کا زمین کا

مسئلہ ہے کوئی فیصلہ ہے کوئی اور چیز ہے اس پر لکھا جاتا ہے اسٹامپ پیپر پھر اس کو register کیا جاتا ہے لیکن ایک جانب حکومت اس پچھلے سال بھی کروڑوں ٹائمپ پیپر کے لئے لکھیں ہو گئے وہ بھی انہوں نے پاس کرنے اس سال بھی 5 کروڑ روپے تو مارکیٹ میں کچھریوں میں کوڑ میں ٹائم پیپر ناپائد ہوتا ہے۔ وہ black میں فروخت ہو جاتے ہیں پتہ نہیں کیا ہوتا ہے مارکیٹ میں پہنچ نہیں پاتے اور یہاں اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے۔ منشہ صاحب وضاحت فرمائیں کہ اتنی بڑی رقم کا 5 کروڑ روپے کا اسٹامپ پیپر یہ ہمیں ہاؤس کو بتائیں اپنے عوام کو بتائیں کہ اتنے بڑی رقم اسٹامپ پیپر کیلئے کیوں رکھی گئی ہے؟۔

جناب اسپیکر: نہیں بحث کیلئے نہیں ہے۔ جوار اکین سالانہ مطالبه زر نمبر 5 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک کو مطلوبہ ارکین کی حمایت حاصل نہ ہو سکا۔ اس لئے تحریک نا منظور ہوئی۔۔۔ (مداخلت) تو نظر آرہا ہے majority۔ ادھر الحمد للہ، یکیں گورنمنٹ میں 40 بندے سب بیٹھے ہوئے ہیں آپ لوگ سارے غیر حاضر ہیں۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 5 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 5 اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبه زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 ارب 16 کروڑ 92 لاکھ 91 ہزار 6 سو 50 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت عطا کی جائے جو مالی سال کی اختیام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 6 پیش ہوئی۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کی نوٹس دیا ہیں لہذا محکمہ اس پر تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 ارب 16 کروڑ 92 لاکھ 91 ہزار 6 سو 50 روپے بسلسلہ مدد "پنشن" میں بقدر 1 روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب! پنشن میں کیسے تخفیف کی جائے؟۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! اس پر ہمارا overall pension ملازمین کا حق ہے، وہ ہوتا ہے لیکن۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں منشہ صاحب! آپ سُنیں۔ اب 38 ارب روپے 16 کروڑ رقم ہے اس کی ہمیں ملازمین سے ہمدردی ہے، ہم نے یہاں کہا کہ ملازمین کی تحویل ہیں بڑھائی جائیں۔۔۔ (مداخلت)

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اپسیکر! اگر انکو ہمدردی ہوتی تو کٹوتی کی تحریک نہیں کرتے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: آپ کی حکومت میں ملازمین کے تنخواہیں نہیں بڑھائی؟ یہ سن رہے ہیں سارے ملازمین بھی سن رہے ہیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: اُس دن تنخواہیں بڑھانے کی بات کر رہے تھے۔

جناب اپسیکر: اس کو تو زیریے صاحب چھوڑ دیتے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: ابھی آپ بڑھاؤں۔ میں یہ تحریک واپس لیتا ہوں آپ تنخواہیں بڑھائیں۔

جناب اپسیکر: آپ کہتے ہیں کٹوتی کریں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب نصراللہ خان زیریے: یہ میں جناب اپسیکر! تنخواہیں بڑھائیں ملازمین کی تنخواہیں حکومت بڑھائے، 10 15 فیصد، اب یہ تحریک میں واپس لیتا ہوں بڑھائیں اعلان کریں وزیر اعلیٰ صاحب۔ وہ بڑھائیں آج اعلان کریں یہ تو بڑی بات ہوگی۔

جناب اپسیکر: نہیں آپ بڑھانے کا نہیں کہ رہے ہیں۔ زیریے صاحب! آپ کہ رہے ہیں تخفیف کریں اس میں کمی کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: قائدِ ایوان صاحب تشریف فرمائیں وہ تنخواہیں بڑھائیں۔ ابھی آپ ملازمین کی ہمدردیاں حاصل نہ کریں۔

جناب اپسیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپسیکر! کہ ہمیں finance department تفصیل دے کہ یہ رقم 38 ارب روپے کیا صحیح طور پر ملازم میں تو pensioned ہوئے ہیں جو retired ہوئے ہیں انکو پیسے مل رہے ہیں یا اس میں بھی گھپلا کرنے کو شش کی گئی ہے؟

جناب اپسیکر: اس پرو یے تخفیف کا نہیں آتا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: کیسا نہیں آتا ہے جناب اپسیکر! یہ بتائیں ہمیں منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ رقم ملازمین تک پہنچتا ہے کہ نہیں؟

جناب اپسیکر: ٹھیک ہے شکر یہ زیریے صاحب! یہ نہ مانے والی کہانی ہے۔ سردار کھیت ان نہ مانے والی کہانی ہے کہ کسی چیز کو نہیں ماننا ہے۔ جوارا کیمن سالانہ مطالبات زنبر 6 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہ ہو سکی اسی لئے تحریک نہادی جاتی ہے۔ نامنظور کی جاتی ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 6 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 6 اصل حالت میں منظور ہوا۔ جام صاحب! سردار ڈوبکی صاحب بالکل ہاتھ کھڑا نہیں کر رہے ہیں نہ آواز نکال رہے ہیں۔ سردار ڈوبکی صاحب بالکل نہ ہاتھ کھڑا کر رہے ہیں نہ منظوری کے لئے نتالياں بجارتے ہیں۔ نہیں دیکھا! تو میں جام صاحب کو بتا دوں گا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر ملکہ خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 51 کروڑ 48 لاکھ 77 ہزار 2 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ایڈمنیسٹریشن آف جسٹس“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 7 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہذا اخیر کا پتی تخفیف زر کی تحریک پیش کرے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 51 کروڑ 48 لاکھ 77 ہزار 2 روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”ایڈمنیسٹریشن آف جسٹس“، میں بقدر ایک روپے تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی اب اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں منظر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ یہ جو قم کھی گئی ہے یہ تمام ایڈمنیسٹریشن آف جسٹس سے مطلب نیچے سے لے کر اُپر تک عدیہ کی بات ہے یا ان سے ہے کہ اس بارے میں اگر وہ بتائیں۔

وزیر ملکہ خزانہ: جی مجھے تو نہیں پتہ کہ ہمارے معزز رکن جوں کی تխواہوں کی بھی خلاف ہے شاید عدالتوں پر سے اُن کا اعتماد اٹھ گیا ہے۔ لیکن یہ پوری judiciary کے لیے ہے۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب نے ویسے زیادہ نہیں بولا تفصیل سے نہیں بولا تفصیل نہیں دیا۔ آیا کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں جو ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی اس لیے تحریک کو نئادیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 7 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 7 کو اصل

حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر حکومت خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 ارب 17 کروڑ 76 لاکھ 3 ہزار 9 سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلسلہ مدد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 8 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب یونس عزیز زہری صاحب اور جناب اختر لانگو صاحب، ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیفِ زر کا notices دیے ہیں لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محکم تحریک پیش کرے۔

میر یونس عزیز زہری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 ارب 17 کروڑ 76 لاکھ 3 ہزار 9 سوروپے کے کل مطالبات زر بدلسلہ مدد "پولیس" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: مطلب امن و امان کے لیے بھی خرچ نہیں کریں پولیس والوں کی بھی تنخوا ہیں کاٹ دیں۔ تحریک پیش ہوئی اس کی وضاحت کون کریں گے۔

میر یونس عزیز زہری: وضاحت سب کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہاں پر ہمارے home minister صاحب اور ہمارے دوسرے وزراء صاحبان یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کاشکر ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کاشکر ہے۔ کہ یہ سال جو ہمارا گزر ہے جس میں ہم نے 22 ارب روپے دیے ہیں ہمارا پولیس کا نظام اور ہمارا امن و امان کا نظام کافی بہتر رہا ہے۔ اگر کافی بہتر رہا ہے اور سب چیزوں کو کنٹرول کیا ہے تو یہ 22 ارب روپے کس مد میں خرچ کیے؟۔ یہ 22 ارب روپے انہوں نے کس کو دے دیے اور کس مد میں خرچ ہو گئے؟۔ کیونکہ پولیس کے لیے بھی بجٹ میں پیسے مختص کیے گئے تھے 20-2019ء اس میں بھی پیسے دیے تھے۔ یہ 22 ارب روپے کا سمجھنہیں آرہا ہے کہ یہ رقم ان کوکس لیے دیے گئے ہیں ان کی زر اوضاحت ہو جائیں؟۔ اور میرے خیال میں یہ کچھ زیادہ رقم ہیں 22 ارب جو اس صوبے کا ہم اٹھا کر پولیس کو دے رہے ہیں اور پولیس کی کار کر دگی کا عالم یہ ہے کہ چیزوں کو بھی روڈ پر گھسیٹ کے لے جا رہے ہیں طلباء کو بھی گھسیٹ کے لے جا رہے ہیں۔ اُس کے علاوہ پولیس کا کوئی خاص کار کر دگی ہمیں نظر نہیں آرہا ہے۔ یہ 22 ارب روپے واپس کیے جائیں اور یہ 22 ارب روپے بلوچستان کے خزانہ میں غریب عوام کے لیے مجع کیا جائے۔

جناب اسپیکر: چلو اس پر ہو گیاناں موقف آ گیا۔ زیرے نے بات مان لیا اختر آپ بھی مان لیں۔ زیرے

کسی کی بات نہیں مانتا ہے آج مان لیا۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! یہ ایک انہائی اہم معاملہ ہے۔ پولیس یہ معاشرے کی امن و امان اور law and order کا سارے کا سارا دار و دار ہمارے law enforcement agencies کے اوپر area کے ساتھ ہے اور کوئی ہے۔ جناب والا بلوچستان کی مجموعی صورت حال کو اگر ہم دیکھ لیں تو 30% ہمارا area ہے پولیس کے ساتھ ہے اور کوئی 70% کے قریب ہمارا area ہے وہ یویز کے پاس ہے۔ majority of area ہمارا یویز کے ساتھ ہے۔ اب ہم جناب والا آگے چل کر یویز کا بھی اس میں آ رہا ہے۔ ہم 22 ارب 17 کروڑ یہ ہم دے رہے ہیں پولیس کو، باقیوں پر میں بعد میں بات کروں گا۔ لیکن سالانہ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، قائد ایوان صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ پوری ایوان ہم بلوچستان کی نمائندہ لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہم باقی ایجنسیوں کو کتنا دے رہے ہیں۔ یویز کو ہم کتنا دے رہے ہیں۔ FC کو ہم کتنا دے رہے ہیں۔ law and order کی مد میں ہم پیسے دے رہے ہیں۔ لیکن جناب والا! یہ پیسے دینے پر میں نے پچھلے سال بھی پولیس کی اس motion کے اوپر بات کی تھی۔ اُس دن بھی میں نے یہی کہا تھا اور میں آج بھی میں اپنے اُسی موقف پر کھڑا ہوں کہ اگر یہ پیسے لینے کے بعد یہ department ہمیں ہمارے اس معاشرے کا امن، ہمارے معاشرے کا سکون ہمیں یہ لوٹادیں تو خدا کی قسم یہ پیسے ہم دل و جان سے اُن پر قربان کر دینگے۔ جناب والا بھی اصغر خان صاحب نے کہا کہ اُن کا حلقہ opposition benches کا حلقہ treasury benches میں بیٹھے ہیں یہ صرف چمن کا معاملہ نہیں ہے جناب والا۔ اب تربت ڈھنک والا واقع، تمپ والا واقع، اکثر یہاں پر میں بیٹھ کر سن رہا ہوتا ہوں کہ دوست وہاں سے کہتے ہیں کہ جی اُن کو ہم نے گرفتار کر لیا۔ لا لا رشید صاحب بیٹھتے ابھی میرے خیال سے نکل گئے۔ لا لا رشید صاحب کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ اُن بندوں کو گرفتار کس نے کیا، وہ رنگے ہاتھوں اُس گھر گرفتار ہوئے، اُس کے بعد علاقے معزز زین، معتبرین جن میں خود لا لا رشید صاحب بھی اُس کمیٹی میں اُن لوگوں کے ساتھ موجود تھے۔ اُنہوں نے اُن بندوں کو pressurise کیا، پکڑ کر اُنہوں نے DPO کے حوالے کیا، اب اگر اتنی efficient تھی ہمارا پولیس کا system تو ڈھنک والا پر ہم تو خیز کرتے ہیں، تمپ والے مجرم آج تک کہاں پر ہیں؟ اُن میں سے کتنے لوگ گرفتار ہیں؟ یہاں کوئی میں آئے روز جو واقعات ہو رہے ہیں اُن میں کتنے لوگ ہم نے گرفتار کیے ہیں؟ اگر آپ cases کو دیکھ لیں ہمارے کوئی شہر کی میں آپ سے بات کرتا ہوں کہ جو ہمارا capital ہے۔ ہر قہانے میں جناب والا! آپ چلے جائیں آپ کو سینکڑوں cases اشتہاری ملزمان کے ملیں گے جو آج تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہر قہانے کی register پر آپ کو اشتہاریوں کی list ملے گی۔ یہ ہمارا

Quetta city capital ہے۔ ہم یہاں پر اپنے اُن اشتہاری مجرموں کو گرفتار نہیں کر سکتے۔ تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کو نواز نے سے یا اُن کے لیے اتنی بڑی رقم رکھنے کی بجائے اگر ہم اتنا ہی توجہ تین سیکٹرز میں ہم دیں۔ اپنی health system کو ہم ٹھیک کر لیں، اور لوگوں کے لیے روزگار کے ذرائع پیدا کریں تو جناب والا! ہمیں اتنی بڑی فوج ظفر مونج کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ہمارے لوگوں کو باعزم دو وقت کی روٹی کا راستہ آپ دکھادیں کوئی مجرم بننے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔ جناب والا! میں نے پچھلی مرتبہ بھی کہا تھا میں ایک چھوٹی سی مثال دوں تھوڑی سی نرمی کی گئی پچھکور سے جو ڈیزیل کا کاروبار ہے اُس میں، ہمارے کوئی نہ کراچی RCD شاہراہ پر وارد اتیں ختم ہو گئیں۔ کسی پولیس نے، کسی الیف سی چیک پوسٹ والوں نے، کسی یویزنس نے، کسی law enforcement agency کے زور پر وہ crime ختم نہیں کیے جناب والا! وہاں پر جو لوگ مجبوری سے، بھوک سے، افلاس سے، مجبور ہو کر چوری اور crime کا راستہ اُنہوں نے اختیار کیا تھا، آپ نے اُن کے لیے دو وقت کی عزم کی روٹی کا راستہ کھول دیا تو انہوں نے اُس بے عزمی کے راستے کو ترک کر کے عزم والے راستے پر وہ خود آگئے۔ اور جرائم ختم ہو گئے آپ کے معاشرے سے۔ جناب والا! اگر ہم اُس angle پر نہیں سوچیں گے، اگر ہم لوگوں کو روزگار دینے کی angle پر نہیں سوچیں گے، اگر ہم اپنے mines کی development department کی fisheries کو promote نہیں کریں گے۔ اگر ہم جناب والا! پھر اسی طرح ہم پیسے بندوقوں اور گولیوں پر لڑاتے رہیں گے۔ وہ اپنے محکمہ جو ہیں وہ ٹھیک کر لیں۔ آپ کو ان بندوقوں اور گولیوں کی اور ان وردیوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ data کال کر دیکھ لیں جناب والا! آپ کوئی سے کراچی تک جائیں کتنی چیک پوشیں ہیں ہماری؟۔ اصغر خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کوئی سے چمن تک آپ جائیں کتنی چیک پوشیں ہیں؟

جناب اسپیکر: جی اس کو منصر کریں آپ کا بہت زیادہ ہو گیا۔

میر اختر حسین لاغو: آج تک کسی چیک پوسٹ کا data مجھے لا کر دیں کہ انہوں نے کسی خودکش کو پکڑا ہو، کوئی بارودی مواد برآمد کیا ہو، کسی دہشتگرد کو پکڑا ہو، انہیں تمام چیک پوسٹوں سے ہوتے ہوئے یہ دہشتگرد آتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں سینکڑوں لوگوں کو ایکblast میں مار کر چلے جاتے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! یہ بحث سیشن ہے امن و امان پر کوئی بحث نہیں ہے۔ میں معزز دوست سے گزارش بھی کروں گا۔

جناب اسپیکر: آپ تخفیف کا کریں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر میں ختم کر رہا تھا منظر صاحب نے خواہ موافق تکلیف کیا۔ میں یہی کہنے والا تھا منظر صاحب کو کہ بندوق اور گولیوں پر اتنے پیسے ضائع نہ کریں۔ یہی پیسے health, education اور روزگار پر لگادیں۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ لیکن اتنی تفصیل سے نہیں کم سے کم۔ جوارکیں سالانہ مطالبه زر نمبر 8 کی کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی، تحریک کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 8 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 8 اصل حالت میں منظور ہوا۔ آپ لوگوں کو خوشی بھی نہیں ہوئی پوپیس کو پیسے دینے کے بعد۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبه زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 45 کروڑ 37 لاکھ 43 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "لیویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 9 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 9 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اختر لانگو صاحب، جناب اصغر خان اچکزئی صاحب۔ ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر notices کی دیے ہیں لہذا محکمہ میں سے کوئی ایک محکم اپنی تحریک تخفیف زر پیش کرے۔

جناب اصغر خان اچکزئی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 45 کروڑ 37 لاکھ 43 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد "لیویز" میں بقدر ایک روپے کی اضافہ کی جائے۔

جناب اسپیکر: اضافہ کی جائے یا تخفیف کی جائے؟

جناب اصغر خان اچکزئی: اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس پر بات کرتا ہوں۔ میر امطالہ اضافہ کی ہے اس میں۔

جناب اسپیکر: اس میں اضافہ تو نہیں ہو سکتا یہ cut motion ہے۔

جناب اصغر خان اچکزئی: نہیں مجھے رولز اینڈ ریگولیشنز کا اس میں اس لحاظ سے پتہ تو نہیں ہے لیکن اگر ہم 80% سے 10% فیصد علاقے کے لیے 22 ارب روپے رکھنے جا رہے ہیں، ایک ایسی فورس جس کے پاس crime rate کا 90% تک اس صوبے کا علاقہ ہے۔ اور اگر آج بھی آپ ریکارڈ اٹھا کر دیجئے لیں جو آپ کا

اُس area میں ہے جس کے لیے ہم 22 ارب روپے رکھ رہے ہیں اُس کے بحسبت بہت کم crime rate ہے جس کے لیے ہم 11 ارب روپے رکھ رہے ہیں۔ اس پر پہلے بھی ہماری بات ہوئی ہے۔ آخر کیوں جس فورس کو ہم اپنی فورس سمجھتے ہیں، جس فورس کو ہم اپنے آپ میں سے سمجھتے ہیں اس کو strengthen کرنے کے لیے ہم کوئی بندوبست نہیں کر رہے ہیں۔ اس کو مضبوط کرنے کے لیے اس کو مزید facilities دینے کے لیے ہمارے پاس ایسی planning کیوں نہیں ہوتی ہے؟۔ جبکہ ایسی force جس کے متعلق روز رو زمین کے ایک ایک کونے سے آوازیں اٹھ رہی ہے کہ اُس کو اٹھوالیا، اُس کو مار دیا، اُس کو گھیٹ دیا۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ان کو اپنے رویوں پر ضرور توجہ کرنی چاہیے کہ یہ کیا روایہ ہے جو وہ اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں even کہ ہم نے students کو بھی نہیں بخشا ہے۔ ہم نے کسی بزرگ کو نہیں بخشا ہے۔ ہم نے کسی سردار کو نہیں بخشا ہے، ہم نے کسی نواب کو نہیں بخشا ہے، ہم اُس پر توجہ رہے ہیں لیکن اُس کی بندوبست ایسی force جو روایات کو جانتے ہیں جن کا control کرنا کھڑوں کرنے میں اُس کا اس صوبے کے بڑے حصے میں اُس کا ہاتھ ہے۔ تو میرا request ہے۔ تو میرا طالبہ ہے کہ اس کے اضافہ کر کے اس کو مزید strengthen کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی اختر حسین صاحب۔

میرا ختر حسین لاغو: جناب اسپیکر! اصغر خان صاحب کی بات سے میں متفق ہوں چونکہ لیویز ہمارے mostly صوبے کا جو ہے control لیویز کے پاس ہے۔ میں اس شرط پر کہ پولیس کے اُس میں تخفیف کر کے لیویز کو اگر strengthen کرتے تو ہم اپنی تحریک والپس لیتے ہیں جناب اسپیکر۔

وزیر ملکہ خزانہ: پہلے تخفیف کا کہتے ہیں پھر اضافہ کی بات کرتے ہیں۔ یہ double standard ہے۔

جناب اسپیکر: جی زیرے صاحب؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں نہیں جناب اسپیکر! آپ rule of law پر ٹھیں۔ نہیں نہیں آپ دیکھ لیں، نہیں نہیں ہم آپ کو بتائیں گے انشاء اللہ۔

جناب اسپیکر: اس میں کٹ موشن پیش کیا جاتا ہے لیکن اس میں یہ بتا دیں کہ کیا کم کرنا چاہئے اور کیا زیادہ کرنا چاہئے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب! ہمارے معزز دوست اختر حسین صاحب نے لایا ہے۔ حکومتی رکن نے جو کہا وہ ملکہ صاحب وہ اُس کی بات کریں۔ ہم نے تو نہیں کہا ہے۔ میں نے ایک تحریک لایا ہے ہمارے دوست نے لایا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے ہے اختیار کہ میں یہ تحریک جو تخفیف کا تحریک ہے میں والپس لیتا ہوں۔ اور جو طریقہ

کار ہوتا ہے کہ موشن کا اُس کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے جناب اپیکر۔ ہمیں قواعد و انضباط کا اور جو بجٹ سے متعلق تو انہیں یہیں وہ ہمیں پڑھنے چاہئے۔ لہذا میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔ جس طرح میرے دوست نے کہایا تحریک میں واپس لیتا ہوں۔

جناب اپیکر: جی شکریہ۔ جی سلیم صاحب؟

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): جناب اپیکر! جس طرح زیرے صاحب نے یہ تحریک واپس لی، کاش یہ پیشہ زر کے ساتھ بھی اس طرح کرتے۔

جناب اپیکر: تحریک پروٹوٹ کریں؟ آپ نے نہیں لیا اصغر خان نے نہیں لیا۔

جناب اصغر خان اچھزی: جناب اپیکر صاحب! ایک منٹ ایوان میں دونوں طرف کے جس بھی دوست اور بھائی کے ساتھ ہماری بات ہوئی ہے وہ لیویز کے حق میں ہیں۔ وہ لیویز کے فند کے اضافے کی حق میں ہیں۔ تو کم از کم آج کے اس اضافے کے حوالے سے بھی اگر کوئی طریقہ کار موجود ہے اس میں اضافہ کیا جائے۔

جناب اپیکر: جی زمرک صاحب؟

انجینئرنگر مارک خان اچھزی (وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں): سی ایم صاحب! ہمارے ساتھ لیویز کے لیے جو اسمبلی بجٹ آئے گا اُس میں ہم سے وعدہ کریں کہ ہم لیویز کو جو ہے بہتر بنانے کے لیے۔ اپیکر صاحب! next ہم راستے نکال رہے ہیں آپ نہ رہے ہیں۔ سر جی آپ ہمیں بھی سن لیں تھوڑا سا۔

جناب اپیکر: میں جام صاحب کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: نہیں ہم لیویز کے حق میں ہیں لیویز کے لیے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ next بجٹ جب ہو جائے بجٹ ابھی پیش ہوا ہے۔ تو بجٹ میں ہم اس کو پاس کر کے next جو ہے CM صاحب قائد ایوان وہ ہمارے ساتھ وعدہ کر لیں انشاء اللہ ہم اس کو بہتر کریں۔ اور بہتر طریقے سے next رواں مالی سال کے دوران جو ضروریات ہے ان کو پورا کریں گے۔

جناب اپیکر: تو اصغر خان واپس لے۔

وزیر مکملہ مال: نہیں یہ یہاں پر ہمارے پاس تو نہیں ہے۔

جناب اپیکر: مجھے دیا ہے پہلا آپ کے پاس ہے کہ نہیں۔ آپ اپنی گورنمنٹ کو کہیں نا۔ آیا تحریک کو منظور کیا جائے؟ کتنے ہیں؟ کہ موشن کی تحریک کو منظور کیا جائے؟ ایسا کرتے ہیں کہ تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں تجویز آرہی ہے جناب اپیکر۔ ہمارے حکومتی رکن نے تجویز کیا ہے ہم اُس

کے ساتھ ہیں کہ لیویز کی جانب اپسیکر! لیویز کی جو رقم ہے جو تجوہا ہیں لیویز والوں کی وہ بڑھائی جائیں۔ ہم اس تحریک میں اُس کے ساتھ ہیں اُن کی تجوہا ہیں بڑھائی جائیں۔

جناب اپسیکر: جی اسد بلوج صاحب۔

میر اسد اللہ بلوج (وزیر ملکہ سماجی بہبود): جناب اپسیکر! ایوان کا ایک طریقہ کارہے جب ہماری cabinet ہو گا جو لائی میں، وہاں application دے سکتے ہیں۔ اُس treasury میں یہاں اصل حالت میں منظور کیا جائے اس کو۔ جو اُس کی position ہے۔

جناب اپسیکر: تو آپ اُس کو بٹھادیں ناں۔ جوارا کین اصغر خان کے ساتھ ہیں وہ۔ اچھا نہیں اس میں نہیں ہے آپ اصل حالت میں جو منظور نہیں کرتا ہے تو وہ ہاتھ کھڑا نہیں کریں۔ آیا تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ زمرک خان! آپ ساتھ نہیں ہیں؟۔ آپ کے پار لیمانی لید رنے۔ آپ اصل حالت میں منظور نہیں کر رہے۔

وزیر ملکہ خزانہ: جناب اپسیکر! آگے بڑھتے ہیں۔

جناب اصغر خان اچھری: دوسرے پر کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے لیویز کی جب بات آجائی ہے تو پھر جام صاحب! آپ کم از کم یہ کر لیں کہ ایوان کو تسلی دلادیں کہ لیویز کے لیے ہم کریں گے next میں۔

جناب اپسیکر: بازی صاحب نے دیا ہے، نہیں دیا ہے۔ ملک نعیم صاحب نے آپ نے دیا ہے نہیں دیا؟۔ آپ تحریک میں حق میں ہیں نہیں ہیں؟ جی۔

وزیر ملکہ زراعت و کاؤپریویز: ہم گورنمنٹ کا حصہ ہوتے ہیں ہم گورنمنٹ کے ساتھ بجٹ میں اکٹھے ہیں۔ آپ ایک منٹ سینیں ناں اس کو مذاق نہ سمجھیں۔ آپ مذاق ہر چیز کو سمجھتے ہیں تو ہم بیٹھ جاتے ہیں ہم پھر نکل جاتے ہیں اگر آپ کہتے ہو؟

جناب اپسیکر: مرضی ہے آپ کی نکل جائیں۔

وزیر ملکہ زراعت و کاؤپریویز: ہم یہ کہتے ہیں اگر روز میں ہے قانون میں ہے تو کر لیں اگر نہیں ہے تو اصغر خان کو کہہ دیں یہ طریقہ ہے۔ پھر ہم کر لینے نہیں اپسیکر صاحب! اس طرح نہیں ہوتا ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں جو تحریک لے آئے گا ہم ان کے ساتھ ہیں۔ اگر آپ روز بتاسکتے ہو تو وہ روز کے مطابق کیا طریقہ کارہے آپ بتاسکتے ہیں؟۔ آپ کے روز کیا ہیں؟۔ آپ روز بتادیں ناں۔ وہ بیٹھا ہے سیکرٹری بیٹھا ہوا ہے آپ روز بتا دیں روز میں کیا ہے؟

جناب اپسیکر: چلو آپ کو بتاتا ہوں آپ کو روز کے ساتھ quote کرتا ہوں۔ آپ بیٹھیں۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: نہیں وہ بتا دیں سیکرٹری صاحب کیا ہے؟ نہیں ہے تو پھر بتا دیں ہم next کے لیے ہم کرتے ہیں۔ پھر ٹھیک ہے اپنے پارلیمنٹی لیڈر کو بتاتے ہیں کہ next کے لیے ہم کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی زمرک خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ شکریہ آپ کا point آگئیا۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: ہر چیز کو مذاق سمجھتے ہیں چیز لایا ہے کہ کہہ دیں کہ اپس لیں آپ لیتے کیوں ہو اس کو پھر جب روز میں نہیں ہے۔ آپ نے اس کو کیوں یہاں پر پیش کر دیا۔ اگر روز میں نہیں سیکرٹری صاحب! پھر ان کے points کو کیوں لیا وہاں پر نہیں ہے۔ اگر ہے۔ میں آپ سے ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں اگر ایک روپیہ کم کرنے کے لیے قانون ہے اسمبلی کے rules and procedure ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر خان صاحب! یہ آپ کا چٹ ہے اُس میں یہ لکھا ہوا کہ مجھے تحریک میں شامل کیا جائے۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: نہیں، دیکھو اسپیکر صاحب! اس طرح نہیں چلاتا ہے اسمبلی۔ اگر آپ یہ کہتے ہوں ان کو آپ وہاں چیمبر میں بلا لیتے۔ ہم آپس میں بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کر لیتے۔ آپ یہاں اسمبلی میں کیوں لاتے ہو؟۔

جناب اسپیکر: میں کیوں لوں آپ کے ممبر نے اسمبلی میں لایا ہے زمرک خان صاحب اچکزئی صاحب! آپ بیٹھیں۔ میں زمرک خان بتانا چاہتا ہوں کہ کیا روز ہیں۔ میں نے کیا بات کیا ہے۔ زمرک خان! آپ نے سنائیں ہے۔ میں نے کہا کہ کیا اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ میں نے۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں اُسکو ختم کیا دیکھیں اُس کو ختم کیا۔ میں نے کہا کہ اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔۔۔ (مداخلت) کس کو؟ انہوں نے نوٹس دیا ہے اُس نے کٹ موشن کا دیا تھا اُس نے کہا تحریک میں میرا نام ڈال دینا۔ آپ بات کر لیتے آپ کے پارلیمنٹی لیڈر نے آپ کو اعتماد میں نہیں لیا تو میرا قصور نہیں ہے۔ آپ کا پارلیمنٹی لیڈر نے آپ کو اعتماد میں نہیں لیا ہے اس میں اسمبلی کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ (مداخلت)۔ دیکھیں زمرک خان! وہ آپ کا پارلیمنٹی لیڈر ہے اُس نے آپ کو اعتماد میں نہیں لیا وہ اُس کا قصور ہے میرا قصور نہیں ہے اور میں نے اصل حالت والی بات کی ہے۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: نہیں آپ دیکھو قانون میں اگر ہے روز میں ہے تو زیادہ ہو سکتا ہے وہ قانون بتا دیں پھر زیادہ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: قانون میں یہ ہے کہ تحریک میں مجھے شامل کیا جائے۔ تو تحریک میں یہ اُس میں نہیں لکھا ہے کہ کٹ موشن ہے اضافہ ہے۔ وہ بول سکتا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں ذرا عرض کروں میں ایک منٹ بات کروں۔

جناب اصغر خان اچکزئی: ظہور جان! آپ بیٹھ پھر بات کریں میں بیٹھتا ہوں۔ ایک منٹ میں ایک بات

کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: میں نے اُس کی تحریک پر کوئی بات نہیں کی۔

وزیر حکومت خزانہ: تحریک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اُس کے اضافے کے لیے Constitution of Pakistan کو change کرنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر: finance minister میں نے اُس کے تحریک کے لیے ووٹ نہیں کیا۔ میں نے اصل حالت میں ووٹ کیا۔ اُس میں اچکزئی نے ووٹ نہیں دیا۔

وزیر حکومت راعت و کوآپریٹو: ہمیں اگر پارلیمانی لیڈر کہتا ہے کہ نکلو ہم نکل جائیں گے۔ اگر کہتا ہے بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ جائیں گے۔ ہم ایک ساتھ ہیں پارٹی۔ ایک دفعہ ہاتھ اوپر کرو یہ کون سا طریقہ ہے۔ اس طرح تو نہیں چلے گا پہلے اگر ہمارے treasury benches سے کوئی بھی چیز آتی ہے وہ ہم اسمبلی سے باہر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں پر پیش نہیں ہونا چاہئے آپ اُس کو تحریک میں کیوں شامل کرتے ہو۔

جناب اسپیکر: مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ کو پارلیمانی لیڈر نے اعتماد میں نہیں لیا ہے زمرک خان آپ کا پارلیمانی لیڈر ہے مجھے کیا پتہ کہ آپ کو اعتماد میں نہیں لیا۔ آپ ان سے پوچھیں۔

وزیر حکومت راعت و کوآپریٹو: نہیں میں ان کیساتھ ہوں، رواز میں ہے، نہیں ہے، تو پھر کیوں لیتے ہو۔

جناب اسپیکر: دیکھو زمرک خان! آپ نے سنائیں۔ میں نے کہا کیا اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ جس میں اصغر خان نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا۔ میرا اُس میں کوئی وہ نہیں ہے میں نے اصغر خان کے اُس میں ووٹ نہیں ہے۔

اصغر خان اچکزئی: میری ایک عرض سن لیں جناب اسپیکر۔ یہاں پر بہت ساری missing projects ہیں اس بجٹ میں۔ جس پر ہماری بات ہوئی تھی اپوزیشن کے ساتھیوں سے بھی ہمارے اپنے درمیان بھی۔ تو کم از کم پھر ہم CM صاحب سے request کرتے ہیں کہ next میں اسی میں اضافے کے لیے ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے۔ ہمارے ساتھ نہیں پورے صوبے کے ساتھ اس پورے فورس کے ساتھ تعاون کر لیں۔ cabinet سے ہو سکتا ہے جس بھی ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ کوئی نہیں ہے ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے یہاں پر نہ کریں لیکن کم از کم پھر cabinet کے floor پر اس بجٹ میں کوئی طریقہ کارڈنچ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل ہوا۔ تحریک منظور ہوئی اصل حالت میں۔ سنتے نہیں ہو

۔۔۔ (مداخلت) یہ بتیں زمرک خان اپنے جذبات پن اپنے پاس رکھو اور اپنے پارلیمانی لیڈر سے پوچھو

۔۔۔ (مداخلت) نہیں مجھے جو تحریک آپ نے اُس میں بالکل آپ کی بات point میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ ملک

نعم آپ دیکھیں اُس میں انہوں نے سنائیں۔ میں نے کہا اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ اکثریت حاصل ہو گیا ہے۔ تواب ظہور صاحب کو مبارک ہو کہ منظور ہو گیا میں کیا کر سکتا ہوں۔ جی اسرد صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر ملکہ سماجی بہبود)؛ جناب اسپیکر treasury bench کا ایک فورم ہے ایک cabinet ہے۔

جناب اسپیکر: ویسے treasury bench اُس کو حق نہیں بنتا ہے کہ وہ دے دیں۔۔۔ (داخلت)۔
وزیر ملکہ سماجی بہبود: وہ کچھ قانون جانتے بھی نہیں ہیں اور بولتے ہیں ایک روپیہ کا اضافہ کرو ایک روپیہ کامی کرو۔ یہ کون سا طریقہ کار ہے؟

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبه زر 10 پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 47 کروڑ 36 لاکھ 39 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دورانِ بسلسلہ مذکور "جیل، قید و بند مقامات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 10 پیش ہوا۔ ہاں اگر سالانہ مطالبه زر نمبر 10 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دیے ہیں۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرک تحریک پیش کریں۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 47 کروڑ 36 لاکھ 39 ہزار روپے کے مطالباتِ زر بسلسلہ مذکور "جیل، قید و بند مقامات" میں ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب اپنی تحریک کی وضاحت کوئی کرے۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! یہاں پر جو جو ایک ارب 47 کروڑ 36 لاکھ 39 ہزار روپے کے مطالباتِ زر بسلسلہ مذکور "جیل، قید و بند مقامات" کے لئے رکھے گئے ہیں جناب والا کل جب ہم ضمی پر بحث کر رہے تھے تو اتنا ہی رقم ضمی پر ڈیماڈ کیا تھا۔ اگر کل کی ضمی کو ہم دیکھ لیں اسی طرح 20-2019ء کے اور بچل بجٹ میں جو آج انہوں نے

ڈیمانڈ کیا ہے وہی پسیے تھے اور کل خمنی میں اتنے ہی پسیے اور ڈیمانڈ کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اعداد و شمار میں کہیں کوئی گڑ بڑا اور معاملہ ہے۔ جناب اسپیکر! میں جیل و قید و بند کی تفصیل میں جاؤں گا ہمارے پاس جو بڑے جیلوں میں شمار ہوتے ہیں ایک مجھ جیل ہے ایک خضدار کا جیل ہے ایک گذانی جیل ہے دوسرا ہمارا سینٹرل جیل کوئی نہ کہا جو یہ ان بڑے جیلوں میں سے انکا شمار ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم بات کریں ڈسٹرکٹ جیل مستونگ کی اگر ہم بات کریں ڈسٹرکٹ جیل قلات کی اگر ہم بات کریں دوسرے جو ہمارے نوشکی اور پنجگور کی جیل کی۔ تو جناب والا یہ تمام چھوٹے بڑے جیلیں ہم بھگلت چکے ہیں۔ مستونگ میں کچھ دوسرے ہیں جن کو جیل کا نام دے کر یہاں پر اربوں روپے کلیم ہوتے ہیں۔ پنجگور میں لاک آپ ہے اس د صاحب بیٹھے ہیں ہمارے ساتھ ہم 2007ء میں ہم وہاں بند تھے۔ وہ ایک چھوٹا سا دوسرے کا ایک لاک آپ تھا اسکو بھی جیل ڈیکٹر کیا گیا ہے یعنی وہ بھی جیل ہے۔ ایک ATF جیل جو ابھی تک ختم نہیں ہے اس جیل میں میں خود کوئی ایک مہینہ ایک مہینہ دس دن رہا ہوں۔ وہ بنایا گیا تھا بیادی طور پر ATF یا جوانی ٹیورست فورس تھا وہ ان کا detention center کرتے تھے یا دوسری لفظوں میں یا میں اگر کہہ دوں torture کے لئے لے کر کے جایا کرتے تھے۔ اس جیل میں میں نے خود ایک مہینہ دس دن گزارے ہیں جناب والا۔ نیچے ATF والوں کے دفاتر ہیں اور پر تین چار چھوٹے چھوٹے سیل ہیں۔ ایک قدرے بڑا سا حال ہے جس کو T.I room کہا جاتا تو جناب والا وہ بھی ایک جیل ہے۔ اور ہمارے جو بڑے نامی گرامی جیل ہیں مجھ جیل اُس کی حالت زار کوئی جا کر کے دیکھ لے۔ سینٹرل جیل کوئی جو ہدہ میں ہے۔ وہ تو میرا اور سردار عبدالرحمن صاحب کا گھر ہے ہم وہاں تو کئی بار آتے جاتے رہتے ہیں۔ شاید اس کے بعد دوبارہ ہم کوئی معاملات کریں۔۔۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب کیوں جائیں گے بار بار۔

میراختر حسین لاغنو: سیاسی لوگ ہیں ہم اکثر گرفتار ہوتے رہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ تو غلط بات ہے سردار صاحب کو کیوں point out کرتے ہیں۔ 2030ء میں اگر زندہ ہوئے وہ ہمارا وزیر اعلیٰ ہو گا شاید۔

میراختر حسین لاغنو: جناب اسپیکر! میں اس اسمبلی فلور پر ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں کہ میں 2006ء سے

2010ء تک ہر اگست کامہینہ میر اسی جیل میں گزارا ہے۔

جناب اپیکر: آپ بار بار جیل میں مت جائیں نا۔

میر اختر حسین لانگو: تو جناب والا ان جیلوں کی اگر ہم حالتِ زار کو دیکھ لیں اور ان کے لئے شخص قم کو دیکھ لیں۔

تو جناب والا! دل جلتا ہے ان جیلوں کی حالتِ زار کو دیکھ لیں تو جناب والا اب ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ تم

اس کو کیا نام دیں۔ تو میرے خیال سے اس کو تخفیف کیا جائے اس میں تخفیف کیا جائے اور ان پیسوں میں کی کی

جائے تاکہ جو ضروریات ہیں ان کی وہ ضروریات اُنکی پوری ہو جائیں۔ بہت شکریہ جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: جی زمرک خان صاحب! آپ کو دیکھ کرتے ہیں آپ واپس آئے ہیں لیکن آپ نے جو غصہ

کیا ہے اُس پر تو نہیں کچھ چھوڑوں گا۔ کیوں؟ آپ light mood میں کبھی نہیں آئیں گے بس جذباتی۔ شکریہ

اصغر صاحب، زمرک خان صاحب، ملک نعیم صاحب آپ ایوان میں واپس آئے ہیں۔ اگر Chair سے کوئی وہ

ہوا ہے تو ہم معدرت کرتے ہیں آپ نہیں کریں۔ ہم آپ سے معدرت کرتے ہیں۔

وزیر مکملہ زراعت و کاؤپریوٹ: معدرت چاہتے ہیں اور قائد ایوان صاحب سے اگر انہوں نے۔

جناب اپیکر: یہی ہم چاہتے ہیں زمرک خان صاحب! ہنس کربات کریں۔ کبھی انسان ہے ہو جاتا ہے۔

(غاموشی۔ آذان کی آواز)

جناب اپیکر: اصغر صاحب! معدرت چاہتا ہوں مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ کا چٹ آیا اس میں نہیں لکھا ہے کہ

آپ اس میں اضافی کا بات کر رہے ہیں یا کٹ موشن میں آپ کا وہ ہے کیونکہ اس میں بھی واضح نہیں ہے۔ تین چار

دنخے میں نے آپ سے پوچھنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اس میں اضافہ نہیں کر سکتے ہیں کٹ موشن لا سکتے ہیں۔

وزیر مکملہ مال: شکریہ آپ لوگ سارے واپس آئے۔ لیویز کے حوالے سے جو تھوڑا سا اُنکو خدشات تھے تو

انشاء اللہ آنے والے کیبنت کی جو میٹنگ ہو گی تو لیویز کی بہتری کے لئے اُس کو اچھا کرنے کے لئے جو بھی ہو سکتا

انشاء اللہ ہم چیف منستر صاحب سے ریکوئیٹ کریں گے سارے کیبنت کے جومبرز ہیں تو اس میں بہتری اس کو اپ

گرید کرنے کے لئے کریں گے۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ جوارا کیمن سالانہ مطالبة زر نمبر 10 میں تحریک کثوفی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر

دیں۔ اختر لانگو صاحب کہتے ہیں کہ میرا اگھر ہے اس کو بہتر کرنے کی بجائے اس کو مزید خراب نہیں کریں۔ تو تحریک کو

اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ تو اس کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 10 کو حاصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبه زر نمبر 10 حاصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 8 لاکھ 40 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”شہری دفاع“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 11 پیش ہوا۔ ہاں اگر سالانہ مطالبه زر نمبر 11 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دیتے ہیں۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محکم تحریک پیش کرے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کروں گا کہ جو 17 کروڑ 8 لاکھ 40 ہزار روپے بسلسلہ مد شہری دفاع میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! شہری دفاع کا نام ہم سنتے ہیں لیکن اس کا proper کتنے انکے ملازمین ہیں دفتر کہاں ہے ان کی activities کہاں ہیں اس نے کیا کیا ہے اب تک؟۔ کس جگہ پر یہ جا کر کے وہاں پر کام کریں گے۔ یہ تو میں یہ سارا دوست مجھ سے متفق ہوں گے کہ شہری دفاع۔ دنیا میں شہری دفاع کا بہت کردار ہوتا ہے۔ ڈیز اسٹری میں زلزلہ میں آ جاتے ہیں کسی جگہ آگ لگ جاتی ہے وہ پہنچ جاتے ہیں ابھی جو ڈیز اسٹر آیا ہوا ہے یہ وباء Covid-19 کا ٹنڈی دل کا وباء آیا لیکن اس ڈیپارٹمنٹ کا کہاں کارکردگی رہی ہے؟۔ اور مانگے جا رہے ہیں ستہ کروڑ آٹھ لاکھ روپے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی کوئی کارکردگی ہوتی ہے اس کے ملازمین ہوتے ہیں اب اس کی ملازمین کہاں ہیں کارکردگی کہاں ہے تو اس لحاظ سے ان کو اتنی بڑی رقم کی کوئی ضرورت نہیں تو اس تحریک تخفیف زر کو منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جوار کیں سالانہ مطالبه زر نمبر 11 میں تحریک کٹوٹی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ تو اس کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 11 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 39 کروڑ 78 لاکھ 9 ہزار 580 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”سول و رکس بیشول اسٹیلشمنٹ

چار جز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 12 پیش ہوا۔ ہاں اگر سالانہ مطالبہ زر نمبر 12 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، جناب اختر حسین لاگو صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دیے ہیں۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرک تحریک پیش کرے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: شکریہ جناب اپیکر۔ میں تحریک پیش کروں گا کہ یک رقم جو 11 ارب 39 کروڑ 78 لاکھ 9 ہزار 580 روپے کے کل مطالبات زر بسلسہ مد ”سول و رکس بشمول اسٹیبلشمنٹ چار جز،“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپیکر: تحریک پیش ہوئی اس کی وضاحت کریں۔ اپوزیشن کے پیغز کو دیکھ کر کے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ سیریں ہیں بالکل خالی ہے کیا کٹوتی کریں گے۔ آپ ووٹنگ کروار ہے ہیں اور آپ گورنمنٹ کو وَفَ ثانِم دے رہے ہیں۔ اور ب پیغز سارے خالی ہیں یہ صرف لفظوں تک محدود ہیں؟۔ گورنمنٹ کو دیکھیں وہ سارے بیٹھے ہیں اور سیریں ہیں اور اپنی تحریکوں کو منظور کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کے پیغز کو دیکھ کر نہیں لگتا ہے کہ اپوزیشن کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ کا ایک بندہ کو بھی غیر حاضر نہیں ہونا چاہئے تھا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر۔ ابھی میں آپ سے ریکوئیٹ کرتا ہوں کہ نماز کا آپ وقفہ کر لیں۔ ہمارے وزراء صاحبان تھک گئے ہیں۔

جناب اپیکر: وزراء صاحبان سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ زمرک خان پوری ٹیم کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: کافی یا چائے پیسیں گے۔ جناب اپیکر آپ بھی ریفریشمنٹ کر دیں دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ جائیں نماز پڑھ لیں آپ اور اختر لاگو صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر! آپ بھی ریفریشمنٹ کر دیں منستر صاحبان بیٹھے ہیں۔ وہ تشیع کر رہے ہیں۔

جناب اپیکر: اپوزیشن کے رویے سے نہیں لگتا ہے کہ سیریں ہیں۔ چلیں وضاحت کر لیں آپ۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر! مطالبہ زر نمبر 12 آپ کے سامنے ہے اُس دن اس پر بڑا ہم نے جو ضمنی مطالبہ زر آیا تھا تو اُس میں بھی اربوں روپے لیکر کے گئے۔ اب دوبارہ شاید اس کے بعد بھی اس ڈیپارٹمنٹ کا میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اور بھی مطالبہ زر آئے گا۔ اور اب اس ڈیپارٹمنٹ کی کیا کارکردگی ہے، کتنا کام ہوا ہے۔ اس پر

بڑے حکومتی وزراء بھی اس پر بول رہے ہیں۔ اس بجٹ کے دوران اب ہم نے بھی کافی اس پر بولا ہوا ہے کہ سب سے زیادہ بجٹ 23 اعشاریہ something بجٹ۔ یہ سب سے بڑا بجٹ اس ڈیپارٹمنٹ کو ملا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کس کا منسٹری ہے؟ کون ہے وزیر۔ اچھا! آپ ہیں۔ اتنے شریف منسٹر کو یار! آپ لوگ کہتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں، ہم تو اسکو نگہ نہیں کر رہے ہیں، ہم فناں منسٹر سے بات کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ڈیپارٹمنٹ اُس کا ہے اتنا ایماندار منسٹر ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: منسٹر فناں صاحب۔ اصل میں وزیر اعلیٰ صاحب مانگ رہے ہیں آپ پڑھ لیں صاحب مانگ رہے ہیں۔ ہاں میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ رقم بہت بڑی رقم ہے اس میں تخفیف کی جائے تاکہ عوام کا پیسہ نج سکے۔ میرے دوست کچھ بولیں گے۔

جناب اسپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب اسی لیئے اتنے زیادہ پیسے دے رہے ہیں، اسکو اپنی منسٹر پر یقین ہے۔ کہ وہ اس پر کام کریں گے۔

میر اندر حسین لاغو: اجازت ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر اندر حسین لاغو: جناب اسپیکر شکریہ۔ جناب اسپیکر! اس میں تھوڑا سا ابہام ہے۔ اس کو اگر آپ اس کا کام کر لیں۔ یہ مدد سول ورکس ٹیبلشمنٹ چارجز، اب جناب والا! سول ورکس، سول ورک کون کرتا ہے؟ سول ورک ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ بھی کرتا ہے ڈیم وغیرہ بھی بناتے ہیں۔ سول ورک سی اینڈ ڈبلیو بھی کرتے ہیں عارف جان صاحب اُن کے منسٹر ہیں۔ سول ورک بی ڈی اے بھی کر رہا ہے۔ سول ورک بی ڈی اے اور جی ڈی اے بھی کر رہا ہے۔ سول ورک لوکل گورنمنٹ بھی کر رہا ہے یہ مختلف منسٹریز ہیں۔ پھر اسکے بعد اسٹیبلشمنٹ چارجز۔ اب یہ اسٹیبلشمنٹ چارجز کون utilize کرے گا؟ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کرے گا؟ سیکرٹری ایریگیشن کرے گا؟ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کرے گا؟ اسکے بعد اسٹیبلشمنٹ کو اسے ACS صاحب جو کیوں ڈی اے اور باقی جو اتحار ڈیز ہیں وہ اُنکے under ہیں۔ تو جناب والا! اس میں کافی چیزیں ابہام ہیں اور اس گیارہ ارب میں بہت کچھ پوشیدہ ہے۔ تو اس لئے جناب والا میر اریکو نیسٹ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ C&W کی بات کریں ناس سول ورک کی۔

میر اختر حسین لاغنو: نہیں جناب والا! سول ورک لوکل گورنمنٹ بھی کر رہا ہے۔

جناب اپیکر: وہ تو بعد میں آجائے گانا۔

میر اختر حسین لاغنو: وہ بھی بلڈنگ بنارہا ہے۔ سول ورک جناب والا بی ڈی اے اور جی ڈی اے بھی کر رہا ہے سول ورک کیوڈی اے کر رہا ہے سول ورک ایریکیشن ڈیپارٹمنٹ بھی کر رہا چینبلو بنارہے ہیں ڈیمز بنارہے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ جو کٹوتی کر رہے ہیں اُس کی بات کریں۔

میر اختر حسین لاغنو: میں اُسی پر بات کر رہا ہوں کہ اس میں ابہام ہے۔ اس میں تقریباً چار پانچ پرنسپل اکاؤنٹس آفیسرز involve ہیں اس سول ورکس میں۔

جناب اپیکر: اختر لاغنو نے پیسے دیئے ہیں یا نہیں دئے ہیں روڈ زیکٹر میں پیسے۔ تاکہ پتہ چلے کہ وہ چاہتا ہے کہ کٹوتی کریں یا بڑھادیں۔

میر اختر حسین لاغنو: جناب والا! میں یہ چاہتا ہوں کہ یا تو منسٹر فناں صاحب اس کو categorize کریں کہ کس سول ورکس کی مد میں کتنے کتنے پیسے جارہے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کتنے جارہے ہیں۔ بی ڈی اے، جی ڈی اے، کیوڈی اے اُن کو کتنا جارہا ہے۔ ایریکیشن کو کتنا جارہا ہے۔ تاکہ پھر اس پر ہم تفصیلی بحث کر سکیں۔ اب آپ نے نام لکھ دیا ہے سول ورکس۔ آپ نے ملازم لکھ دیا ہے فرض کریں میں چھوٹی سی مثال دوں کہ آپ نے کہا کہ ملازم میں کی تینواہ اب ملازم میں میں ٹرانسپورٹ کی ہیں ملازم میں میں آپ کے آفیسرز بھی ہیں ملازم میں میں آپ کی daily wages بھی ہیں ملازم میں میں آپ کے کنٹریکٹ ملازم بھی ہیں آپ اس کو categorize کر دیں، اس کو clear تو کر دیں کہ ہم کس کو دے رہے ہیں۔ اب ہم سارے کاسارے حساب کرنا شروع کر دیں عارف جان کے ساتھ تو عارف جان صاحب کہیں گے کہ مجھے تو اس میں صرف دوارب روپے ملے ہیں۔ یا نوازدہ صاحب چلے گئے ایریکیشن کے، اگر میں اُن سے سوال وجواب کر لوں اسمبلی میں question ڈال دوں وہ کہیں گے کہ مجھے ڈیڑھارب ملے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ کوئی اینڈ ڈبلیو کا پتہ نہیں ہے سول ورکس، تی اینڈ ڈبلیو یہ تو بہت مشہور ہے سب کو پتہ ہے۔

میر اختر حسین لاغنو: جناب اپیکر! اس کو clear کیا جائے کہ یہ سول ورکس کی مد میں یہ پیسے کس کو جارہے ہیں؟

جناب اپیکر: C&W کو۔

میر اختر حسین لاغنو: جناب اپیکر! سارے C&W کا آپ اس کو accept کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: C&W کا آپ کو پتہ نہیں ہے آپ انجینئر ہو۔

میرا ختر حسین لاغو: نہیں سول ورک کا مطلب جناب والا سول ورک میں میں خود انجینئر ہوں مجھے civil works کی definition کا اچھی طرح پتہ ہے۔

جناب اسپیکر: C&W کا آپ کو پتہ نہیں ہے آپ انجینئر ہو۔

میر حمل کلمتی: جناب اسپیکر! اتنی بڑی کتابیں ہم نے انکوڈی ہوئی ہیں انہوں نے ان کو کیوں چھاڑ دیئے۔ صحیح چھاڑ دیا ہے اب ان کو سمجھانا مشکل ہو گیا ہے۔

میرا ختر حسین لاغو: ہم نے چھاڑے نہیں ہیں ظہور صاحب! ذرا correction کر لیں۔ ہم نے چھاڑے نہیں ہیں ہم نے آپ کو واپس دیئے ہیں ہم نے چھاڑے نہیں ہیں جناب والا ہم نے واپس کیئے ہیں۔

جناب اسپیکر! میں common sense کی بات کر رہا ہوں سول ورکس کرنے والے۔ (مداخلت) **میرا ختر حسین لاغو:** آپ کسی ڈیپارٹمنٹ کا نام لکھ دیں کہ ذمہ دار کون ہے۔ ہم خاموش ہو جائیں گے۔ آپ کسی ڈیپارٹمنٹ کا نام اس میں mention کر دیں ہم بیٹھ کر خاموش ہو جائیں گے۔ آپ چیزوں کو چھپائیں گے آپ چیزوں کو خود ہی ابہام create کریں گے آپ چیزوں کو confuse کریں گے ظہور صاحب۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں جناب مشورہ دے رہا ہوں کہ یہ کتابیں آپ ان کو دے دیں وہاں پر جا کر کے لاہور بری میں پڑھیں۔

میرا ختر حسین لاغو: پھر میں رات کو آپ سے میں assistance بھی لے لوں گا اُدھر بیٹھ کے آرام سے آپ مجھے سمجھا بھی دیں گے۔ لیکن جناب اسپیکر چونکہ اس میں ابہام ہے لہذا اس میں تنخیف کی جائے یہ میری ہاؤس سے request ہے۔

جناب اسپیکر: جی اس میں اختر لاغو صاحب میں فناں منیر کے ساتھ متفق ہوں جب آپ کو کتاب دیا جاتا ہے۔ اُس میں کمی بیشی ہو تو اُس کو نہ چھاڑیں نہ واپس کریں اُس کو پڑھیں اور اُس پر آپ اپنی بحث کریں۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ پتہ چلنا چاہئے کہ کیا ہے کیا نہیں ہے۔ اور C&W کا آپ کو کیسے پتہ نہیں ہے بچہ بچہ کو پتہ ہے بلوچستان کے۔

میرا ختر حسین لاغو: ہم نے وہ تمام کتابیں پڑھ بھی لیئے ہیں ہم نے وہ کتابیں سمجھ بھی لی ہیں۔ تب ہی ہم اس پر بحث کر رہے ہیں کہ اس میں ابہام ہے۔ بغیر کتابیں پڑھے بغیر کتابیں سمجھے ہم یہ بات فطعاً نہیں کرتے کہ اس میں ابہام ہے۔

جناب اسپیکر: اتنا balance کر کے آپ کوتا میں دیجئے ہیں بہرحال جو بھی ہے۔ جوارکین سالانہ مطالبہ زر میں کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اوپر کریں۔ تحریک کو کٹوتی کی تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہو سکی اس لئے تحریک نامنظور ہوئی۔

آیا مطالبہ زر نمبر 12 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ زمرک نے نامنظور کیا ہے۔ آپ حق میں ہیں یا نہیں ہیں؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 12 اصل حالت میں منظور ہوا۔۔۔ (مداخلت)

سردار عبدالرحمن کھیٹران (وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی): جناب اسپیکر! آپ بھی موجود ہیں اور قائد ایوان بھی موجود ہیں۔ اب جو حالت جاری ہی ہے مطالباتِ زر کی یہ تو میرے خیال میں دس، گیارہ نج جائیں گے۔ آپ بھی تھی ہیں یہ بھی تھی ہیں۔ ڈنر کون کر رہا ہے یا تو لج بکس منگوادیں اور کھانا دیں۔ آرڈر دے دیں۔

جناب اسپیکر: اپوزیشن والے کر رہے ہیں۔ بجٹ آپ پاس کر رہے ہیں فناں کو چاہئے۔

وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی: جناب اسپیکر! وہ تو الگ ہو گا آج کے لئے تو کر دیں۔ آپ Leader of the House ہیں۔ فناں کا کھانا تو بعد میں کھائیں گے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں اس میں یہ بجٹ آپ پاس کر رہے ہیں کیونٹ۔

وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی: جناب اسپیکر! آج کی تھکاوٹ کا لج اور کھانے پینے کا کوئی بندوبست ہونا چاہئے۔

جناب اسپیکر: اس میں سردار صاحب دراصل بات یہ ہے کہ ویسے تو فناں منسٹر جوبات کر رہا ہے اسکا بنتا ہے لیکن کورونا اور بلوچستان کی مالی پوزیشن آپ کے سامنے ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: ہم hostility پر یقین رکھتے ہیں آپ لوگوں کے لئے گھر میں ضرور کھانا بناؤں گا۔ آپ بلوچستان کی بجٹ منظور کر رہے ہیں آپ ایک قومی کام کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اس میں کورونا اور بلوچستان کی حالات کو دیکھ کر کے اور فناں کے حالات دیکھ کر کے اسی لیے کلفیت شعاراتی کی جاری ہے۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 13 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 55 کروڑ 37 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے ادا کی جائے جو کہ مالی سال کے اختتام 30 جون 2020-21 کے دوران بسلسلہ مد ”پلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 13 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب جناب

آخر حسین لانگو صاحب ارائیں اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرک تحریک پڑھے اور دوسرا اس پر بحث کریں۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ چلو میں تو آپ کے ساتھ ہوں دونوں بحث کر لیں لیکن آپ لوگ ایک کرو۔

آخر حسین لانگو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شکر یہ جناب اپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 55 کروڑ 37 لاکھ روپے کے کل مطالباتِ زر بسلسلہ مد ”پیک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ اب بحث زیرے کریں گے نماز کے لئے آپ جائیں آپ نماز کریں۔ آپ ہیں ناں یوس ملا صاحب۔ کیوں؟ عصر کے نماز کا وقہ نہیں ہوتا ہے۔ چلو میں مغرب کا سوچوں گا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اپیکر۔ جو مطالبہ زر نمبر 13 ہاؤس کے سامنے ہے اس پر ہم نے کٹ موشن دیا ہے۔

جناب اپیکر: قسم سے آپ لوگ تین، چار ادھر ہیں، یہ بھی چلے جائیں تو گورنمنٹ کو اثر نہیں ہو گا۔ ویسے پر اپر اپوزیشن کا کردار ادا کریں یا اس طرح۔ مژہ نہیں آیا اپوزیشن کو دیکھ کے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں کیا مطلب ہے ہم کیا کریں۔

جناب اپیکر: تین بندے بیٹھے ہوئے ہیں پورے کیبینٹ کو بٹھایا ہوا ہے۔ دو بندے بولتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ لحاظ کر رہا ہے اور ساری چیزیں پر اپر اپوزیشن کا کردار ادا کریں۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب اپیکر! وہ ہمارے بھائی ہیں، خدا خواستہ ہم نے کوئی طاقت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ہماری کاغذی باتیں ہیں، ہم اپنی باتیں کریں گے، جوان کتابوں میں ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر! عبد الخالق صاحب! کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ان کو اگر آپ نوٹ کریں۔

جناب اپیکر: ٹی اے ڈی اے بھی دیتے ہیں تنخواہ بھی دیتے ہیں اور اسمبلی میں آپ لوگ نہیں آتے ہو۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: کیا؟

جناب اپیکر: ٹی اے ڈی اے بھی ملتا ہے، تنخواہ بھی ملتا ہے، دیکھو غیر حاضری دیکھو کتنی زیادہ ہے۔

میرا ختر حسین لانگو: کورم پورا ہے اسمبلی چل سکتی ہے جناب اپیکر ایسی کوئی بات نہیں۔

جناب اپیکر: چلیں بحث کریں نصر اللہ صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر! یہ جو پیک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو یہ رقم اور اسکی

کار کر دگی overall آپ دیکھیں کہ جو سر کاری ٹیوب ویلز ہیں، کوئی نہ میں بھی آپ دیکھ لیں، پورا صوبہ میں آپ دیکھ لیں، آپ کے حلقات میں بھی آواران میں بھی پی اتھ اسی کے ٹیوب ویلز ہونگے۔ کسی اور جگہ بھی ہونگے۔ اچھا یہ جو ٹیوب ویلز ہیں یہ جو عوام کو، اب تو اگر منشہ صاحب ہوتے تو ہمیں بتادیتے کہ کتنے ان کے ٹیوب ویلز اس وقت ایکٹیو ہیں؟۔ کتنے فیصد لوگوں کو پانی دیا جا رہا ہے؟۔ کوئی نہ میں سمجھتا ہوں جناب اپسیکر! 70 فیصد لوگ اپنے پرانیویٹ ٹینکرز سے وہ پانی خرید رہے ہیں۔ ایک ہزار دو ہزار پیس سورو پے پر اور اس کے بدالے یہ رقم دے رہے ہیں۔ اور کار کر دگی یہ ہے کہ ہمیں وہ پانی بھی مہیا نہیں کر رہے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں آپ جائیں پلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ٹیوب ویل جو ہو گا وہ بند پڑا ہو گا بلکہ اس کی نہیں ہو گی اس کا کیبل ہے وہ جلا ہو گا سر سیبل جلا ہو گا اچھا یہ ہے اور اسکے باوجود اتنا پیسہ مانگ رہا ہے تو یہ میرے خیال سے ظلم ہے ہمارے عوام پر ظلم ہے ہم پر بوجھ ہے کہ یہ خطیر خطیر رقم جو ہے ناں بس ایک ڈیپارٹمنٹ پر جھونک دو۔ اس کو آپ آگ لگا رہے ہو۔ آج آپ یہ جو چار ارب پچین کروڑ ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ یہ پیسہ dustbin میں پھینک رہے ہو۔ جو کسی کو کام نہیں آیا گا۔

جناب اپسیکر: تو پسیے کو کہاں لے جائیں؟ آپ کہتے ہیں ہر ایک میں کمی کریں۔ وہ چیزوں کو ہتر کر رہے ہیں اور اس کو زیادہ پسیے دے رہے ہیں، جی لانگو صاحب۔

میرا خنزیر حسین لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اپسیکر۔ جناب اپسیکر! جسے نصر اللہ ذیرے بھائی نے کہا کہ یہ انتہائی ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اگر اس ڈیپارٹمنٹ کی جو رقم اسکے لئے رکھی گئی جو جو ڈیماند ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے چار ارب پچین کروڑ روپے۔ یہ اس رقم کو اور اس کی جنم کو ہم دیکھ لیں اور ڈیپارٹمنٹ کی کار کر دگی کو ہم دیکھ لیں نواززادہ طارق خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کا علاقہ ضلع کچھی ہے۔ جناب والا! یہاں پر بیٹھے ہوئے اس ہم دوستوں کا اس حوالے سے۔

جناب اپسیکر: جام صاحب! جس ڈیپارٹمنٹ کا بل پیش ہو رہا ہو کم از کم وہ تو موجود ہو، پی اتھ اسی والادھر نہیں ہے۔

میرا خنزیر حسین لاغو: کوئی کسی کا ضلع کچھی کے ساتھ تعلق ہے، وہاں پر ابھی بھی لوگ جناب اپسیکر میں توجہ چاہوں گا ابھی وہاں پر لوگ جو ہیں جو ہر کا پانی پی رہے ہیں ابھی بھی لوگ سیالاب کے پانی کو تالابوں میں اسٹاک کر کے پورا پورا سال استعمال کرتے ہیں۔ پھر دُور دراز وہ ہم سب کی آنکھوں سے اُوچھل ہیں، اُس پر بھی بات نہیں کرتے ہیں۔ اس کیپٹل میں تو اس کوئی نہ ہے شہر میں 2008ء سے لیکے 2018ء تک پلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے جتنے بھی ٹیوب ویلیں لگی تھیں، ان کا اگر دو فیصد مجھے کوئی آپریشنل دھکا دیں میں اپنی اس تحریک سے دستبرداد ہو جاؤں گا، پلک ہیلتھ

انجینئرنگ نے لگائی کوئٹہ شہر میں اگر ہم ان کے costs کو نکال لیں تو یہ اربوں روپے میں بنتے ہیں، اسی ایس صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، واسا کے پاس ہم جاتے ہیں کہ ان ٹیوب ویلوں کو، وہ کہتے ہیں ان کے باقی components ہمیں پی اچ گ ای پورا کر کے دیں۔ پی اچ گ ای یہ کہتا ہے جناب والا! اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی اور اس ڈیپارٹمنٹ کی مانند سیستم کی صرف میں بات کر رہا ہوں کہ وہ ایک واٹر سپلائی اسکیم approve کر داتے ہیں۔ اس کے لئے جو پیسے رکھے جاتے ہیں جناب اپیکر! یہ غور طلب معاملہ ہے، قائد ایوان صاحب سے بھی میری request ہے کہ اس پر بھی تھوڑا توجہ دیں 2008ء سے لیکے 2018ء تک جتنے ٹیوب ویلوں ڈرلنگ ہوئی ہیں، ان کے لئے صرف ڈرلنگ اور کیسینگ کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں باقی components اس میں شامل ہی نہیں ہیں۔ تو جناب والا جب باقی components اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ تو یہ واٹر سپلائی کیسے چلے گا تو یہ واٹر سپلائی کیسے لوگوں کو ریلیف دیگا تو جناب والا! اس طرح کے ڈیپارٹمنٹ اور اس طرح کے مکمل اور طرح کے mindset کے لئے، اگر ہم ساڑھے چار، ساڑھے چار ارب روپے دینے تو میرے خیال میں اس پر اس پورے ایوان کو سوچنا چاہیے۔ اور سنجیدگی سے سوچنا چاہیے، بہت شکریہ جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: مطلب زیادہ پیسے دے دیں؟۔

میرا ختر حسین لاغو: کم کر دیں ان کو۔ اور جتنے ٹیوب ویلوں ان کی وجہ سے کوئی ساڑھے تین سو کے قریب میرے نوٹس میں ہیں، میرے پاس اسٹ ہے ٹیوب ویلوں ہیں، وہ تمام ٹیوب ویلوں جو ان کی وجہ سے ان پر پیسے ضائع ہو گئے ہیں وہ ان تمام آفیسر ان سے وصول کئے جائیں۔

جناب اپیکر: جو مطالبه زر نمبر 13 کے کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک کو چارووٹ ملے ہیں اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ تو اسی لئے تحریک نام منظور ہوئی۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 13 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ تحریک اصل حالت میں منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبه زر نمبر 14 پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جواہیک ارب 20 کروڑ 53 لاکھ 43 ہزار 08 سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد و رکاویں بی و اسما، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: تحریک سالانہ مطالبه زر نمبر 14 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، جناب اکبر میںگل صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کے نوٹرود یئے ہیں الہمند محکمین میں ایک محرک اپنا تحریک

پیش کریں، ایک ہی محرک موجود ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: thank you جناب اپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ رقم جو ایک ارب 20 کروڑ 53 لاکھ 43 ہزار 8 سوروپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مذکور کس اربن بی واسا، میں بعدرا ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب نصراللہ زیریے صاحب، جناب اکبر مینگل صاحب اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: thank you جناب اپیکر۔ یہ جو اوراس سے پہلے جو مطالبہ زر نمبر 13 تھا وہ اور اوسا، اس کا واسا کا جو ایڈمنیٹر یہ ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ پی اچ ہی ای ہے۔ اس کے لئے الگ پیسے مانگے گئے۔ ایک ارب 20 کروڑ روپے الگ مانگے گئے۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ ہمارے حصے بھی دوست ہیں باہر کے یہ سب کوئٹہ شہر میں ان کا ایک ایک گھر ہے، اور آپ ان سے آپ پوچھ لیں کہ آیا وہ ہر دن ایک ٹینکر پانی کا نیں منگواتے ہیں؟۔ دو دن کے بعد تین دن کے بعد۔ جی منسٹر صاحب نوابزادہ طارق خان کہہ رہا ہے کہ میں دو ٹینکرز جن کے بڑے گھر ہوتے ہیں ضروریات زیادہ ہوتے ہیں۔ اچھا! آپ کتنے ٹینکر منگواتے ہیں اور کون ہے جس کا پانی۔ حاجی آپ۔۔۔ (مداخلت)

جناب اپیکر: آپ آپس میں بحث نہ کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: اچھا جناب! جب ایک پی اے صاحبان حکومت کے۔۔۔ (مداخلت)

جناب اپیکر: آپ کون ہیں بر قعے میں پتہ نہیں چلتا؟۔ جو بر قعے میں ہیں پہلے بتا دیں کہ وہ کون ہے۔ یہ جو بر قعے میں ہوتے ہیں پتہ نہیں چلتا ہے اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ پھر پتہ نہیں ہے۔ آپ نام بتا دیا کریں، محترمہ لیلیٰ ترین

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپیکر! منسٹر صاحب نے تسلیم کیا کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں ہم جو ہے اس پانی کے بھر ان کا شکار ہیں، اور یہ اب یہ ڈیپارٹمنٹ کر کیا رہا ہے؟۔ اس کا پورا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا منسٹر صاحب ہے اس کا سیکرٹری ہے اس کا ڈی جی، ایکم ڈی ہے واسا کا اور یہ اتنا پیسہ، اس کے باوجود پانی نہیں ہے۔ پھر کیوں آپ پیسے دے رہے ہو مجھے یہ logic سمجھائیں جناب منسٹر صاحب کہ آپ اتنا پیسے کیوں دے رہے ہو؟۔ بہتری کیا ہے کوئٹہ میں پانی ہے، کدھر ہے؟۔ جی جی ملک صاحب! اٹھیں۔ ان کا مائیک کھول دیں، ہاں بالکل ہاں بالکل تو یہی کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔ (مداخلت-شور)

جناب اسپیکر: اسی لئے لوگوں نے انکور تجیکٹ کیا ملک صاحب! انہیں لوگوں نے ان کو اسمبلی میں واپس نہیں بھیجا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: عبدالخالق ہزارہ صاحب! کوئی نہ کام پی اے ہے آپ بولو ناں کچھ۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر! اس پر آپ ووٹنگ کر دیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر! میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ اتنا قم جو یہ مانگ رہے ہیں یہ قم ظلم ہے کہ ہم اس کو دے دیں۔

جناب اسپیکر: جوار آکین کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ ابھی دو ہی آگئے، کدھر ہے آج تین ہی ہو گئے اتنا کم ہوتے جا رہے ہو، تین ہو گئے۔ باقاعدہ میں اس کو quote کروں گا کہ اپوزیشن کتنا اس میں زیادہ ہی سمجھیدہ ہے، friendly سلیم کھوسہ نے صحیح کہا تھا کوئی تو ہے دال میں کچھ کالا ہے جو لوگ بیٹھے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مخلص ہیں باقی مخلص نہیں ہیں۔ جس کو سلیم کھوسہ کا آشیر واد حاصل ہے وہ سارے چلے گئے ہیں۔ تحریک کو تین ووٹ ملے جو اکثریت نہیں ملنے کی وجہ سے تحریک نامنظور ہوئی۔

بُری طرح نامنظور ہوئی۔ اپوزیشن خود اپنی تحریکوں پر سیر بیس نہیں ہیں تو ہم کیا کریں۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 14 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی اور سالانہ مطالبہ زر نمبر 14 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! سالانہ مطالبہ زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 78 کروڑ 30 لاکھ 80 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”اعلیٰ تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 15 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصراللہ زیریے صاحب نے تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے الہمنگر اسکی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں جو 11 ارب 78 کروڑ 30 لاکھ 80 ہزار روپے کی کل مطالبہ زر بسلسلہ مد ”مکملہ اعلیٰ تعلیم“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تخفیف زر کا مطالبہ پیش ہوا۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! ہمارے ہاں ابھی پہلک یونیورسٹیز تقریباً کوئی آٹھ کے قریب ہمارے ہاں پہلک یونیورسٹیز ہیں صوبے کے طول و عرض میں ہیں، کالجز ہیں اور اب عموماً یہ ہوتا ہے کہ یہ بڑی شکایت

رہتی ہے کہ یونیورسٹیز کو اب بھی ignore کیا گیا ہے۔ یہ اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ یونیورسٹیز کے لئے نہیں رکھی گئی۔ یہ سارے نانڈولپمنٹ کے لئے ہیں، جس میں مختلف طور پر یہ رقم اصل میں کرپشن کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر یہ ڈائریکٹ ریسرچ پر خرچ ہوتا۔ اگر یہ ڈائریکٹ یونیورسٹیز میں جاتا، وہ کام کرتے۔ لیکن یہ رقم اکثر ان چیزوں میں حکومت لگادیتی ہے کہ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب آپ دیکھیں، اچھا! کوئی بلڈنگ بن رہا ہے۔ وہ بلڈنگ اس کی جوکل لگات ہوتی ہے وہ کتنی ہوتی ہے؟۔ انہوں نے پیسی ون کتنا کا بنایا ہے؟۔ یہ اتنی بڑی رقم اگر واقتیاً خرچ ہوتی جو آج ہماری یونیورسٹیز میں یہ مشکلات تھی۔ نہیں یہ رقم اکثر جو ہے نال کرپشن کی نذر ہوتی ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس میں تخفیف کی جائے جو ہم نے تحریک لائی ہے اور ہماری تحریک منظور کی جائے۔

جناب اپیکر: جواہر کین سالانہ مطالبه زر نمبر 15 کے کٹوٹی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ شکر ہے پانچ تک تو پہنچ گئے، تحریک کو پانچ ووٹ ملے۔ اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 15 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک نامنظور ہوئی۔

جناب نصراللہ خان زیری: یہ جناب اپیکر! یہ (دیش) کہاں بیٹھا ہوا ہے یہاں سے تو ووٹ نہیں کر سکتا ہے، جناب اپیکر ادھر سے تو ووٹ نہیں کر سکتا۔

جناب اپیکر: کم از کم اپوزیشن سے تو بہتر ہے ہال میں تو موجود ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں نہیں، یہ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں ان کو آپ دے دیں۔ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 15 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اپیکر: وزیر خزانہ صاحب امطالبه زر نمبر۔ صاحب ادھر نہیں لکھا ہے میں ظاہر کر رہا ہوں تاکہ وزیر خزانہ پر حرم آجائے۔

وزیر ملکہ خزانہ: شکر یہ جناب اپیکر! ویسے مجھے صاحب کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب اپیکر: مطالبه زر نمبر 16 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 42 کروڑ 47 لاکھ 49 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کا کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”آثار قدیمه، عجائب گھر اور لا بھریز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 16 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصراللہ زیریے صاحب نے۔ یہ تو کسی کو بھی نہیں چھوڑتا ہے کس میں کر رہا ہے، لا بھریزی میں بھی کٹوٹی؟

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 42 کروڑ 47 لاکھ 49 ہزار روپے کے کل مطالباتِ زر بسلسلہ مآثار قدیمہ، عجائب گھر اور لامبریریز میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی، وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ سب ہم نے اس پر بارہ بجت بھی کی ہے کہ ہمارا کچھ ایک rich کچھ ہے۔ ہماری ہستیری بہت پرانی ہستیری ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ نے ابھی مجھے بتایا جائے کہ۔ میں یہاں کوئی شہر میں پیدا ہوا۔ میں نے یہاں تعلیم حاصل کی۔ میں نے اسکولنگ یہاں کی۔ میں کالج، میں نے یونیورسٹی یہاں سے پڑھی ہے۔ یہ عجائب گھر، یہ لامبریری، ایک لامبریری تھی پہلے سنڈیکن لامبریری تھی، سول Hospital کے سامنے وہ لامبریری بھی غائب ہو گئی۔ اُس کی کتابیں اب بھی یہاں پر میٹرو پولیٹن کار پوریش میں کسی سردخانے میں پڑی ہوئی ہیں۔ اچھا! یہ لامبریری ہے، ہی نہیں۔ کہاں ہے لامبریری؟ اور پیسے ماں گا جا رہا ہے اتنی بڑی بڑی رقم مانگ رہے ہیں۔ تو یہ رقم جناب اسپیکر! یہ سارے رقم کرپشن کا شکار ہو گا۔ مجھے بتائیں کہ لامبریری ادھر۔ منشہ صاحب پتہ نہیں کون ہیں اس کے؟۔ آثار قدیمہ کے۔ یہ کہاں ہیں لامبریری کہاں ہیں آثار قدیمہ کا کہاں ہیں۔ وہاں ہمارے لئے آثار قدیمہ محفوظ ہیں۔ ذرا عبد الخالق بھائی بتائیں ہمیں۔

وزیر ہمکمہ خزانہ: 6 لاکھ ریویوں تو میرے حلقوں میں ہیں۔ آپ کہتے ہو تو میں جا کر آپ کو دکھادوں گا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آثار قدیمہ کے حوالے سے بتائیں مجھے عبد الخالق صاحب بتائیں please

جناب اسپیکر: عجائب گھر اور لامبریری کو بھی نہیں چھوڑتے ہو آپ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ بتائیں please

جناب اسپیکر: اتنا منشہ active کے ہوتے ہوئے آپ کہہ رہے ہیں کہ منشہ کہاں پر ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! یہ بڑا ہم ہے۔ دیکھیں جناب اسپیکر آپ باہر گئے ہیں ماشاء اللہ۔ یہ ہمارے منشہ صاحب گئے ہیں۔ سب سے زیادہ دنیا میں اگر آپ جائیں گے آپ کو عجائب گھر دکھائے جائیں گے میوزیم دکھائے جائیں گے یا نہیں دکھائے جائیں گے؟۔ ہر جگہ۔ آپ کا میوزیم کہاں ہے بتائیں؟۔ مجھے بتائیں عبد الخالق ہزارہ صاحب بتائیں آپ منشہ ہواں کے؟

جناب اسپیکر: اتنا اچھا منشہ کو آپ لوگ کہہ رہے ہوں اتنا active منشہ کو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں، ویسے میں پوچھ رہا ہوں۔ اچھا! پھر جب ہے ہی نہیں پھر 11 تقریباً

12 کروڑ روپے آپ کس مد میں وہاں خرچ کر رہے ہو، بتائیں آپ؟۔

جناب اپیکر: منسٹر تو ہے ناں۔ زیرے صاحب! منسٹر کو بولنے کا وہ نہیں ہے، وہ book میں سب کچھ ہے۔ آپ book کو پڑھیں اور اس میں کی پیشی بتائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دیکھیں! یہاں اس طرح ہے نہیں۔ ابھی جب آپ کے کوئی ڈیپارٹمنٹ کا کارکردگی نہیں ہے کارکردگی دکھائیں اس سے پہلے زیادہ پیسے کا ہم مطالبه کریں گے۔

جناب اپیکر: تو آپ book کو پڑھیں گے آپ کو پتہ چلا گا کہ کہاں پر کیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم نے پڑھا ہوا ہے بک یہ ہے اچھا کارکردگی کہاں ہے۔

جناب اپیکر: فناں منسٹر کہتا ہے کہ میرے حلقت میں 6 لاکھ بری ہیں۔ اور 8 عجائب گھر ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: خومنخواہ آپ جو ہیں ناں عوام کا پیسہ کسی غیر ضروری جگہ خرچ کرتے ہو جس کی کارکردگی کچھ نہیں ہے۔ کارکردگی دکھائیں بھر ہم اس کے لیے بجٹ دیں گے۔

جناب اپیکر: جوار اکین سالانہ مطالبه زر نمبر 16 کی کٹوتی کی حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ شکر ہے اپوزیشن کا تعداد بڑھتا جا رہا ہے۔ تحریک کو پانچ ووٹ ملے ہیں۔ اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ اس لیے تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 16 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 17 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 31 ارب 40 کروڑ 53 لاکھ 63 ہزار 28 روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "صحبت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبة زر نمبر 17 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصراللہ زیرے صاحب، اختر حسین لاگو صاحب نے اراکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیئے ہیں۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرك تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب thank you اپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم۔۔۔ (مداخلت)

جناب اپیکر: محکمین بھی موجود نہیں ہیں، افسوس کی بات ہے محکمین بھی موجود نہیں ہیں۔ اختر لاگو کو درہ ہے جو پیش کر کے اسمبلی کا نائم۔۔۔ (مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیریے: اختر لانگو صاحب! نماز کے لیے گیا ہے۔

جناب اسپیکر: اختر لانگو اور نماز؟ اختر لانگو، قدوس اور زیرے نماز؟

جناب نصراللہ خان زیریے: اختر لانگو صاحب! نماز کے لیے گیا ہے۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 31 ارب 40 کروڑ 53 لاکھ 63 ہزار 28 روپے کل مطالباتِ زر بسلسلہ صحت میں ایک روپے کی تخفیف کجائے۔

جناب اسپیکر: 13 ارب صحت میں ہیں، آپ کہتے ہیں کہ اس کو مدد بڑھایا جائے؟

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر! ابھی میں نے تحریک پڑھ لی ہے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! ابھی کورونا وبا آیا سب سے challenging وبا ابھی بھی جاری ہے۔ اس وبا کے دوران ہیئت ڈپارٹمنٹ کی حکومت کی کیا کارکردگی ہیں۔ پسیے اتنے لے کر جاتے ہیں اسکے پاس ایک اچھا Hospital نہیں ہے۔ ان کے پاس ڈینیلیٹر چلانے کے لیے ٹینکنیشن نہیں ہے صرف دو تین ٹینکنیشن ہیں پورے صوبے میں ڈینیلیٹر چلانے کے لیے لوگ مر رہے ہیں سیک سیک کر مر رہے ہیں اور اسکے پاس کچھ نہیں ہیں اور باقی کیا ہے ڈاکٹر ز آپ یقین کریں آپ کا جزل hospitals میں، سول، BMC Hospital میں باقی میں جزل اوپر ڈی اب تک شروع نہیں ہو سکی۔ اس لیے کہ ڈاکٹر ز کے پاس کوئی PP-kits نہیں ہیں۔ اچھا پسیے مانگے جا رہے ہیں اور عوام کے لیے کرنے کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں ہیں۔ تو پھر عوام نہیں پوچھیں گے کہ حکومت وقت نے جو کہہ رہی ہے کہ ہم عوام کے محافظ ہیں۔ ان کے سرو مال کے تحفظ کے ہم امین ہیں۔ لیکن لوگ مر رہے ہیں ہر روز۔ اور حکومت ہیئت ڈپارٹمنٹ ڈاکٹر ز نے یہاں ہر تال کی جناب اسپیکر! اس چوک پر ڈاکٹروں کو مارا پیٹا گیا، جیل میں ڈال دیا گیا، کل اسٹوڈنٹس کو مارا گیا اور حکومت صرف پسیے لے کر جا رہی ہے تاکہ ان کے مزے ہوں۔ ان کے جیب گرم ہوں۔ اور عوام کے پاس پہنچتا ہو۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ زیرے صاحب، اختر لانگو صاحب۔ اچھا محرك موجود نہیں ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نماز پڑھنے گیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کوئا نماز ہے، چار رکعت کا دو گھنٹے سے نماز ہے۔ نہیں آپ بیٹھیں محرك نہیں ہے۔ محرك خود آتے ہیں اسمبلی کا ٹائم صائم کر رہے ہو۔ دیتے ہیں وہ نوٹس اور خود غائب ہیں۔

جو اراکین سالانہ مطالبه زر نمبر 17 کی کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ ماشاء اللہ 6 ووٹ مل گئے۔ بارہ، تیرہ ہو جائیں گے۔ تحریک کو اکثریت حاصل نہیں ہو سکی اس لیے تحریک نام منظور ہوئی۔

آیا مطالبہ زرنبر 17 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زرنبر 17 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! سالانہ مطالبہ زرنبر 18 پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 19 کروڑ 16 لاکھ 24 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کا کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ”بہبود آبادی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زرنبر 18 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زرنبر 18 میں جناب نصراللہ زیرے صاحب، جناب اکبر مینگل صاحب نے تحریک تخفیفِ زر کی نوٹسز دیتے ہیں۔ محکمین میں سے کوئی ایک محرک تحریک تخفیفِ زر پیش کریں۔ سردار کھیت ان کدھر ہے؟ ایسے پاس نہیں کریں گے۔ پچھلے 20 سالوں سے اس منستر کا ایک ہی منستر ہے بہبود آبادی کا سردار کھیت ان صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جی جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 19 کروڑ 16 لاکھ 24 ہزار روپے کے مطالبات زرسلہ مدد ”بہبود آبادی“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی لیکن منستر کو موجود ہونا چاہیے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جی بالکل آپ بلا لیں تب تک آپ روک دیں اجلاس کو۔

جناب اسپیکر: 20 سال سے وہ منستر ہے تا دیں کہ کیوں تخفیف کریں۔ جب تک آپ اس پر بات کریں۔ منستر صاحب کو بلا یا جائے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر منستر صاحب تو ہے ہی نہیں فناں منستر صاحب کو شاید پہنچے ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: فناں منستر صاحب نے اتنا پلندہ آپ کو دیا ہے، پھر بھی فناں منستر صاحب کو کہتے ہو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! فناں منستر صاحب کو تو اس حوالے سے کچھ پہنچیں ہے۔ ان کے سرپر تمام کر دیا گیا ہے کہ آپ یہ پڑھیں منظور یا منظور۔

جناب اسپیکر: اصل پڑھنے والے بک ہیں وہ واپس کر دیا ہیگ اور پی ایس ڈی پی کی بک آپ نے واپس نہیں کیا وہ دیدیں فناں منستر صاحب کو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: کیا؟

جناب اسپیکر: بیگ جو دیا گیا ہے فناں کی طرف سے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: وہ کیا بیگ تھا، وہ بھی چار نمبر بیگ تھا۔

جناب اسپیکر: لیکن واپس کریں، وہ واپس نہیں کیا۔ بس وہ مینگل پارٹی نے واپس کیا تھا، جمعیت کے کچھ لوگوں نے واپس کیا تھا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: اچھا بیگ ہوتا آپ نے دیکھا کہ وہ چڑھے کا بھی نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: یہ کیا ایوان کا ٹائم صائم کرتے ہوا و تحریک دیتے ہوا اور موجود نہیں ہوتے ہیں چار رکعت کے لیے آپ نے چار گھنٹے لگائے۔ ہم ادھر آپ کو تشوہ اور الاؤنسز دیتے ہیں اور جا کر refreshments پر پر اختر لانگو کو نماز پڑھتے ہوئے کبھی میں نے نہیں دیکھا۔ کدھر ہے منظر بھی نہیں ہے۔ ہم نہیں لے لیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: آپ کا بھی ہے اکبر مینگل صاحب بھی ہیں، 18 نمبر ہے۔ تو یہ جناب اسپیکر! بہبود آبادی کے لیے اتنی بڑی رقم۔

جناب اسپیکر: تو اُس نے 4 شادیاں کی ہیں پانچواں کر رہا ہے۔ تو رقم چاہیے نا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: تو اپنے لیے مانگ رہا ہے مطلب۔ عوام کا تو کچھ فکر نہیں ہے، یہ گلریوں میں بیٹھے ہوئے، عوام وہ میڈیا والے بیچارے۔

جناب اسپیکر: ادھر تو مشکوک ہے بہبود آبادی کا مطلب ہے کہ کنٹرول کرنا۔ مشر صاحب نے خود 4 شادیاں کی ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔

جناب اسپیکر: اور جام صاحب بھی کہہ رہا ہے کہ پانچواں شادی کرنے والا ہے۔

میرا ختیر حسین لانگو: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اکبر مینگل۔

میرا ختیر حسین لانگو: میرا بھی ہو گا اس میں۔

جناب اسپیکر: نہیں بیٹھیں۔ اپنی باری پر نہیں آئے ہو۔ دوسروں کی باری پر اٹھتے ہو۔ جو ارکین سالانہ مطالبه زر نمبر مشر نہیں آیا اس کے لیے پوچھیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: اس کو جو ہیں ناں وہ کر لیتے ہیں ڈیفر کر دیں پھر اس کو دوبارہ لیں گے۔

جناب اسپیکر: فناں مشر صاحب! دوبارہ لائیں اس کو؟

جناب نصراللہ خان زیریے: ہاں بالکل دوبارہ لائیں۔

جناب اسپیکر: فناں منٹر نے کہا پنڈہ دیا ہے ہم نے۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں یہ دوبارہ کر دیں یا جناب اسپیکر! آپ کے good office آپ کا چیز تو بالکل نہیں تحفظ دیتا ہے کہ جب وہ آئیں، نہیں، صحیح جواب نہیں دے سکتے۔ تو اسکو ڈیفر کیا کر دیں۔ اسکو ڈیفر کر دیں۔

جناب اسپیکر: چلوڑے لیتے ہیں مردار کھیت ان کی جگہ میں بیٹھا ہوں ادھر جناب۔

جو اکیں اسمبلی مطالبه زر نمبر 18 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ ماشاء اللہ تحریک کو کل 7 ووٹ ملے ہیں۔ ثناء بلوچ کا پہلی دفعہ ہاتھ کھڑا ہوا ہے۔ آپ گئے ہوئے ہیں اُس وقت سے سلیم کھوسہ صاحب مسلسل آپ کی چیز کی طرف دیکھتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں جناب اسپیکر! عبدالخالق ہزارہ صاحب بار بار بیٹھ کر بات کرتے ہیں ان کو آپ موقع دے دیں، اچھے مقرر بھی ہیں، بولنے والے بندے ہیں۔

جناب اسپیکر: کیوں موقع دیں؟ آپ کو پورا وقت دیا گیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں وہ کہہ رہا ہے کہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں اس سے اچھا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر بات کریں۔

جناب اسپیکر: وہ cabinet نے وہ book پر محنت کیا اور آپ کو بنا کر دیا۔ پورے cabinet بیٹھی ہے انہوں نے جو book آپ کو دیا اس پر محنت کر کے سب نے اپنے اپنے رائے دیا۔ اور اُس کے بعد آپ تک پہنچا ہے۔ پورے cabinet کا اس کو آشیر با حاصل ہے۔

کتنا ووٹ 8 ووٹ ملے ہیں۔ اکثریت حاصل نہیں ہو سکی اس لیے تحریک نامنظور ہوئی۔

آیا تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 18 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 19 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 25 کروڑ 87 لاکھ 51 ہزار روپے سے نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کا کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد میں پاؤ رائیڈ لیبر مخفف، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ تو منٹر بہت معصوم ہے اس نے بجٹ پر بھی بات نہیں کی۔

میر اختر حسین لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اجازت ہے جناب اسپیکر؟

جناب اسپیکر: کیا میں نے آپ کو اجازت دیئے آپ کا نام ہی نہیں پڑھا ہے۔ آپ ہمیں ہی نہیں۔

میر اختر حسین لانگو: میں ہوں۔

جناب اسپیکر: پھر میں پڑھوں گانا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 19 پیش ہوا۔

مطالبہ زر نمبر 19 پر جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب جناب اختر لانگو صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کے نوٹسز دیئے ہیں لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرک تحریک پیش کریں۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 25 کروڑ 87 لاکھ 51 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ "محنت و افرادی قوت" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: لیکن میں پاور کا منظر بڑا اچھا بندہ ہے پھر بھی آپ اُس پر تخفیف کٹوئی کی تحریک لائے ہیں۔ تحریک پیش ہوئی اور اس کی وضاحت پر کچھ باتیں کریں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! میں اس پر انتہائی پوچھتا ہوں اس میں مختصر کہ یہ انتہائی اہم ملکہ ہے لیکن اس کو بے وقت کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اکثر ہم یہاں پر ہیمن رسیوس ڈولپمنٹ کی بات کرتے ہیں جو اسی ملکہ کی بنیادی طور پر ذمہ داری ہے۔ لیکن یہ ملکہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پورا نہیں کر رہا ہے لیکن اگر گورنمنٹ اس کو پیسہ دے رہا ہے تو اس پر کوئی چیک اینڈ بیلنس بھی نہیں ہے کہ انہوں نے آج تک کام کیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دوارب پچیس کروڑ روپے سے زائد کی رقم وہ اسکے لئے زیادہ ہے اس میں تخفیف کر کے اس ملکہ کی کارکردگی کو بہتر کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی منظر صاحب تخفیف کریں؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: تخفیف کر دیں۔

جناب اسپیکر: میں پاور منظر صاحب! سے پوچھتے ہیں کہ تخفیف کریں؟۔۔۔ (مداخلت)

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں نہیں، آپ اس کے منظر ہو۔ ذرا اس کا بتا دیں کہ کہاں لے جا رہے ہو اتنا بڑا پیسہ۔

جناب اسپیکر: یہ book میں بتا دیا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر مجھے، یہ حاجی محمد خان لہڑی صاحب ہمارے قابل احترام ہیں۔

جناب اسپیکر! وہ بہت قابل اور محنت کرنے والے منظر ہیں وہ مجھے بتائیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے لئے دوارب پچیس کروڑ ستائی لاکھ روپے کی ضرورت کیوں پڑی؟

جناب اسپیکر: وہ کہتے ہیں کہ زیادہ دو۔ وہ تو فناں منظر صاحب نے دے دیا ہے آپ کو۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یہ مزدوروں کے ہیں۔

جناب اسپیکر: جوا رکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 19 کی کٹوتی کے حق میں ہاتھ کھڑا کر دیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ labours کی زندگی کا مسئلہ ہے کوئے کے مزدور اس میں کام کر رہے ہیں۔ کارخانے میں کام کرنے والے اور یہ مزدور طبقہ کے لئے ہیں۔ یہ مظلوم طبقہ کے لئے ہیں لیکن یہ پیسے غبن ہوتا ہے مجھے بتائیں منشہ صاحب؟۔ مجھے بتائیں کہ اتنا پیسہ کہاں خرچ کرے گا۔

جناب اسپیکر: وہ Book میں آپ کو دے دیا گیا ہے فناں منشہ صاحب نے اتنا۔۔۔

جناب نصراللہ خان زیریے: book میں ہے جناب اسپیکر! منشہ صاحب سامنے بیٹھے ہیں وہ ابھی کہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کو پڑھنے کے لئے book دیا ہے وہ آپ نے واپس کر دیا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر! اس پر voting کریں ٹائم کم ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر! خزانہ کے وزیر صاحب! آپ کیوں اتنا پیسہ وہاں ۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: جوا رکین کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ کٹوتی کے حق میں کوئی ووٹ نہیں ملا اسی لیے، اچھا ہاں کٹوتی کے حق میں آٹھ ووٹ ملے ہیں۔ اکثریت حاصل نہیں ہو سکی اس لئے تحریک نامنظور ہوئی۔

جو رکین اسمبلی سالانہ مطالبه زر نمبر 19 کا صل حالت میں منظور کرنا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 19 صل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر مکملہ خزانہ: 20 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 4 کروڑ 17 لاکھ 85 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو کہ مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "کھلیوں کا انتظام و تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 20 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصراللہ زیریے صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹ دیئے ہیں۔ لہذا وہ تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! نور محمد مڈر صاحب کچھ فرمائے ہیں۔ کیا مطلب ہے؟ کھڑے ہو کر کے بات کریں ناں نہیں، جناب اسپیکر ان کا جی چاہ رہا ہے کہ کچھ بول رہے ہیں۔ نہیں بولیں آپ کا topic تھا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں کہا گیا کہ وہ بہت اچھے انسان ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! پی انج ای اور واسا کے مطالباتِ زر پیش ہو رہے تھے ہمارے دوست منشہ صاحب باہر چلے گئے جب ان کو پتہ چلا کہ میراڈیپارٹمنٹ گز رگیا پسیے مجھے مل گئے ابھی آگئے ہیں۔
جناب اسپیکر: آپ کے حق میں سب نے دیا تھا کہ اس میں تخفیف نہیں کریں بڑھادیں پی انج ای میں۔ آپ ادھر تھے نہیں۔ ان الفاظ کو حذف کر دیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: XXXXX

جناب نصراللہ خان زیریے: دیکھو! جناب اسپیکر! منشہ صاحب فرمائے ہیں کہ XXXXX۔
وزیر مکملہ خزانہ: ابھی جس اپوزیشن رکن نے جو تحریک لائے ہیں وہ اُس پر بات کریں۔
جناب اسپیکر: تھوڑا شور شراہب کریں گے یہ بائیکاٹ کریں گے۔
جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں نہیں، جناب اسپیکر! ابھی آپ کے سامنے آپ نے اپنے کانوں سے سُن لیا۔ کہ منشہ صاحب نے کہا کہ یہ XXXXXXXXX۔ ہم XXXX۔
جناب اسپیکر: زیرے صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نہیں مانے والی کہانی ہے۔ وہ آپ کے معزز رکن کے حق میں بات کر رہے ہیں کہ وہ بہت اچھے انسان ہیں تو اُس پر بھی آپ کو اعتراض ہے۔
جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں ابھی اُس نے دوبارہ کیا کہا۔ اُس نے کہا۔ آپ کو پتہ ہے کہ اسمبلی کا سب سے اہم اجلاس بجٹ اجلاس ہوتا ہے۔ یہ تو پتہ ہے۔

جناب اسپیکر: اسی لیئے اپوزیشن بڑی تعداد میں موجود ہے۔

میر اختر حسین لاغنو: جناب اسپیکر! ہمیں دو مر بھائی کی بات پر کوئی وہ نہیں ہے۔ گزارش یہی کہ اگر کسی دوست کی آپ نے تعریف کرنی ہے تو جیسے عبدالخالق بھائی ہمارے دوست ہیں ہمارے بھائی ہیں۔
جناب اسپیکر: آپ نے بھی بیٹھ کے تعریف کیا تھا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یہ کھڑے ہو کر کے مائیک پر بولیں۔

جناب اسپیکر: اختر لاغنو صاحب نے بھی بیٹھ کے تعریف کیا تھا۔۔۔ (مداخلت)

میر اختر حسین لاغنو: جناب اسپیکر! سلم صاحب میرے دوست ہیں بھائی ہیں۔ یہ ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ دل لگی ہے یہ ہمارے بھائی ہیں وہ ہماری تعریف کرتے ہیں ہمارا دل خوش ہوتا ہے اور ہم تعریف کرتے ہیں۔ عبدالخالق بھائی آپ بھی ہمارے بھائی ہوئیں اور آپ اکٹھے تھے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ اختر لانگو صاحب۔ جی اختر لانگو صاحب آپ نے بیٹھ کر کے تعریف کیا تھا۔ آپ اپنی ویڈیو دیکھ لیں۔ ویڈیو ہمارے پاس موجود ہے لے آئیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! کل شاید پرسوں آپ نے دیکھا ہوگا بلوچستان اسمبلی کے حوالے سے ایک نیشنل میڈیا پر بہت زیادہ چلی۔ ہمارے کچھ میڈیا کے جو جرنسٹ ہیں They are ماشاء اللہ ambitious بڑی انگی خواہش ہوتی ہے کہ بلوچستان کے کسی بھی معاملے کو رپورٹ کریں۔ بلوچستان اسمبلی ایک خوبصورت ادارہ ہے یہاں پر ایک کپھری ہے ایک مجلس ہے یہاں پر اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ مذاق بھی ہوتا ہے۔ تقریبیوں کے دوران ایک دوسرے پرنوک جھونک بھی ہوتی ہے۔ یہ کسی بھی معاشرے کی زندہ دلی، فرائدی اور حقائق کا مظہر ہے یہ اس پر بُرانہیں منانچا ہے تھا۔ یہ ایک رپورٹ آئی تھی شاید آپ نے دیکھا نہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: آپ نے دیکھ لی ہے جس میں آپ کی گھڑی کے ٹائم سے لیکر کے ممبران کی۔

جناب اسپیکر: گھڑی کے سارے ٹائم ایک ہیں، پچھلے نہیں کہاں سے اُس نے۔ کبھی کبھی سیل اسکا ختم ہو جاتا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: اسپیکر صاحب! اُس میں یہ ہے کہ تاثردینے کی یہ کوشش کی گئی general public کو یہ بلوچستان کے representatives ہیں یہ بلوچستان کے لئے کیا کریں گے۔ کیونکہ یہ اسمبلی کے اجلاس میں ہنستے ہیں نوک جھونک کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر تھوڑی بات کستے ہیں۔ یہ کسی بھی معاشرے کی، انسان جہاں پر بھی رہتے ہیں۔ اس طرح کے حالات جو ہیں کسی مجلس میں محفل میں بس میں گاڑی میں اسکول میں کالج میں آڈیٹوریل میں اسمبلی کے ہاں میں ہو سکتے ہیں۔ میں صرف آپ کی توسط سے میڈیا سے گزارش کروں گا کہ بلوچستان اسمبلی وہ واحد اسمبلی ہے یقیناً ہم نے کچھ دفعہ ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کل کا جو ناخشکوار واقعہ پیش آیا میرے خیال میں وہ بھی شاید قصداً کسی نے نہیں کیا۔

جناب اسپیکر: پھر اس پر معدرت کی گئی۔

جناب شاء اللہ بلوچ: بازی صاحب بڑے نیک نیت ہیں میں جانتا ہوں اُن کو وہ کسی کو شاید تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے تھے ان سے جو بات ہو گئی ہماری ساروں کی اردو مکروہ ہے۔ ہمیں پچھلے نہیں ہوتا ہے کہ کچھ چیزیں۔ اچھا! میری اردو مکروہ ہے بھائی۔ تو یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو اول ت дол پر نہیں لینا چاہئے۔ دوسرا بات یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو میڈیا جو ہے نا وہ ایسے نہ کرے جس سے بلوچستان کی نمائندوں کا بحثیت جمیعی استحقاق محروم ہو۔ کیونکہ جب آپ یہ کہتے ہیں، بالکل اداروں میں ضروری نہیں، جہاں پر سارے qualified ہوں۔ یہاں پر

اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے اگر ووٹ ڈالنے پر آپ کو تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ تو ووٹ لینے کے لئے بھی تعلیم کی ضرورت نہیں پڑتی ہے ہر قسم کے ممبر ز آ سکتے ہیں یہ ممبران کی اپنی۔ تو یہ جو خوشنگوار ماحول چل رہا ہے ان سب بھائیوں کی مہربانی ہے۔ ہم نے چاہا کہ بجٹ کے دوران بجٹ کے جو معاملات ہیں۔ ہم نے کل تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ مجھے ابھی تک نہیں لگ رہا ہے کہ حکومت نے ہمیں کوئی respond نہیں کیا ہے۔ To be very honest اس بجٹ میں چالیس سے پچاس ارب روپے ایسے اسکیمات ہیں جن کو reappropriation کی ضرورت ہے پیک سیکٹر کی طرف عوام کی مفاد کی طرف اور فوری نوعیت کی معاملات ہیں۔

جناب اپیکر: فناں منسر نے کہا ہے کہ ان پر نظر ثانی کریں گے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں اسی کے توسط سے ملک نصیر اور دیگر ساتھی بیٹھے ہیں کہ ہم اس اجلاس کے بعد ایک اور اجلاس requisit کریں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے جو development structure میں ہیں ان کو سب flaws ہیں ہماری development کے وہ جو کیا کہتے ہیں کہ strategies اور flaws ہیں ان کو سب کے ساتھ ساتھ انہیں خوشنگوار ماحول میں کریں۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: شکریہ ثناء بلوچ صاحب اہم بات کی طرف ایوان کی توجہ مبذول آپ نے کرائی۔ الحمد للہ یہاں پر واقعی یہ ایسی چیزیں ہیں یہ ایسا اسمبلی ہے جہاں پر قبائلی ازم ہے اور ایک دوسرے کا احترام ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ گل ملنے اپوزیشن اور ٹریشری کا پتہ نہیں چلتا ہے جو حص طرح ایک دوسرے کے ساتھ behave کرتے ہیں اور اگر کہیں پرسی کی جانب سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اسی ٹائم ایک دوسرے سے معافی بھی مانگتے ہیں اور ایک دوسرے کے پاس بھی جاتے ہیں۔ اچھا! جی بہبود آبادی کا منسٹر ابھی آ گیا ہے۔ جام صاحب! ان کا قابلیت بتا دیں کہ بہبودی آبادی ان کو بیس سالوں سے مسلسل آپ کے والد صاحب کے دور سے اور بعد میں وہ خود چار شادیوں کا۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ نہیں بہبود آبادی مطلب کنٹرول کرنا ہے اور وزیر صاحب نے چار شادیاں کی ہیں۔ بڑے جام صاحب نے، پھر چھوٹے جام صاحب نے اور ریسیسانی صاحب نے سب نے آپ کو بہبود آبادی کیوں دیتے ہیں جو خود چار شادیاں کیتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی): میرا کام خوراک کھلا کے آبادی کو بڑھانا ہے۔ بلوچستان کی آبادی کم ہے۔

جناب اپیکر: بہبود آبادی کا مطلب یہ ہے۔۔۔ (مداخلت)

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اپیکر! میرے خیال سے مطالبات نمبر 20 پروٹوگ کرائیں۔

وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی: شکر ہے۔ آپ لیڈر آف دی ہاؤس ۔۔۔۔

جناب اسپیکر: کھیت ان اتنا دیر بعد آیا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: میرے خیال سے مطالبه نمبر 20 پر منظور کریں بہتر ہے ۔۔۔ (مداخلت)۔

وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی: جناب! میرا استحقاق مجروح کر رہا ہے کہ نہیں نہیں بیٹھو۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کا استحقاق مجروح ہوتا نہیں ہے کھیت ان آپ unbeatable ہیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: آپ لوگ جو ہیں گپ شپ لگار ہے ہیں۔ وزیر خزانہ کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔ بجٹ سینشن ہے گپ شپ شروع ہے کوئی اپنی تعریف کر رہا ہوتا ہے کوئی کسی اور کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ مطالبات زر پر آ جائیں۔

جناب اسپیکر: کھیت ان ہیں۔ غصہ والپس لے لیا ہے۔ چلو معدرات کرتا ہوں میں کرتا ہوں۔ فناں منٹر ناں پریے اسی کے پاس ہیں تھوڑی ہم اسے کہیں گے کہ آپ معدرات کریں۔

آیا مطالبه زر نمبر 20 میں کٹوتی کی تحریک منظور کی جائے؟ تحریک کے حق میں کوئی ووٹ نہیں ملا۔ کٹوتی کے ملا؟ تحریک کو اکثریت حاصل نہیں ہو سکی اسی لیئے تحریک نامنظور ہوئی۔

آیا تحریک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ ظہور صاحب حق میں نہیں ہیں۔ تحریک منظور ہوئی مطالبه زر نمبر 20 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اتنا سخت نہیں بنتا۔ آپ کا وہ کر رہے ہیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: اب تک ڈپٹی صاحب wait کر رہے ہیں کہ قدوس صاحب آجائیں نماز پڑھنی ہیں ہمیں۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبه زر نمبر 21 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 26 کروڑ 81 لاکھ 77 ہزار 8 سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے کہ مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی تحفظ و سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑے گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 21 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 21 میں جناب نصر اللہ خان زیرے رکن اسٹبلی نے تحریک تخفیف رکانوں دیا ہے۔ شکر ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ ایک تو نہ ماں والا کسی چیز کو نہیں چھوڑتا ہے۔ زیرے اور نماز۔ ایک تو ظہور صاحب! بات یہ ہے کہ جب آپ کا کسی ڈیپارٹمنٹ کی تحریک پیش ہو تو وہ موجود ہونا چاہیے۔ وہ موجود نہیں ہوتا ہے پھر بھی آپ کیونکہ جب تک وہ بات کریں تاکہ وہ نوٹ کریں کیا کی ویشی ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی، بہبود آبادی کے منٹر کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر معلمہ خزانہ: جناب اسپیکر! آپ جس طرح گپ شپ لگار ہے ہیں۔ لیکن میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ یہ جتنے بھی مطالباتِ زر ہیں آپ خود یہاں پر رہیں۔ اسپیکر صاحب! lighter mood میں آپ جس طرح گپ شپ لگار ہے ہیں لیکن میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ یہ جتنے مطالباتِ زر ہیں آپ خود یہاں پر رہیں۔ پھر آپ کہیں گے کہ رات کے 5 بجے تک گپ شپ لگاتے رہیں گے۔ مجھے شک ہے ایک گھنٹہ بعد آپ اٹھ کے چلے جائیں گے آرام فرمائیں گے۔ اور ہم یہاں مطالباتِ زر کرتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں پھر آپ یہ کریں۔ جب کٹوتی ہوتا ہے تو منستر کو موجود ہونا چاہیے۔ یہ آپ باور کرائیں ہاؤس کو کام سے موجود ہونا چاہئے۔۔۔ (داخلت) نہیں وہ تو محکمہ موجود نہیں ہے اس لئے تحریک کو نہاد دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 21 کو اصل میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 21 اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبه زر نمبر 22 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر معلمہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 67 کروڑ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے کہ مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ”صوبائی ڈیزی اسٹرینجنٹ اتحاری“ برداشت کرنے پڑے گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 22 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، جناب یونس عزیز زہری صاحب اور احمد نواز بلوج صاحب، ارکین میں سے کوئی ایک تخفیف زر کی نوٹس کی تحریک پڑھیں۔

میر احمد نواز بلوج: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 67 کروڑ روپے کے کل مطالبه زر بسلسلہ مدد صوبائی ڈیزی اسٹرینجنٹ اتحاری (PDMA) میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ جی اس پر وضاحت کریں۔

میر احمد نواز بلوج: جناب اسپیکر! شکریہ۔ اتنی بڑی رقم میرے خیال میں پی ڈی ایم اے کیلئے، اس سے پہلے بھی ہم نے دیکھا۔

جناب اسپیکر: اچھا! اختر لانگو نے اس پر نہیں کیا ہے اپنا۔ اختر لانگو نے اپنا لانگوگری کی ہے۔ قومیت دکھایا ہے۔ ویسے باقیوں کو گڑتے رہتے ہو۔ کدھری دوستی نبھاتے ہو کدھری قومیت نبھاتے ہو۔ جی احمد نواز صاحب۔

میر احمد نواز بلوج: جناب اسپیکر صاحب! ہم سمجھتے ہیں کہ یہ PDMA کیلئے زیادہ رقم ہے۔ اس رقم کو کسی اور مرد میں یا کوئی اور اسکوں، کالج، یونیورسٹی یا پانی کی مد میں ان کو استعمال کیا جائے۔ پی ڈی ایم اے تو ابھی سفید ہاتھی بن

چکا ہے۔ کیونکہ پی ڈی ایم اے صرف کوئی تک محدود ہے۔

جناب اسپیکر: کیوں کوئی میں ہے؟۔ پورا بلوچستان میں ہے۔ سنیا نزراً اور ان تک پہنچ گئے تھے۔ تربت میں پہنچ گئے تھے۔

میراحمد نواز بلوچ: اگر گوادر میں کوئی سیلا ب آجائے یا طوفان آجائے تو پی ڈی ایم اے وہاں کیا کریں گے۔ یا نصیر آباد جیسے علاقے میں سیلا ب جب آئے تو PDMA نے وہاں کیا کیا ہے؟۔

جناب اسپیکر: نہیں پہلے study کریں ناں کہ پی ڈی ایم اے کہاں کہاں ہے۔

میراحمد نواز بلوچ: ہم چاہتے ہیں کہ اگر پی ڈی ایم اے کیلئے یہاں اتنے رقم رکھ رہے ہو تو آپ اُس کیلئے وہاں بھی جگہ بناؤ، گوادر میں بھی بناؤ، بیله میں بھی بناؤ۔ ذریعہ میں بھی بناؤ تاکہ پورا صوبہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ ناں کہ صرف چند ضلعوں میں، ابھی میں کیا کھوں۔

جناب اسپیکر: لیکن پہلے پڑھا کریں کہ PDMA کا مقصد یہ ہے کہ جہاں پر ڈیز اسٹر آتا ہے وہاں پر پہنچ جاتا ہے۔ ضیاء صاحب! اس میں تخفیف کریں۔ دیکھو! ہمارا منشیر صاحب active ہے۔۔۔ (داخلت) نہیں آپ نہیں تھے آپ کا نام چلا گیا، پہلا آپ کا نام تھا۔ میں نے بلا یا تھا آپ نہیں تھے۔

میر یوس عزیز زہری: PDMA کی چیزیں پڑی ہوئی ہیں میرے پاس۔ یہ پڑے ہوئے ہیں۔ پھر بھی شکر ہے کہ کچھ نظر تو آ رہے ہیں۔ یہ پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے 1 ارب 67 کروڑ روپے اگر دینا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان دو چیزوں کیلئے 1 ارب 67 کروڑ۔ PDMA کی کارکردگی یہ ہے صرف۔ کیونکہ اس دفعہ نزدے ہوئے سال میں کوئی کارکردگی نہیں ہوئی ہے، جتنے پیسے، 1 ارب کے قریب قریب سننے میں آ رہے ہیں۔ اب بھی پیسے دے دیئے۔ ابھی 1 ارب 67 کروڑ روپے اور دے رہے ہیں، ہمیں سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کس مد میں دے رے ہیں اور کیوں دے رہے ہیں؟ تو مشکوک حالات ہیں، مجھے لقین ہے کہ یہ پیسے جام صاحب کسی اور مد میں لگائیں گے یا ہم غریبوں کو دے دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! PDMA آپ کو ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔ ہر ٹیبل پر نظر آ رہا ہے، پھر بھی آپ ان کے خلاف بات کرتے ہو؟۔ جی زیرے صاحب! ہاتھ پر بھی لگاتے ہو دیکھو ہم جو چیز عوام کو دے رہے ہیں وہی چیزیں اس ایوان میں سارے منشیر اور ایم پی ایزا استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب غلط چیز نہیں ہے۔ دیکھیں! اگر ہم عوام کو وہی چیز دے رہے ہیں ادھر دوسری چیز دیتے پھر بات تھی۔ لیکن پی ڈی ایم اے کو ہم appreciate کرتے ہیں کہ وہی چیز عوام کیلئے وہی چیز آپ معزز زار کیں کیلئے ہیں۔ جی۔

سید احسان شاہ: جناب اپنے! ابھی مطالبہ زرآدھے بھی نہیں ہوئے ہیں اور آپ ٹائم دیکھ لیجئے گا یہ اگر اس طرح سے ہم گپ شپ لگاتے رہے تو جناب اپنے! تو کیا ہم صرف پاس کرتے رہیں گے۔ نہیں تو کچھ ملنا نہیں ہے اسی لئے تو ہم گپ شپ میں تھے۔ آپ مہربانی کریں ذرا اینڈے پر آئیں۔ تاکہ مطالباتِ زرجلدی نمٹائے جائیں جناب۔

جناب اپنے! نہیں آواران کو بہت کچھ ملا ہے۔

جامع کمال خان عالیانی (قائد ایوان): جناب اپنے! اسکے صاحب! میں اگر کچھ عرض کروں۔ دیکھیں! یہ سال کا بہت اہمیت والا بحث ہے۔ پہنچنے، ہم تو ادھر بالکل ہنسی مذاق کر رہے ہیں لیکن اس ہال کے باہر بہت سارے لوگ اُن کی امواتیں ہو رہی ہیں۔ لوگ کورونا سے مر رہے ہیں، لوگ بہت مصیبت میں ہیں۔ ہم پہنچنے کس type کا ایک message convey کر رہے ہیں کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمیں میڈیا ya cover کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ یہاں سے ویڈیو یوز جاتی ہیں۔ اور پھر ہمیں بہت ہمیں کم از کم اپنا اینڈھنڈا ہم کر لیں۔ بعد میں پھر ایک بات light mode میں ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن light mode بھی ایک level پر ہوتا ہے۔ تھوڑا سا اگر ہم seriousness دکھائیں، ہم پورے سال کا اس صوبے کا بحث پیش کر رہے ہیں۔ اور ہم ابھی ادھر پیزا، پہنچنے شادیاں، پھر پالپیشن پھر یہ یہ چیزیں ہم discuss کر رہے ہیں میرے خیال سے نامناسب ہے۔ شاہ صاحب نے بالکل صحیح نشاندہی کرائی ہے۔ آج بلوجستان کے لوگوں کیلئے سب سے بڑی ضرورت ہے، وہ اس بحث کے حوالے سے ہے۔ وہ ہمارے comments اور ہمارے آپ کے suggestions کے حوالے سے آج بھی اگر ویڈیو یوز جائیں گی تو یقین طور پر جس حوالے سے ہم دنیا کو کیا دکھار ہے ہیں۔ کسی بھی اسمبلی کے اندر، ٹھیک ہے یا تو بحث کی بات ہوتی ہے یا اس کی اختلاف کی بات ہوتی ہے، اس طرح گپ شپ کا ماحول اور بالکل frank and ہم میں جو ہے ناں بہت عجیب سماحول ہے۔ تھوڑا ہمیں serious ہو جانا چاہیے۔ بالکل وہ زیادہ ماحول میرے خیال بہتر تھا جو کل بات ہو رہی تھی۔ بھلے نصر اللہ خان زیرے صاحب ہر چیز پر آدمی آدمی تقریر کریں، وہ زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ کم از کم ہم اس چیز پر بات کر رہے ہیں۔ ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ اس میں کمی کی جائے اس میں بہتری کی جائے لیکن اگر ہم جا کے ادھر ادھر کی چیزوں پر جائیں گے تو نامناسب ہے۔ میرے خیال میں تھوڑا سا ہاؤس بہتر رہے گی۔

جناب اپنے! جی شکر یہ جام صاحب۔ جام صاحب! بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ اپوزیشن مسلسل غیر حاضر ہے۔ تو اس میں کیا کریں؟۔ تحریک بھی پیش کرتے ہیں اور خود غائب بھی ہیں تو اس میں کم از کم

اپوزیشن کو تو کرنا چاہیے۔

ملک نصیر احمد شاہ وانی: جناب اسپیکر! اس میں ہمارے دوست بڑے کھل کر بات کر رہے ہیں۔ بالکل یہاں پر تجاویز دے رہے ہیں ان کی مثالیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اپوزیشن کم ہے۔ ہمارے ٹریئری پیپر زیادہ ہیں۔ یہ مطالباتِ زر اکثر وہاں سے منظور ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ ہم اپنی عوام کیلئے بہتر بجٹ لائیں۔ جہاں پر پیسوں کی اضافی اخراجات ہو رہے ہیں اُس کو نظرول کیا جائے۔ ایوان کے اندر کبھی کھار دوست بولتے ہیں۔ سردار صاحب بول لیتے ہیں۔ دوسرے دوست بول لیتے ہیں۔ کوئی بھی مذاق کی بات ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ تو پھر کوئی غلط اور بری بات نہیں ہے۔ ویسے تو سارے serious ہیں۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ۔ جی چیف منٹر صاحب! اصل میں یہ ہے کہ بہت بڑا چند ہے۔ اور اگر اس کو تھوڑا اس میں ماحول کو ساتھ لے کے نہیں چلیں گے، سارے تحکم جائیں گے اور سارے آگے پیچھے بھاگ جائیں گے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ friendly ماحول میں جس طرح چیزیں چل رہی ہیں۔ تو آپ کی بات بھی صحیح ہے کہ جس حالت سے گزر رہے ہیں اُس حالت میں یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن یہ ہے کہ بلوچستان کے لئے اچھا بجٹ گورنمنٹ کی طرف سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پیش ہو رہی ہے۔ تو اس میں ہم چاہتے ہیں کہ خوش اسلوبی سے چیزیں آگے بڑھیں۔ اس میں تھوڑا بہت نوک جھونک ہوتا رہتا ہے۔ آپ کی بھی بات صحیح ہے۔ لیکن ماحول کو ساتھ لے جانے کیلئے تھوڑا بہت اس میں کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ تحکم نہیں جائیں اور باہر نہیں جائیں۔ جیسے سردار کھیت ان صاحب دو گھنٹے باہر گئے اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بھی انہوں نے بل نہیں پاس کروایا۔ سردار صاحب ہمارے لئے محترم ہیں۔ اُس نے speech نہیں دیا ہے ناں تو میں اُس پر کہ کیوں speech نہیں دی۔ sorry جام صاحب۔ جی اچھا آپ بولنا چاہتے ہیں۔

جو اراکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 22 کی کٹوئی کے حق میں ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر! اس پر کچھ نہیں بول کے بس اس کو پاس کر دیں؟

جناب اسپیکر: جام صاحب نے بولانا کہ چیزیں صحیح ہیں۔ پاس ہونا ہے ویسے کیوں آپ۔ اچھا آپ بولنا چاہتے ہیں اس پر، اچھا بولیں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: اصل میں یہ ہے کہ دنیا میں ڈیز اسٹریٹ گنجمنٹ اتحار ٹیز بنائی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں بھی صوبائی لیوں پر پی ڈی ایم اے بنائی گئی ہے۔ اور مرکز کے لیوں پر NDMA بنائی گئی ہے۔ اور ان دونوں لکھماں پر کافی اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! even سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں اس کی کارکردگی کو

شدو مد کے ساتھ اس پر سوالات اٹھائے گئے۔ جب ہمارے NDMA کے چیئرمین صاحب نے سپریم کورٹ میں ایئٹمنٹ دی کہ ہم ایک مریض پر 25 لاکھ روپے خرچ کر رہے ہیں۔ تو آج وہی چچاں لاکھ روپے اس میں ہم سے مانگے جا رہے ہیں۔ اتنی بڑی رقم۔ توجہاب اسپیکر! یہ بڑا serious issue ہے۔ اس کوئی سمجھتا ہوں کہ اس کی تمام ترقیاتیات تمام items جو خریدے گئے ہیں، اگر سینا نہ رز ہیں، اگر گلوز ہیں اگر پی پی کش ہیں۔ یا نہیں؟۔ ڈاکٹر زتو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں PPA ہیں۔ یہ خریداری کی کوئی ہے۔ اب اس ڈیپارٹمنٹ کیلئے جس کی آپ نے دیکھا کہ ٹڈی دل آیا کیا ہوا؟۔ ہماری فصلیں تباہ ہو گئیں۔ ہمارے عوام ڈربر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، رورہے ہیں۔ وہ گزر گیا۔ ابھی کریں یانہ کریں، اب یہ چلا گیا۔ جو نقصان انہوں نے کرنا تھا وہ کر لیا۔ اب جو ہے نا دوبارہ۔ اور اب کرونا نے جو نقصانات کرنے تھے اب بھی جاری ہیں۔ تو یہ رقم جناب اسپیکر! ظلم ہے عوام کے ساتھ، غریب لوگ ہیں ہم۔ ہم لیکس دیتے ہیں۔ ابھی کل ہی وزیر اعظم صاحب نے 25 روپے آنا فاناً پیٹرول کی قیتوں میں اضافہ کر دیا۔ جو 25 روپے میں اضافہ دوں گا وہ میں اپنے غریب عوام اپنے خون پسینے سے 25 روپے اضافہ دے رہے ہیں۔ لیکس ہوتا ہے اور یہ لیکس سے بجٹ بتتا ہے، حکومتی بجٹ بتتی ہے۔ تو ہم اپنا پیسہ اس طرح ہم بھا کر دے دیں جو وہ چاہیں وہ ہم دے دیں؟۔ نہیں ہو سکتا ہے جناب اسپیکر!۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ زیرے صاحب آپ کی بات فلور پر آیا لیکن یہ ہے کہ PDMA ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔ تو اس میں بڑھنا چاہیے کہ نہیں ہونا چاہیے۔

جو اراکین اسی مطالبہ زر نمبر 22 میں کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہو سکی اس لئے تحریک نام منظور ہوا۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 22 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 22 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبہ زر نمبر 23 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 91 کروڑ 50 لاکھ 68 ہزار 6 سو 64 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ مذہبی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 23 پیش ہوا۔ اس میں بھی نصر اللہ صاحب کو اعتراض ہے۔ کہتے ہیں کہ

نماز پر گیا ہوں۔ مذہبی امور پر بھی وہ کر رہے ہیں۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 23 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب نے تحریک تحفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرک اپنی تحریک تحفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 91 کروڑ 50 لاکھ 68 ہزار 6 سو 46 روپے کے کل مطالباتِ زر بسلسلہ مد ”محلہ مذہبی امور“ میں بقدر ایک روپے تحفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تحفیف زر پیش ہوئی، جناب نصر اللہ زیرے صاحب اپنی تحریک تحفیف زر کی بابت وضاحت پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! کل بھی جب اس department کے لیے پیسے مانگے جا رہے تھے، یقیناً یہ محلہ مذہبی امور، زکوٰۃ، عشر سب ملا کر، کل بھی میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس department کے جو پیسے تھے جو زکوٰۃ کی مدد پڑے ہوئے ہیں۔ اس department کی کارکردگی یہ ہے اب تک زکوٰۃ کو نسل بھی نہیں بن سکی۔ دوسال سے آپ کے غرباء میں، جو یتیم، جولاوارث، جو بیوائیں تھیں جنکے علاج ہونا تھا ان کو پیسے ملنے تھے زکوٰۃ کی مدد میں۔ لیکن وہ پیسے نہیں مل سکے، آپ کے تمام district chairman صاحبان ہیں، جو ابھی تک ہیں نہیں۔ پتہ نہیں کیسا یہ محلہ ہے، fudge وہ محلہ ہے۔ اس کے نہ کچھ کرنے کی صلاحیت ہے نہ یہ کچھ کر سکتی ہے، اب اس کا کیا فائدہ کہ آپ نے پھر 91 کروڑ روپے رکھے ہیں اس department کے لیے۔ یہ ظلم ہے ہمارے عوام کے ساتھ۔ جب حکومت ایک department قائم کرتی ہے تو اس کی کارکردگی کو دیکھنا چاہئے کہ اس department کا اصل mandate کیا ہے۔ یہ اپنے mandate سے انحراف کر چکا ہے۔ وہ کسی اور طرف جا رہا ہے۔ غریب عوام سارا دن offices کے چکر لگاتے ہیں کہ ہماری زکوٰۃ کا کیا ہوا، زکوٰۃ کو نسل نہیں بن سکی ان سے۔ کتنے سال ہو چکے ہیں زکوٰۃ کو نسل نہیں بن سکی، یہ پیسے کہاں خرچ ہوگا؟۔ ہماری تحریک ہے کہ آپ اسی میں تحفیف کر دیں۔

جناب اسپیکر: جوار اکین اسمبلی کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں، وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک کو پانچ ووٹ ملے ہیں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی، اسی لیے تحریک کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 23 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی، سالانہ مطالبه زر نمبر 23 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبه زر نمبر 24 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 74 کروڑ 35 لاکھ 78 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بدلہ مذکور "خوارک" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 24 کی پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 24 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرک اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! میں نصر اللہ خان زیرے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہا ایک رقم جو 74 کروڑ 35 لاکھ 78 ہزار روپے کے گل مطالبات بدلہ مذکور "خوارک" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی جناب نصر اللہ زیرے صاحب اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اب دوبارہ اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ سردار صاحب منستر ہیں وہ ہمیں بتائیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں صرف تنخوا ہیں ہیں۔ ٹھیک ہے اس کو بس، میری تجویز ہے کہ اس میں تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جوارا کیم اسٹبلی سالانہ مطالبہ زر نمبر 24 کی کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی، اسی لیے تحریک کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 24 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی، سالانہ مطالبہ زر نمبر 24 کو اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 25 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 7 کروڑ 19 لاکھ 65 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بدلہ مذکور "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 25 کی پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 25 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب یوسف عزیز زہری صاحب، نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرکین میں سے کوئی ایک محرک اپنی تحریک تخفیف زر پیش کرے۔

میر یوسف عزیز زہری: جناب اسپیکر! میر یوسف عزیز زہری ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 7 کروڑ 19 لاکھ 65 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”زراعت“، میں بغدر ایک روپیہ تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب یوسف عزیز زہری کوئی ایک تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت پیش کریں۔

میر یوسف عزیز زہری: جناب اسپیکر! یہ ایک بھاری رقم زراعت کی شعبجی میں کوئی 11 ارب روپے۔ پچھلا جو ہمارا سال گزرا، زراعت کی کارکردگی ہمارے حقوق میں صفر ہی۔ کوئی خاص پیشرفت، ایک سفید ہاتھی زراعت بن چکا ہے۔ جس کے لیے 11 ارب روپے ہم دے رہے ہیں اس میں ایک ہمارے پاس MMD جو زراعت کا ایک شعبہ ہے، اسکا بھی کوئی حال و حال نہیں، اسکو بھی ختم کر کے اس کو بھی private کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ زراعت نے پچھلے ادوار میں، جو گزرا ہوا سال تھا اس میں زراعت اپنی کوئی ایک کارکردگی دکھائے کہ زراعت کی طرف سے ٹھیڈی ڈل کے لیے کوئی بڑا قدم اٹھایا، یا زراعت میں کوئی research کے بارے میں کسی فصل کے بارے میں، یہ کسی زمیندار کو انہوں نے research center لے گئے کوئی کچھ نہیں ہوا ہے۔ تو اس کے لیے میرے خیال میں یہ اس طرح ہم پیسوں کو ضائع نہیں کریں کہ جس طرح پچھلا سال گزرا گیا۔ یہ دو سال گزر گئے، بالکل صفر ہا، تو آگے کے لیے بھی میرے خیال میں ان کی کارکردگی صفر ہے گی۔ میر امطالبہ یہ ہے کہ یہ 11 ارب روپے زراعت میں اس طرح خرچ نہیں کیا جائے۔ یہ بھلے زمینداروں کو آپ دے دیں کسی اور طریقے سے دے دیں، لوگوں کی مدد کر لیں، کوئی research center اچھا سا ہوا رکوئی fruit کا اگر بلوچستان کو لیا جائے، یہاں سے بہت سارے fruit نکلتے ہیں، تمام سال 12 میں fruit یہاں سے نکلتے ہیں، آج تک میرے خیال میں زراعت نے کسی کو متعارف نہیں کیا، عالمی منڈی میں نہیں گئے یا کسی research center میں نہیں گیا، اسی لیے تو لوگ ایران سے سیب منگوارہ ہے ہیں۔ لوگ ایران سے دوسری چیزیں منگوارہ ہے ہیں۔ ہمارا یہاں پر کوئی research یا تعارف کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک ٹرکٹر scheme یا ٹرکٹر center کے لیے پیسے رکھے۔ وہ بھی زراعت کے، یعنی منشی صاحب بخٹھے ہوئے ہیں sorry معاف کرنا پھر آئیں گے ملیں گے۔

جناب اسپیکر: شکر ہے میں رہے ہیں زراعت پر گیارہ ارب روپے ہیں۔

میر یوسف عزیز زہری: ڈر بھی لگتا ہے، بات بھی کرتے ہیں، لیکن ہم اپنی یہ ذمہ داری پوری کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ لوگ تیاری کر کے نہیں آتے ہو۔ exact point نہیں دیتے ہیں کہ کس جگہ کٹوئی

کرنی ہے کس جگہ پر نہیں کرنی ہے۔

میر یوسف عزیز زہری: میں حقیقت کو کہوں گا کہ یہ زراعت نے، زمرک خان خود بیٹھے ہوئے ہیں، دوسرے دوست ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ زراعت کا یہ دو سال میں ہمارے بلوچستان میں ایک پیسے کا بھی کام نہیں ہوا ہے، ایک پیسے کا فائدہ کسی زمیندار کو نہیں ہوا ہے۔ تو میرے خیال میں یہ 11 ارب روپے اگر ہم کسی اور مدد میں رکھ لیں تو بہتر ہے۔ اگر واقعی زراعت کے ساتھ ہمارا دل لگی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ زراعت کو آگے لے جائیں تو یہ سفید ہاتھی MMD انکو ختم کر کے کوئی اچھا ساطر یقہ کار بنا دیں، کوئی بیٹھیں اُس پر بات ہو جائے۔ زراعت center بن جائے۔ کوئی ٹیکنیکل بندے آجائیں۔ دو سال میں ہم نے تو زراعت کے لیے کچھ نہیں دیکھا ہے۔ تو میرا گزارش یہی ہے کہ، زمرک بھائی سے بھی گزارش ہے کہ مہربانی کر کے ان پیسوں سے withdraw کر لیں، بلوچستان کے لوگوں کو ہم فائدہ دے دیں، بلوچستان کے یہ 11 ارب روپے ہم اس طرح پانی میں نہیں بہادیں شکریہ۔

جناب اسپیکر: اچکزئی ہے ایسے تھوڑے ہی آپ کو چھوڑے گا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر محکمہ زراعت و آب پریزوں): میں آپ کو بتا دوں، ہمارے یہاں پر جو بحث پیش ہو رہا ہے اُس پر آپ لوگوں نے ہر ایک پر دو، دو، تین، تین cut motion گایا ہوا ہے۔ اگر ہم آپ کو اتنا سُن سکتے ہیں تو آپ بھی ہمیں تھوڑا دو منٹ سُن لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ میں آپ کو ایک چیز بتا دوں کہ ایک تو یہ جو بحث ہے 11 ارب روپے، یہ ہے non-development، اس میں کم از کم 15 سے 20 ہزار جو کام کرنے والے ملازمین ہیں، انکی تینوا ہیں ہیں اس میں، گاڑیاں، سارا جو non-development ہے وہ اس میں شامل ہیں۔ اس میں گاڑیاں جو ہم ابھی لے رہے ہیں government کی طرف سے، department سے ہمیں 40 گاڑیاں، موڑ سائکلیں ملی ہیں۔ یہ سارے اس میں شامل ہیں۔ آپ کو اگر میں بتا دوں کہ زراعت 92ء سے لے کر جو چھلے پانچ سال بھی اس میں گزرے تھے تو اس کا آپ دیکھ لیں کیا ان کو ترقی دی گئی تھی؟۔ پورے اس department کے لیے کوئی کام نہیں کیا گیا۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی اس government میں خود بھی اُس علاقے سے میں تعلق رکھتا ہوں جہاں پر ہمارے زمیندار بھائی ہیں۔ حاجی نصیر صاحب اس کے گواہ ہوں گے کہ تین، چار meetings ہم نے کیے ہیں۔ زمینداروں کو ہم نے بلا یا ہے کہ آئیں ہمیں وہ تجوادیز دیں کہ ہم اس اپنے بلوچستان کو زمینداری میں اوپر لاسکیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ آپ ایک محکمے کو ختم کر دیں۔ آپ نے جتنے بھی cut motion گائے ہیں کسی department کو آپ نے نہیں چھوڑا ہے۔ اگر ہم آپ کے کہنے پر چھوڑ دیں تو آپ پورے بلوچستان کو ختم کر دیں۔ آپ کا جو یہ

آر ہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ٹھیک رکھا ہے؟۔۔۔ (مداخلت) دو منٹ مجھے سُن لیں۔ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ پانچ سال ہم یہاں اپوزیشن میں رہے ہیں، یہ نصر اللہ بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے پوچھیں، ہم نے کتنے cut motion بھائی ہیں۔ پانچ سال ہم یہاں اپوزیشن میں رہے ہیں، یہ نصر اللہ بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے پوچھیں، ہم نے کتنے cut motion کام مقصود یہی ہوتا ہے، اس کی افادیت اُس وقت ہوتی ہے کہ آپ کم از کم 50 محکموں میں کوئی 20 کو target کریں۔ آپ لوگوں بھی کوئی شبابش دے کہ بھائی آپ نے اس بلوجستان میں کوئی department تو چھوڑا ہے، آپ تو سب پر کھڑے ہوتے ہیں کہ اس کو ختم کرو، وزیر اعلیٰ ہاؤس کو ختم کرو، گورنر ہاؤس کو ختم کرو، home department کو ختم کرو، agriculture کو ختم کرو، کسی کو چھوڑا ہے، مذہبی امور کو ختم کرو۔ کسی department کو انہوں نے نہیں کہا کہ یہ ٹھیک ہے۔ مزدوری کو ختم کرو، ججوں کو ختم کر، پولیس کو ختم کرلو، یویز کو ختم کرلو، کسی چیز کو نہیں چھوڑا ہے۔ دیکھیں ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر! بجٹ میں ہمارے جو 93 ہم نے pass کرنے ہیں، آپ نے ہر ایک میں پانچ پانچ مذاق ہے۔ ابھی 93 کو 5 سے ضرب دے دیں کتنا time لگتا ہے۔۔۔ (مداخلت، شور)

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! زمرک میرے بھائی ہیں دوست ہیں لیکن ہم مذاق نہیں کر رہے ہیں یہ اسمبلی کی بنسن ہے جناب۔ اسمبلی کی بنسن کو مذاق نہیں کریں یہ آپ کی مہربانی ہوگی۔

وزیر مکملہ زراعت و آپریٹوں: آخر میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے agriculture میں ٹنڈی ڈل کے لیے ہم نے کام کیا۔ یہاں تک کہ کورونا کے دوران گورنمنٹ کی ہدایت پر جام صاحب کی ہدایت پر کینٹ کی ہدایت پر ہم نے قلات سے لیکر کے ژوب تک، لورالائی تک دورے کیئے۔ وہاں پر ہمارے مکملہ نے اتنی محنت کی اس کو سنٹرول کرنے کے لئے، کوئی دن رات میں آپ کو حقیقت کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: زمرک خان! آپ نے پورا پلندہ لکھ کر کے دے دیا ہے۔

وزیر مکملہ زراعت و آپریٹوں: دیکھو اسپیکر صاحب! ہم نے plants دیئے ہیں ہم نے tunnel farming اسکیں دیئے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ تھا نہیں نیشنل پروگرام ابھی آیا ہے۔ کورٹ کی ہدایت کے مطابق انفرادی اسکیما نہیں کر سکتے ہو اجتماعی کر سکتے ہو۔ ہم نے یہاں تک زیتون کے پودے لائے۔ دیکھیں! جو چیز ہم سے ہو سکے ہم نے اُس میں کیئے ہیں۔ اور آپ ہمارے ساتھ مل کے دیکھو آپ بھی زمیندار ہو ہم بھی زمیندار ہیں۔ ہم نے new technology کے تحت، بالکل ہم چاٹانا گئے تھے ہم نے اٹلی کا پروگرام بنایا ہم نے آسٹریلیا کا پروگرام بنایا لیکن کورونا آیا۔ اللہ اس وباء سے نجات دے۔ آپ کی تعاون سے اور آپ ہمارے ساتھ ہو نگے ہم جائیں گے۔ آپ آ کے زراعت کو، لا یوسٹاک کو، ماہی گیری کو جو ہماری معیشت کو مضبوط کریں گے

اپنے صاحب اُس میں آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے اس کو اپنالانے کی کوشش کریں گے۔

جناب اپنے صاحب: جی شکر یہ زمرک خان صاحب۔ میں زمرک خان صاحب کے حق میں ہوں لیکن کون کو نسامد ہے جہاں پر کٹوتی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں پورے Department میں۔ جوارا کین اسمبلی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔۔۔ (مداخلت)۔ وہ کیا ہے وضاحت کیا تھا یہ دوبارہ ہو جائیگا۔ جو کٹوتی کے حق میں ہے وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ جی یونس صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: اگر کسی کو برا لگ رہا ہے وہ منстроں میں بتادیں ہم وہ cut motion کو لائیں گے بھی نہیں۔ اگر کسی کو وہ ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں cut motion ہمارا حق ہے۔

جناب اپنے صاحب: نہیں نہیں سب welcome کر رہے ہیں۔

میر یونس عزیز زہری: باقی زراعت کیلئے جو میں نے الفاظ استعمال کیتے۔

جناب اپنے صاحب: وہ ہو گیا ہے۔ یہ Question Hour تو نہیں ہے۔ زمرک خان مفترم ہیں کہ اُس نے بول دیا ہے باقی منstroں کو اجازت نہیں ہے بولنے کی۔ آیا کٹوتی کے حق میں جو ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

میر یونس عزیز زہری: زمرک خان ہمارے بھائی ہیں یہ پیسے واپس کر دیں بیٹھ کر کچھ کر لیں گے ہمارا بھائی ہے زراعت کو تحریک کرنے کی وہ کر لیں گے۔

جناب اپنے صاحب: تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہو سکی۔

میر یونس عزیز زہری: میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب اپنے صاحب: اس لئے تحریک نامنظور ہوا۔ کیا؟۔ سالانہ مطالبه زر نمبر۔ زمرک کا کونسا ہے؟۔ 27 ہے؟ نہیں 25 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک اصل حالت میں منظور ہوئی۔
وزیر خزانہ! مطالبة زر نمبر 26 کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: آپ کا صرف ایک منٹ چاہیے sir کیونکہ یہ ہاؤں اس ایوان۔۔۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اپنے صاحب! ہمیں رات کے بارہ بجے تک اس کو complete کرنا۔ جس طرح ہم چل رہے ہیں مجھے لگتا ہے۔

جناب اپنے صاحب: ہو جائیگا۔ ابھی سب تھک جائیں گے۔

وزیر مکملہ خزانہ: اس میں ہمیں قانونی رائے دے دیں کہ رات کے 12 بجے کے بعد کیا ہوگا؟۔ جناب اپنے صاحب!

انتہے دن ہم بحث کر رہے تھے۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ دے دیں ایک منٹ میں آپ نے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: sir کیونکہ یہ مجھے پتہ ہے کہ بجٹ میں صبح سے ہمیں لوگوں نے، ہم نے کوشش کی کہ شاید یہ ختم ہو گئے تو اس کے بعد پیش کروں گا۔

جناب اسپیکر: یہ کیا ہے؟

جناب شاء اللہ بلوچ: آج کے اخبارات آپ دیکھ رہے ہیں sir پیغمبر و میم کی قیتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔

جناب اسپیکر: اس کو آپ فی الحال چھوڑ دیں۔ یہ ہمارا اسیں نہیں ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: بلوچستان اسمبلی سے۔

جناب اسپیکر: اس کو بعد میں آپ کو Zero Hour میں دیں گے ہمارے پاس time نہیں ہے۔ یہ لمبی debate ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: Zero Hour کی بات نہیں مختصر۔ ہم نے دس اراکین نے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ بہت ہی مختصر قرارداد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ متفقہ طور پر منظور کریں۔ بلوچستان کورونا کے باعث غربت کے انہاد رجہ کو پہنچ گیا ہے۔

جناب اسپیکر: اجلاس کا، آپ بہت senior ہیں آپ کو پتہ ہے اجلاس کے دوران کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: مجھے پتہ ہے sir لیکن یہ اگر یہ matter رات کو نہیں آتا ہم یہ matter پیش نہیں کرتے۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر!

وزیر ملک خزانہ: جناب اسپیکر! یہ اسمبلی کا time ضائع کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ سالانہ مطالبہ زرنمبر 26 کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! اگر آپ اس کو۔

جناب اسپیکر: نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے rules کا۔

جناب شاء اللہ بلوچ: اجلاس کے بعد لے لیں گے؟

جناب اسپیکر: ہاں اجلاس کے بعد۔

جناب شناع اللہ بلوچ: ٹھیک ہے thank you

جناب اسپیکر: کیونکہ آپ کو سارے rules پڑھ ہیں آپ نے خود آئین بنایا ہے آپ کو سارے چیزیں پڑھتے ہے۔
وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 32 لاکھ 70 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "Land, Revenue" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 26 پیش ہوا۔ اس میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب احمد نواز صاحب نے تحریک تخفیفِ زر کے نو تسلیم دیئے ہیں۔ کوئی ایک محرک تحریک پڑھ کر سُنائے دوسرا بحث کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 32 لاکھ 70 ہزار روپے کے کل مطالبات زر ہیں، محصولات اراضی میں بقدر 1 روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: بہبود آبادی منسٹر کس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جام صاحب؟ یہ ہماری بات نہیں مانتا، دادا کا، میرا class fellow ہے، میں کیا کروں۔ سیدھا بیٹھیں باتی لوگوں کے لئے، اب کھوسہ صاحب کو دیکھیں اُس سے تو زیادہ لبھنے ہیں ہیں، وہ وزن کے حساب سے بھی دیکھیں، وہ کیسے سیدھا بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن آپ سور ہے تھے۔ ابھی اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ اذان مغرب)

بھی غصے سے ہم لوگوں کو دیکھتا ہے ہم کیا کریں۔ اس کے بعد نماز کا وقفہ ہو گا۔ جی۔ ایک پڑھے ایک بولے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: یہ جو رقم ہے جناب اسپیکر! میرے خیال میں محصولات اراضی، سلیم کھوسہ صاحب! آپ کے department کا ہے، یہ رقم مجھے سمجھنے ہیں ہے آپ کے پاس تو کافی پیسہ ہے، خود تخصیلوں میں کتنا پیسوں کا ہیر پھیر ہوتا ہے۔ اور اس کے باوجود آپ اتنا پیسہ کیوں مانگ رہے ہیں ذرا آپ وضاحت کریں؟

جناب اسپیکر: مجھے مخاطب کریں۔ کیوں آپ کو اتنے منسٹروں میں یہ نظر آیا direct آپ hit کریں؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! really پڑواری نظام تحریک کا نظام ہے، اُس میں جو پیسوں کا ہیر پھیر ہوتا ہے منسٹر صاحب بتائیں ہمیں کہ اُس کے باوجود یہ رقم کی کیا ضرورت ہے؟۔ وہاں پر موجود ہے خواہ خواہ کیوں خزانہ بوجھ بان رہے ہوں۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔

جناب نصراللہ خان زیریے: منظر صاحب بتائیں کچھ۔

جناب اسپیکر: آیا جوارا کین اسمبلی سالانہ مطالیبہ زرنبر 26 کے کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہو سکی اس لئے تحریک نامنظور ہوئی۔

آیا مطالیبہ زرنبر 26 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالیبہ زرنبر 26 اصل حالت میں منظور ہوئی۔ بقیہ 20 منٹ نماز کے وقوع کے بعد اس ہاؤس میں دوبارہ ملیں گے جام صاحب کی قیادت میں۔

(اس مرحلہ میں نماز مغرب کے لئے وقفہ ہوا)

(اجلاس دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر 08:00جگر 35 منٹ پر شروع ہوا)

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ! مطالیبہ زرنبر 27 کی بابت تحریک پیش کریں۔ qourum پورا ہے ہم کو نظر آ رہا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 69 کروڑ 20 لاکھ 76 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ”اموال حیوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالیبہ زرنبر 27 پیش ہوا۔ سالانہ مطالیبہ زرنبر 27 میں جناب نصراللہ زیریے صاحب،

جناب اختر لانگو صاحب ارائیں اسمبلی میں سے، جو کوئی موجود نہیں ہے اس لئے تحریک کو نمائادیا جاتا ہے۔

آیا تحریک کو اصل شکل میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہو گی۔ وزیر خزانہ مطالیبہ زرنبر 28 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 7 کروڑ 50 لاکھ 81 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ”جنگلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالیبہ زرنبر 28 پیش ہوا۔ سالانہ مطالیبہ زرنبر 28 کا محرك موجود نہیں ہے تو اس کو نمائادیا جاتا ہے۔

آیا مطالیبہ زرنبر 28 اصل شکل میں منظور کیا جائے؟ تحریک اصل شکل میں منظور ہوئی۔

وزیر خزانہ مطالیبہ زرنبر 29 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 23 کروڑ 25 لاکھ 31 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 29 پیش ہوا۔ محرك موجود نہیں۔

آیا اصل شکل میں منظور کیا جائے؟ تحریک اصل شکل میں منظور ہوئی۔

وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 30 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ 70 لاکھ 44 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد Cooperative ”برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 30 پیش ہوا۔ تخفیف کی تحریک کا محرك موجود نہیں ہے۔ نمٹا دیا جاتا ہے۔

آیا مطالبہ زر نمبر 30 اصل شکل میں منظور کیا جائے؟ تحریک اصل شکل میں منظور ہوئی۔

وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 72 کروڑ 38 لاکھ 67 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد آپاشی ”برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش ہوا۔ محرك بھی آگیا۔۔۔ (مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ اچھی روایت نہیں ہے آپ نے وقفہ کیا۔

جناب اسپیکر: 20 منٹ کا وقفہ کیا 30 منٹ میں آپ نہیں آ رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت) سالانہ مطالبہ زر نمبر 31 میں جناب نصراللہ خان زیریے صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرك اپنی تحریک پیش کریں۔ زیادہ باتیں نہیں ہے۔ 31۔ دیکھو! 20 منٹ کا وقفہ تھا آپ نہیں آئے ہیں اُس time سے شروع ہے۔ 31 پر آ جائیں۔ جام صاحب نے کہا انکو icecream کھلاو۔

جناب نصراللہ خان زیریے: ابھی کون سا والا ہے؟۔ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: 31 پیش کریں۔ آپ 10 منٹ بعد آ جاتے ہم تقریباً 90 پر پہنچ جاتے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: Thank you جناب اسپیکر! صاحب آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب اسپیکر: مجبوری ہے آپ محرك ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: thank you. میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 3 ارب 72 کروڑ 38

لاکھ 67 ہزار روپے کے گل مطالبات بسلسلہ "آپاشی" میں بقدر 1 روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ بڑا ہم محکمہ ہے آپاشی۔ اور یہ اس سال کے بجٹ میں کتنے ڈیموں کا اس لحاظ سے جو construction کا کام ہے جو development کا کام ہوتا ہے یہ رقم اُس پر بہت ہی کم رقم لگتی ہے۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں اس میں سب آتا ہے۔ نہیں نہیں، آتا ہے۔ جناب اسپیکر! اب یہ رقم 3 ارب روپے ہے۔ یہ رقم اس department کے اتنے ملازمین بھی تو نہیں ہے یا ہیں؟۔ کتنے اس کے پاس مشینزی موجود ہے؟

جناب اسپیکر: بہت بڑا department ہے بلوچستان کا۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: یہ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس department کی کیا کارکردگی ہے اُس کیلئے اتنی خطیر رقم رکھنا میرے خیال سے یہ پیسوں کا ضیاع ہے۔ پیسے حکومت ضائع کر رہی ہے اور اس پر ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیوں کر یہ اتنی رقم ہم جو ہے رکھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رقم کو کم کیا جائے اور اس میں تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: جوا رکین سالانہ مطالبه زر نمبر 31 کی کٹوتی کے حق میں ہیں، وہ irrigation سے کوئی اسکیم نہیں مانگے۔ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ 2 ووٹ ملے۔ سردار کھیت ان کو welcome کرتے ہیں۔ تخفیف زر کی تحریک کو اکثریت حاصل نہ ہو سکی اس لئے تحریک نامنظور ہوا۔

آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 31 کو اصل حالت میں منظور کیا ہے؟ منظور ہو گیا۔ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 31 اصل حالت میں منظور ہوا۔ گورنمنٹ کو کوئی فرق نہیں پڑا؟۔ منسٹر ادھر نہیں ہے۔ وزیر خزانہ سالانہ مطالبه زر نمبر 32 کی بابت تحریک پیش کرے۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 99 کروڑ 56 لاکھ 80 ہزار ایک سو 70 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے کی جائے جو ماںی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدلوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 32 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 32 میں جناب نصر اللہ زیریے صاحب رُکن اسمبلی نے نوٹس دیا ہے لہذا محکم اپنی تخفیف زر پیش کرے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 99 کروڑ 56 لاکھ 80 ہزار ایک سو 70 روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی“، میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! اب لوکل گورنمنٹ کی ویسے بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے لیکن دوسال اس حکومت کے ہو گئے۔ لوکل گورنمنٹ کے جتنے ادارے ہیں وہ غیر فعال ہیں۔ administrator: ہٹھائے ہوئے ہیں تمام جتنی بھی local bodies government کام نہیں ہو رہا ہے۔ نہ کوئی کونسلر ہے، نہ کوئی چیئرمین ہے، نہ کوئی میسر صاحب ہے۔ اور نہ کوئی اور ہے کہ وہ کام کریں۔ اب یہ جب development کا کام نہیں ہو رہا ہے۔ یہ جو سب کچھ رکھا ہوا ہے۔ اس اضافہ ہے حکومت کی اپنی غلطی کی وجہ سے وہ کورٹ گئے ہیں۔ انہوں نے کورٹ میں stay ڈیکھ لیا، ایکشن کمیشن کے جب حلقة بن رہے تھے ایک سال، ڈیڑھ سال پہلے ابھی تک وہ stay قائم ہے آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر۔ ایکشن کمیشن نے کہا کہ ہم حلقة بندیاں کریں گے۔ انہوں نے کام شروع کیا، حکومت نے جا کر کے case کیا، ہو گیا سب کچھ وہاں پر stop ہے۔ عوام کو اُس کے دلیل پر انصاف نہیں مل رہا ہے۔ development کے کام نہیں ہو رہے ہیں۔ ایک جانب وہ ہے دوسری جانب یہ 12 ارب 99 کروڑ اس کا مطلب ہے کہ 13 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ 13 ارب روپے کہاں خرچ ہوں گے، کہاں جائیں گے یہ 13 ارب روپے؟۔ تجوہیں بھی تو اتنی نہیں ہو گی جناب اسپیکر! اس department کی تجوہیں تو کم ہو گی جب اُس کا non development ہے۔ جب development ہے تو انہیں ہو رہی ہے پھر کس مرض کے لیے یہ پیسے رکھے گئے ہیں؟ تو please جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لیکن ہم پوچھ لیتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جی جی منسٹر صاحب تو ان کے بڑے شریف آدمی ہیں۔

جناب اسپیکر: پھر آپ کہتے ہیں کیسے منسٹر شریف ہے پھر آپ department کے تخفیف بھی کر رہے ہیں۔ یہ قول فعل میں تصادم ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: دیکھو! اگر حکومت یہ بدلیاتی ایکشن چھوڑ جاتے، حلقة بندیاں۔۔۔ (مدخلت)۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر محکم کی بات ریکارڈ پر آگئی ہے آپ ووٹنگ کرادیں اس پر۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اتنی جلدی آپ کو کیا ہے ابھی تو پوری رات باقی ہے۔
جناب اسپیکر: آپ نے کہا کہ منسٹر صحیح ہے۔ جوارا کین سالانہ مطالبات زر نمبر 32 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! اتنی جلدی تو آپ رائے مत لیں ایسا مamt کریں۔
جناب اسپیکر: آپ نے ختم کر دیا تھا نا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں میں نے ختم نہیں کیا تھا ابھی اور دوست بھی بولیں گے۔ وہ اصغر ترین صاحب ہیں وہ بولیں گے۔ باقی ملک نصیر صاحب ہیں۔ ٹائیس بولیں گے اس میں اُس کو آپ موقع دے دیں۔

جناب اسپیکر: کیوں بولیں گے بھائی وہ محرك نہیں ہیں اس میں۔ ایسے نہیں ہوتا ہے۔ کون کٹوتی کے حق میں ہے؟ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کا حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبات زر نمبر 32 کو اصل حالت میں منظور کریں؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبات زر نمبر 32 کو اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبات زر نمبر 33 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملک خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 76 کروڑ 26 لاکھ 57 ہزار 7 سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 03 جون 2021ء کے دوران بسلسلہ مدد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبات زر نمبر 33 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبات زر نمبر 33 میں جناب نصراللہ زیرے رکن صوبائی اسمبلی نے تخفیف کا نوٹس دیا ہے۔ محرك اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 76 کروڑ 26 لاکھ 57 ہزار 7 سوروپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد "صنعت" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی اس کی وضاحت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: صنعت جناب اسپیکر یہ 1 ارب 76 کروڑ روپے industry کے لیے رکھا گیا ہے۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ industry کہاں ہے ہمارے صوبے کی۔ کتنے ہمارے مل ہیں؟۔ کس کس چیز کی ہماری فیکٹریاں ہیں۔ کہاں پر ہیں؟۔ اب تو جو تھا وہ تو ختم ہو گیا۔ اور صرف حب میں ہے، حب میں جو ہے ناں وہ تو باہر والے لوگوں کی ہیں۔ ہماری اپنی تو کوئی industry نہیں ہے۔ اور جب نہیں ہے تو یہ رقم نان ڈولپمنٹ میں رکھنا یہ رقم اتنا زیادہ ہے اُس کے ملازم میں بھی تو اتنے نہیں ہونگے۔ اُس کے باوجود اتنے اخراجات کرنا۔ جب ملازم میں نہیں ہے تو وہاں پر vehicle نہیں ہونگے۔ جب ملازم میں نہیں ہے تو وہاں پر stationery کم پڑے گی۔ جب ملازم میں نہیں ہیں وہاں پر تو پھر یہ اتنے رقم کی کیا ضرورت ہے فائل منشہ صاحب زرا اس کی وضاحت تو کریں آپ؟۔ اس کا منشہ کون ہے صنعت کا؟۔ جناب طور اتمانخیل صاحب اگر وضاحت کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر صاحب! محرك کی بات ریکارڈ میں آگئی اب اس پر ووٹنگ کی جائے۔ **جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں نہیں میں ریکارڈ کی بات نہیں کر رہا۔ جناب منشہ صاحب طور اتمانخیل صاحب ہمارے دوست ہیں ہماری senior ہیں وہ اگر کچھ فرمائیں۔
جناب اسپیکر: نہیں وہ نہیں فرمائے گا۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر! یہ گپ شپ کر رہے ہیں آپ voting کریں ان کی بات ریکارڈ پر آگئی ہے اگر ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تو finance department سے کتاب لے کر پڑھ لیں۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب! آپ نے complete کر لیا اب گورنمنٹ سے پوچھیں۔ آپ نے complete کیا بیٹھ جائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں یہ بڑا ظلم ہو گا۔ جناب اسپیکر ہر بات کا جواب finance minister دیں گے۔ آخروہ بھی minister ہے۔

جناب اسپیکر: finance minister book نے book دی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: صنعت کی وزیری ہی cabinet کا member ہے، اس کی اپنی department ہے وہ ہمیں تو کم سے کم کچھ بتا دیں کہ 1 ارب equal

76 کروڑ روپے کہاں جائیں گے۔

وزیر ملکہ خزانہ: جناب اسپیکر آپ سے پھر گزارش ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس پر voting کرادیں۔ بات ریکارڈ پر آگئی ہے۔

جناب اسپیکر: ایک وہ جاتو ہوتا ہے وہ کسی گھر کو بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ لانگو سے سیکھیں PDMA کی اُس نے نہیں لایا۔ آپ اپنے پٹھانوں کی بھی departments کو نہیں چھوڑتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں نہیں وہ ہمارے دوست ہیں۔ میں تو اُس کو کوئی personal تو نہیں وہ کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آیا جوارا کین اسمبلی سالانہ مطالبہ زرنمبر 33 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں نہیں دیکھیں وہ ہمارے دوست ہیں۔

جناب اسپیکر: انہوں نے آپ کو book دے دیا آپ پڑھیں ناں اس کو لمبا نہیں کریں۔ تحریک تخفیف زرکواکشیت کی حمایت حاصل نہیں ہے لہذا تحریک تخفیف زرکونا منظور کیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زرنمبر 33 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زرنمبر 33 اصل حالت میں منظور ہوا۔

سید احسان شاہ: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: بھی۔

سید احسان شاہ: بجٹ کے دوران کسی minister کو وضاحت کرنے کی آپ rule میں بھی دیکھ لیجئے۔ ہم نے یہاں پر الحمد للہ کوئی بیسواس سال ہے ہر منٹر اٹھ کے جواب نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر: زمرک خان نے جواب دے دیا تھا۔

سید احسان شاہ: یہاں ذمہ داری finance minister کی ہے۔ اب وہ دوست مطالبہ کرتے ہیں اور جناب والا یہ جتنا پوچھ رہے ہیں کہ اس میں کیا ہے۔ مطالبہ نمبر 60 کے بعد ترقیاتی بجٹ شروع ہوتا ہے۔ یہ 60 نمبر تک تو غیر ترقیاتی ہیں۔ اس میں زیریے صاحب پوچھ رہے ہیں یہ ترقیاتی بجٹ ہے ہی نہیں۔ تو مہربانی کر کے جس کی ذمہ داری ہے اُس کو بات کرنے

دیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: بالکل لیکن ان کو بھی بتہے ہے لیکن جان بوجھ کر کہتے ہیں۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 34 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 42 لاکھ 54 ہزار 5 سو روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دورانِ بسلسلہ مد ”اسٹیشنری و طباعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 34 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 34 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، رُکن اسمبلی نے تخفیف کا نوٹس دیا ہے۔ محکمہ تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 42 لاکھ 54 ہزار 5 سو روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”اسٹیشنری و طباعت“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی اس کی وضاحت میں آپ کچھ بولنا چاہیں گے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایسا ہوتا ہے کہ ہر department کا جب وہ اسٹیشنری چھاپتی ہے۔ باقی انکو register کی ضرورت ہوتی ہے اُسکی دیگر جو ہے۔ ہر department الگ الگ طور پر کرتے ہیں۔ وہ الگ پیسے لے جاتے ہیں۔ یہ جو ہے ناں اس کے لیے الگ طور پر رکھے گئے۔ یہ کہاں رکھے گئے ہیں۔ سیکریٹریٹ میں ہے، ڈائریکٹریٹ میں ہے کہاں پر ہے یہ اسٹیشنری کی مدد میں؟

وزیر مکملہ خزانہ: book کا مطالعہ کریں۔

جناب اسپیکر: book کا مطالعہ کریں آپ کو اتنے book دیے ہیں پڑھنے کے لیے گورنمنٹ نے اتنا خرچ کیا ہے آپ کے اوپر۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں نہیں جناب اسپیکر یہ رقم الگ طور پر کیوں رکھی گئی ہے۔ ورنہ ہر department کا اپنا اپنا ہوتا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر اگر محکمہ کے پاس دلائل نہیں ہیں تو اسمبلی کا وقت ضائع نہ

کریں۔ اور یہاں پر بچوں کی طرح بیٹھ کر سوالات نہ کریں۔ یہ book پڑھ لیتے دلائل اگر ہوتے تو اس طرح نہیں کرتے۔ محرک سے یہ ثابت ہو رہا ہے وہ اسمبلی کا وقت ضائع کر رہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں مجھے بتایا جائے کہ finance minister صاحب کہ یہ آپ نے کیوں الگ طور پر رکھا ہے۔ ہر department کے اسٹیشنری کا تو الگ سے اپنا بجٹ ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سوال نہیں کریں اس کو آپ اپنی اگر اس میں پڑھیں گے تو آپ کو پڑھنے پڑے گا اگر اس میں کمی بیشی ہے تو وہ ۔۔۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر ہر department کے اسٹیشنری کا الگ بجٹ ہوتا ہے۔ agriculture کا الگ ہوتا ہے اور اس کا الگ ہوتا ہے تو یہ الگ پیسے کیوں رکھے گئے ہیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر آپ مہربانی کر کے اس پر voting کریں۔
جناب اسپیکر: آپ یہ کہیں کہ وہاں پر میں نے پڑھا اس میں یہ کمی بیشی ہے وہ کمی بیشی دور کریں۔
سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر مکملہ خوارک و بہبود آبادی): جناب اسپیکر صاحب زیریے صاحب سے کہیں کہ اگر اس نے PSDP کی book کا اس نے کچھ پڑھا ہے۔ جس پر کٹوتی کی تحریک آتی ہے ہم سب مان لیں گے۔

جناب اسپیکر: جن ارکین نے سالانہ مطالبه زر نمبر 34 کی کٹوتی کی حق میں ہے وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ تحریک تخفیف زر کو اکیشیریت کی حمایت حاصل نہ ہو سکی لہذا تحریک تخفیف زر کو نامنظر کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبة زر نمبر 34 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبة زر نمبر 34 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبة زر نمبر 35 کی بابت تحریک پیش کریں
وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 62 کروڑ 40 لاکھ 67 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطااء کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”معدنی وسائل (سامنی شعبہ)“

برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 35 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اختر لاغو صاحب، اختر لاغو صاحب! آپ اپنی تխواہوں کی againts notices میں سے کوئی ایک محکم تحریک پڑھ کر سنائے۔

میرا خڑھیں لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 62 کروڑ 40 لاکھ 67 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”معدنی وسائل (سامنی شعبہ)“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ اس کی feasibility پر کون بات کرے گا۔

میرا خڑھیں لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! یہ جو معدنیات کا ہمارے پاس وزارت ہے۔ اس کا اگر آپ depth میں چلے جائیں تو ایک چھوٹا سا ان کا ایک directorate ہے۔ خاطر خواہ نہ ان کا کوئی کام ہے۔ ہمارے یہ ماکنز ہیں ہمارے ساتھ ہی ہے دور میں نہیں جاؤں گا کوئلے کی ہماری mines ہیں ڈگاری وغیرہ میں یہاں پر آئے روز حادثات ہوتے ہیں۔ اپنی مدد آپ کے تحت mine owners جو کام کرتے ہیں اپنے مزدوروں کے حوالے سے یا جو حادثات ہوتے ہیں ان کی جو rescue کا کام ہے وہ کرتے ہیں۔ ایک ایک مہینے تک یہ صاحبان department کے لوگ پہنچتے نہیں ہیں وہاں پر۔ اسکوں وہاں پر جتنے بھی mines department کے جتنے schools ہیں وہ بند پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں پر جو labour کے لیے جتنے dispensaries ہیں، وہ بند پڑے ہوئے ہیں۔ اب یہاں پر انہوں نے سامنی شعبہ کا ظہور جان نے کوئی بات کی۔ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ البتہ ہم ہاں scientist تو ہم ہیں نہیں۔ لیکن اس department میں بھی کوئی science and technology کے حوالے سے آج دن تک کوئی خاطر خواہ کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ اگر ہوا ہے تو ظہور جان مجھے بتادیں کہ کس mine پر یہ scientific طریقے سے mining کر رہے ہیں۔ mine owners کو انہوں نے کون سا scientific guideline دیا ہے۔ آپ کا ایک ریکوڈ ک ہے۔ اُس کا معاملات چل رہا ہے۔ آپ کا جو

سیندک ہے آج دن تک ہمارے پاس کوئی monitoring نظام نہیں ہے کہ سیندک سے جو کچھ نکل رہا ہے اُس میں share Balochistan کیا بنتا ہے۔ جو وہ ہمیں لکھ کر دیتے ہیں کہ آپ کا share یہ ہے ہم آنکھیں بند کر کے بغیر کسی ہیل وجہت کے ہم وہ اٹھا کے اپنے گھر لے آتے ہیں۔ میرے خیال سے اس department کو 62 ارب 6 کروڑ روپے کا بجٹ دینا اب احسان شاہ نے ایک بات کی تھی یہاں پر کہ جی یہ نان ڈولپمنٹ ہے شاہ صاحب ہم سے بہت زیادہ senior ہے، سیاسی میدان میں بھی اور اس House کے اندر بھی ہمارے بزرگ ہیں۔ ہم اُن کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ لیکن شاہ صاحب مجھے اور آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ جو گھلے نان ڈولپمنٹ میں ہوتے ہیں وہ شاید ڈولپمنٹ سیکٹر کے گھلے تو ہمیں اور آپ کو نظر آتے ہیں نان ڈولپمنٹ کے گھلے جو ہے وہ فائلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں گاڑیاں گورنمنٹ آف بلوچستان کی لوگوں کی گھر کی سبزی لانے کی ڈیوٹی پر لگی ہوئی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں لیٹر تیل ٹیوب ویل کے گورنمنٹ آف بلوچستان کے اس غریب عوام کے بیسوں کے وہ لوگوں کے ذاتی کاموں کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ ہزاروں لیٹر گاڑیوں چٹیں جو ہے وہ جس پٹرول پمپ سے ٹھیکہ ہوتا ہے اُس پٹرول پمپ پر لے جا کر کے کیش کی جاتی ہیں۔ ہزاروں لیٹر oil جو ہے ہمارا withdraw department کر کے گاڑیوں کے مد میں وہ لے جا کے بازار میں بیچی جاتی ہیں۔ تو نان ڈولپمنٹ میں کٹ لگنا زیادہ ضروری ہے۔ نان ڈولپمنٹ کا check رکھنا زیادہ ضروری ہیں۔ کیونکہ development کا تو مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ جناح روڈ کے لیے جو پیسے رکھتے، وہ جناح روڈ بنائے یا نہیں بنائے وہ تو نظر آئے گا پورے بلوچستان کو نظر آئے گا۔ لیکن نان ڈولپمنٹ کی چیزیں نان ڈولپمنٹ کا کرپشن نان ڈولپمنٹ کے گھلے یہ فائلوں کے پیچھے دھبے ہوتے ہیں۔ جن میں سالہا سال کا دُھوں پڑا ہوتا ہے وہ کسی کے نظروں میں نہیں آتے ہیں۔ اصل check and balance رکھنا وہاں پر ضروری ہے جناب والا اس طرح کے جو نان ڈولپمنٹ کا جو معاملات ہیں یہ اتنی خطیر رقم جو ہم نے رکھی ہے اس department میں اور اس کی کارکردگی کے حساب سے اُس کی کارکردگی کو جانچ کے اُس کی کارکردگی کو تول کے اُس کے لیے performance base اگر ان کے بجٹ رکھتے تو میرے خیال سے زیادہ بہتر ہے۔ لہذا اس میں میری minister finance صاحب سے گزارش ہے اس میں کفایت شعاراتی کی طرف وہ چلے جائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: جوار اکین سالانہ مطالبہ زر نمبر 35 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔

تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 35 کو حاصل میں منظور کریں۔ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 135 حاصل میں منظور ہوا۔ خوشی تو منائیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ سی ایم کے پاس ہے اسی لیے کوئی ڈسک نہیں بجا رہا ہے۔ جی شاء صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوچ: thank you جناب اپیکر جس طرح میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان سب سے پسمندہ اور غریب صوبہ ہے کل جو پڑو لیم کی مصنوعات بہت بڑا اضافہ ہوا ہے۔ لوگ توقع کر رہے ہیں۔

جناب اپیکر: کیا ہم پیش کر سکتے ہیں کیا آپ کے پاس روزہ ہیں؟۔ آپ جیسا سینٹر بندہ میں نے آپ کو کہا کہ جب یہ complete ہو جائے تو آپ کو zero hours time میں diengے۔ حالت ایسے ہو گئے نا۔ اگر کیا بات کوئی کرتا تو پھر بھی مجھے افسوس نہیں ہوتا۔ رائے نہیں ہوتا روزہ کوئی نہیں ہے روزہ بنا دیں پھر اس میں دیکھیں گے۔ کیونکہ ویسے بھی آپ آئیں بنانے میں ماہر ہے تو اس کو بنائے دے دیں میں اس کو اگلی بجٹ میں دیکھیں گے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 36 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: اگر آپ کے روزہ ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ٹریڑری نہیں کو جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: نہیں روزہ میں نہیں ہے نہ کوئی بھی قانون نہیں ہے

جناب شاء اللہ بلوچ: sir اس میں hard and fast روزہ نہیں ہوتے میں سردیکھوائی طرح کہہ رہا ہوں۔ آپ sir وزیر صاحب سے رائے لے لیں۔ جب house میں کسی چیز پر اتفاق رائے ہو جائے۔

جناب اپیکر: جی اپیکر نے کہہ دیا تو اپیکر کا wording ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: آپ رائے لے لیں۔

جناب اپیکر: کیوں رائے لوں مجھے ضرورت نہیں جو چیز قانون میں نہیں ہے قانون بناؤ پھر کرتے ہیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: sir اس میں قانون نہیں ہوتی ہے اس میں اتفاق رائے ہے اسمبلی کی۔

جناب اپیکر: جام صاحب! آپ چاہتے ہیں اس پر نہیں رول نہیں ہے آپ تحریک پیش کریں نا۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اپیکر دیکھیے یہ دو منٹ یا انتہائی improtant issue ہے، پڑو لیم کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور اس کا عصر جو ہے عوام پر بر اہ راست پڑے گا۔ بلوچستان کے عوام بلوچستان کی اسمبلی اس important issue پر آپ اگر رولنگ دیں تو ہم اپوزیشن کے ساتھ ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں روز تو ہے نہیں اور کہ بھی نہیں سکتا ہوں دوسری بات یہ ہے کہ یہ اتنا چھوٹا issue نہیں ہے ہم ایک اسپیکر بولے گا۔ اور وہ ختم ہو جائے گا پورا ایک دن چاہئے آپ اس کے لیے باقاعدہ ایک دن کا وہ کریں۔ تحریک پیش کر دیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: sir، جناب اسپیکر! ایک منٹ جناب اسپیکر سر میری بات تو سنیں یہ سرتین line ہے۔

جناب اسپیکر: اس میں جام صاحب! کا اگر کیونکہ پھر رات کو 12 بجے تک آپ نہیں کر سکیں گے، important issue ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: sir کوئی بات نہیں کریں گے اس پر۔

جناب اسپیکر: آپ مجھے بولنے تو دیں ماشاء اللہ آپ اتنا زیادہ بولتے ہیں ہم سوچ سوچ کے اردو کے کوشش کرتے ہیں کہ کہاں پر کوئی خدو خال نکالیں۔ آپ ہم کو درمیان میں کاٹ دیتے ہیں۔ تو اصل بات یہ ہے کہ ایک تو بہت important issue ہے آئیں no doubt لیکن ہمارے پاس ایجاد بہت بڑا ہے آج دن مجھے نہیں گلتا ہے اگر house کا رائے ہے تو پھر ہمیں رول کو suspend کرنا پڑے گا۔ اور تحریک اس میں لافی پڑے گی۔ جب آپ رول کیوں بناتے ہو، جب بناتے ہو تو اس کو suspend کرونا۔

انجینئر زمرک خان اچکزی (وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو): اجلاس شروع ہے پورے سال کا بجٹ پیش ہو رہا ہے آپ درمیان میں رول کیوں suspend کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ درمیان میں کیا کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ آپ ڈائنٹ کے لیے آپ مجھے بیٹھے ہیں آپ finance minister کوڈا نئے۔

وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو: آپ پہلے بجٹ ختم کریں پھر آپ صبح تک چلاتے رہیں۔

جناب اسپیکر: ہاں اس کو بعد میں دیکھیں لیں گے بجٹ کو 12 بجے تک ہم نے conclude کرنا۔ زمرک خان صاحب! آپ سنتے نہیں ہیں۔ میں تو آپ کا ساتھ دے رہا ہوں finance minister کہتا ہے اہم issue ہے لیکن یہ ہے کہ اس موقع پر اس کو اگر آپ تھکے نہ ہوں تو پھر اس پر بات کریں گے۔ میرا خیال بہت بڑا ایجاد ہے۔

وزیر ملکہ خزانہ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 3 کروڑ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020-21 کے دوران میں "قرضہ اور سہیلیز (Loans & Subsidies)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 36 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 36 میں جناب نصر اللہ زیرے رکن اسمبلی نے تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا محکمہ تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 30 کروڑ روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مدد (قرضہ اور سبیڈیز) میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ کیا محکمہ تحریک کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر ایسا ہے کہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ ضمنی بجٹ میں جو وہ اضافہ رقم لے رہے تھے۔ اس سبیڈیز کے سبیڈیز تو دی نہیں جارہے۔ کیسیکو والوں کے 40 ارب روپے اُس میں سبیڈی بھی باقی ہے اور حکومت کے departments پر ان کے بل بھی باقی ہیں 14 ارب روپے۔ اچھا وہ تودے نہیں رہا ہے زمینداروں کے لیے جو سبیڈی ہوئی تھی۔ ملک نصیر صاحب کو زیادہ پتہ ہے وہ تو سبیڈی دے نہیں رہی۔ یہاں پیسہ وہ لے رہے ہیں۔ یہاں لے رہے ہیں وہاں دے نہیں رہے زراعت کے تمام ٹیوب ویل جو ہے وہ کیسیکو نے disconnect کر دیا ہے۔ اب یہ رقم کہاں جائیں گی یہ ہم بتائیں فناں منظر صاحب؟

جناب اسپیکر: جی اُس نے بتا دیا ہے۔ جوا را کین اسمبلی سالانہ مطالبہ زر نمبر 36 کے کٹوتی کے حق میں ہے وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 36 کو اصل حالت میں منظور کریں؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 36 اصل حالت میں منظور ہوا۔ گورنمنٹ میں ہو، تھوڑا تو ہو تھوڑا تو ڈیک بجائیں۔

جامع صاحب کے آئسکریم نے ان کو زیادہ بٹھا دیا ہے۔

وزیر خزانہ سالانہ مطالبہ زر نمبر 37 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 کروڑ 72 لاکھ 98 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد "مکملہ پر اسکیوشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 37 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 37 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، جناب اکبر مینگل صاحب، اراکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک محرکہ تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر مطالبہ زر نمبر 37 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 کروڑ 72 لاکھ 98 ہزار روپے کی کل مطالبہ زر بسلسلہ مد (محکمہ پراسکیوشن) میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ ٹھیک ہے اس پر رائے لیں۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ جو اراکین اسمبلی کوٹی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ شکر یہ زیرے صاحب! آپ اتنا مہربانی کریں گے ہمیں یقین ہی نہیں ہو رہا ہے۔

تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 37 کو اصل حالت میں منظور کریں؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 37 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اس طرح ہمت کریں پتہ چلے کہ ابھی تک ہاؤس جا گا ہوا ہے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 38 پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 97 لاکھ 71 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد "محکمہ ٹرانسپورٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 38 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 38 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب، اور جناب اختر حسین لاگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دیا ہے۔ لہذا محرکین میں سے کوئی ایک محرکہ تحریک پیش کریں دوسرا بولیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر مطالبہ زر نمبر 38 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 97 لاکھ 71 ہزار روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد محکمہ ٹرانسپورٹ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اس پر رائے کیا ہے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: رائے لے لیں۔

جناب اسپیکر: جوارا کین مطالبه زر نمبر 38 کی کٹوتی کے حق میں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ تحریک تخفیف زر کو اکثریتی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 38 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 138 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 39 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 87 کروڑ 31 لاکھ 83 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020-21 کے دوران بسلسلہ مد ”ثانوی تعلیم“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زر نمبر 39 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 39 میں جناب نصر اللہ زیرے صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ مہربانی کر کے تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 87 کروڑ 31 لاکھ 83 ہزار روپے کل مطالبه زر بسلسلہ مد ”ثانوی تعلیم“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: teachers کو تشویا ہیں بھی نہیں دیں گے۔ اس پر ووٹنگ کریں؟ جوارا کین اسمبلی سالانہ مطالبه زر نمبر 39 میں کٹوتی کے حق میں ہے وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبه زر نمبر 39 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 139 اصل حالت میں منظور ہوا۔ کیا بات ہے۔

وزیر خزانہ صاحب مطالبه زر نمبر 40 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 98 کروڑ 24 لاکھ 30 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020-21 کے دوران بسلسلہ مد ”طبی تعلیم“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 40 پیش ہوا۔ اتنا زیرے صاحب نے بولا ہے قسم سے اتنا اللہ کا نام لیتا تھا

جنت کی تھی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 40 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 ارب 98 کروڑ 24 لاکھ 30 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”علمی تعلیم“، میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جواکین مطالبہ زر نمبر 40 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کا کثریت حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔ آیا مطالبہ زر نمبر 40 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 40 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 41 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 58 لاکھ 45 ہزار 5 سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”شقافتی خدمات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 41 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 41 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 58 لاکھ 45 ہزار 5 سوروپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”شقافتی خدمات“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ جناب اسپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے اس سے پہلے بھی اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ ایک دم ایسے جذباتی ہوئے۔ ویسے نماز کا نام نہیں ہے آپ؟ آپ عشاء کا نماز پڑھیں تاکہ ہم پیغرویم کے مسئلے پر پھر ہمیں بحث کے لئے نام بچ۔ تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جواکین مطالبہ زر نمبر 41 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کا کثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبه زر نمبر 41 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 41 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 42 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 53 کروڑ 15 لاکھ 11 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلسلہ مد ”قانونی خدمات اور قانونی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جواب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 42 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 42 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 53 کروڑ 15 لاکھ 11 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بدلسلہ مد ”قانونی خدمات اور قانونی امور“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ جناب اسپیکر! یہ کس کے لئے جارہی ہیں یہ پیسے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ قانونی خدمات اور قانونی امور۔ اس میں ڈیپارٹمنٹ کی تنخوا ہیں تو نہیں ہوں گی۔ یہ ڈولپمنٹ کے نام ڈولپمنٹ میں پیسے جا رہے ہیں اور یہ لوگوں کو دے رہے ہیں۔

جواب اسپیکر: تو بتائیں کیا کرنا ہے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: کاٹ لو اس کو۔

جواب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جو ارکین مطالبه زر نمبر 42 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟۔ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبه زر نمبر 42 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 42 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 43 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 کروڑ 68 لاکھ 95 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلسلہ مد ”مکملہ ترقی نسوان“ برداشت کرنے

پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 43 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 43 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیفِ زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ تحریک میں واپس لیتا ہوں۔ محکمہ ترقی نسوان ہے۔

جناب اسپیکر: بڑا ہوشیار ہے پتہ ہے کہ گھر میں پھر خیر نہیں ہو گا اس لئے واپس لے لیا۔ شاء اللہ بلوج صاحب! دیکھو لانگو صاحب نے اپنے پی ڈی ایم اے کے againsts agnies کیا۔ تحریک تخفیفِ زر پیش ہوئی۔ اور محکمہ نے واپس لے لیا۔ تو اس پر کوئی ووٹنگ نہیں ہے۔ پہلے کیوں آپ کو پتہ نہیں تھا گھر میں نسوان ہے پھر آپ نے تحریک پیش کی تھی۔

آیا مطالبہ زر نمبر 43 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 43 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اس میں ladies تھوڑی ہست کر لیں آپ لوگ بالکل۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 44 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 ارب 23 کروڑ 90 لاکھ 18 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”بلوچستان کانسٹیبلری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 44 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 44 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، اور جناب احمد نواز بلوج صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکمہ تحریک تخفیفِ زر پیش کریں۔

میر احمد نواز بلوج: thank you جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 ارب 23 کروڑ 90 لاکھ 18 ہزار روپے کے کل مطالباتِ زر جو بسلسلہ مد ”بلوچستان کانسٹیبلری“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیفِ زر پیش ہوئی۔ آپ بولنا چاہتے ہیں تو بولیں۔

میر احمد نواز بلوج: جناب اسپیکر! پہلے بھی آپ دیکھ لیں پولیس کے لئے رکھا جا رہا ہے لیویز کے لئے رکھا جا رہا ہے کانسٹیبلری میں رکھا جا رہا ہے۔ اس کو پولیس میں ضم کر دیا جائے۔

جناب اسپیکر: جوا را کین مطالبہ زر نمبر 44 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔ آیا مطالبہ زر نمبر 44 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 44 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! سالانہ مطالبہ زر نمبر 45 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 ارب 85 کروڑ 18 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "انرجی ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 45 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 45 میں جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرک تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 6 ارب 85 کروڑ 18 لاکھ روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مدد "انرجی ڈیپارٹمنٹ" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ نان ڈیپارٹمنٹ کا چھارب روپے کا انرجی ڈیپارٹمنٹ اتنی رقم اس کو کیا ضرورت ہے۔ انرجی ڈیپارٹمنٹ تو ہے نہیں اتنا۔ وہ کتنے اُنکے ملازمین ہوں گے۔ مطلب مکملہ صحت کے ملازمین زیادہ ہیں۔ ابھی ہمیں سمجھنہیں آ رہی ہے کہ کتنی رقم رکھی گئی ہے اگر ڈیپارٹمنٹ کے ہوتے کدھری ٹرانسفر مر لگا ہوتا بھلی ہوتی۔ وہ تو ابھی آئیں گے آگے، اُسکے ڈیپارٹمنٹ کے اُس میں آئیں گے۔ وہ تو پہلے آگئے ہیں سبیڈی۔

جناب اسپیکر: سبیڈی نہیں آئے ہیں۔ سبیڈی اور ساری چیزیں اسی میں ہیں۔ جوا را کین مطالبہ زر نمبر 45 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ کام کے طیوب دلیز بھی کاٹ دیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، جناب اسپیکر! یہ سبیڈی کی رقم نہیں ہے میں آپ کو پڑھ کر ستاتا ہوں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اس میں باقاعدہ آپ کو book دی گئی ہے اُسی میں بتا دیا گیا ہے کہ چھارب روپے کہاں ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ ایک منٹ۔ مطالبہ زر نمبر 36۔ ایک رقم جو 2 ارب 30 کروڑ روپے قرضہ اور سب سدیں میں۔ وہ مطالبہ زر نمبر 36 میں آ گیا تھا اگر یہ سب سدیں ہے۔۔۔ (مدخلت) یہ ڈھائی ارب روپے۔
جناب اسپیکر: ڈھائی ارب روپے کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو مختلف مد ہیں نا۔ ملک صاحب کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ سب سدیں ہے۔ اگر آپ لوگوں نے پڑھا ہے تو بحث کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ زمینداروں کے، نہیں جناب اسپیکر دیکھو سب سدیں کا پہلے آ گیا ہے۔ اگر یہ سب سدیں ہے زمیندار کی میں واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب! ایک منٹ سنیں۔ کیا پورا بلوچستان کی سب سدیں دوارب ہو سکتی ہے؟ تو یہ چھ ارب کا پھر بھی logic بن سکتا ہے۔ تو اس میں آپ کہتے ہیں کہ کٹوتی کر دیں ہم۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس تحریک کو میں واپس لیتا ہوں زمینداروں کی وجہ سے۔

جناب اسپیکر: ایک تو پڑھتا نہیں ہے ایسے شروع ہو جاتا ہے۔ محکم نے تحریک واپس لی اس لئے تحریک کو نہیں دیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 45 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 45 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 46 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 39 کروڑ 80 لاکھ 23 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”انفار میشن ٹیکنا لو جی ڈیپارٹمنٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 46 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 46 میں جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، جناب اختر حسین لانگوار اکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میرا ختر حسین لانگو: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 39 کروڑ 80 لاکھ 23 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”انفار میشن ٹیکنا لو جی ڈیپارٹمنٹ“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔

میر اختر حسین لانگو: رائے شماری کرادیں۔

جواب اپیکر: جوا رکین مطالبہ زر نمبر 46 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک کو چھوڑوٹ ملے ہیں۔ تحریک تخفیف زر کا کثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔ اپوزیشن پھر کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ دیکھو! گورنمنٹ کیسے ڈالی ہوئی ہے۔ اور بلوچستان کے مسائل میں سیکھا ہیں اور یہ کیا جان ہیں کوئی تھکاوٹ نہیں ہے وادا! دنیش خان! اس طرح وہ جذبے ہوں نا پھر بلوچستان کی ترقی کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

آیا مطالبہ زر نمبر 46 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 46 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 47 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 45 کروڑ 5 لاکھ 42 ہزاروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ ماحولیاتی کنٹرول“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جواب اپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 47 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 47 میں جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکمہ تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جواب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 45 کروڑ 5 لاکھ 42 ہزاروپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”محکمہ ماحولیاتی کنٹرول“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جواب اپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جوا رکین مطالبہ زر نمبر 47 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کا کثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر کو منظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبہ زر نمبر 47 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 47 اصل حالت میں منظور ہوا۔ جام صاحب! پچھلے سال ان میں بڑا جوش و جذبہ تھا اس سال نہیں ہے۔ حلقوں میں زیادہ فنڈ زگئے ہیں اس لئے خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 48 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 23 کروڑ 6 لاکھ 57 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی مختصب“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 48 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 48 میں جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں یہ تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: محکم تحریک تخفیف زر کا تحریک واپس لے لیا ہے۔ اسی لیے تحریک تخفیف زر کو منٹا دیا جاتا ہے۔ آیا مطالبه زر نمبر 48 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 48 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! سالانہ مطالبه زر نمبر 49 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 69 کروڑ 86 لاکھ 82 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 49 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 49 میں جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، جناب اکبر مینگل اور جناب احمد نواز، اراکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہا یک رقم جو 69 کروڑ 86 لاکھ 82 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: آپ سب چیف وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے مانگتے ہو اور اسکا بھی تخفیف کرتے ہو احمد نواز صاحب تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جو اراکین مطالبه زر نمبر 49 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: پرنسپل سیکرٹری کی تحوہاں ہے اُسکو بھی نہیں چھوڑ رہے ہو کیا؟

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں نہیں پرنسپل سیکرٹری کی تحوہاں نہیں ہے جناب اسپیکر! یہ۔ یہاں ڈولپمنٹ کا ہے میں، یقیناً یہ وزیر اعلیٰ ہاؤس ٹھیک ہے وہاں پر لوگ آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایک سال میں۔

جناب اسپیکر: اس کے باوجود بھی نہیں چھوڑنا ہے آپ نے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں اتنی بڑی رقم۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کفایت شعاراتی کر رہی ہے خرچ کم کر رہی ہے۔ یہاں پر 69 کروڑ 86 لاکھ روپے جناب اسپیکر! یہ بہت بڑی رقم ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تحوہاں نہیں، یہ تو پھر تحوہ والا کہاں پر ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! نہیں تحوہاں نہیں ہے اس میں۔

جناب اسپیکر: تو تحوہ والا کہاں پر ہے؟

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں تحوہاں نہیں۔ یہ پسیے ہیں refreshments کے لئے باقی چیزوں کے لئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جوار کیں اسمبلی سالانہ کٹوتی نمبر 49 کی کٹوتی کے حق میں یہی وہ سی ایم سیکرٹریٹ کا رُخ نہ کریں۔ ہاتھ کھرا کریں۔ نہیں گئے تو آپ کی کمزوری ہے۔ اُس نے کب کہا ہے کہ نہیں آجائے۔ تو آپ لوگ دھرنے دیتے۔ دھرنے میں بھی آپ کو چائے بھیج دیا گیا۔ ہاں ہاں شروع میں جو دھرنا دیا تھا مجھے یاد ہے ٹو ڈی میں بھی آیا تھا۔ تحریک تخفیف زرکوا کشیت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زرکونا منظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبه زر نمبر 49 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 49 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 50 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 6 کروڑ 76 لاکھ 30 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ملکہ داخلہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 50 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 50 میں جناب نصراللہ خان زیریے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: thank you جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم

جو 2 ارب 6 کروڑ 76 لاکھ 30 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”محکمہ داخلہ“، میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جوا رکین مطالبہ زر نمبر 50 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کو چھوٹ ملے ہیں اسی لئے تحریک تخفیف زر نامنظور ہوئی۔ اپوزیشن serious نہیں ہے۔ کتنے ہیں؟ یوں زہری صاحب نے تو ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔ حق میں نہیں ہے دیکھو۔ پھر بھی گنتی میں میری وہ نہیں کریں کہ میں گنتی میں کمزور ہوں۔ تحریک تخفیف زر کو حمایت حاصل نہیں ہوئی اسی لئے تحریک تخفیف زر نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 50 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 50 اصل حالت میں منظور ہوا۔ کیا بات ہے لگتا ہے آپ کو جام صاحب نے سب سے زیادہ فنڈ زدیا ہے۔ بولو بغیر فنڈ ز کے مجاہد ہیں۔

وزیر خزانہ صاحب! سالانہ مطالبہ زر نمبر 51 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 79 کروڑ 72 لاکھ 22 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 03 جون 2021 - 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”بورڈ آف ریونیو اینڈ ایڈمنیسٹریشن“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 51 پیش ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 51 میں جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محکمہ تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ آدھے گھنٹے کا واک آؤٹ نہیں کریں گے پھر آجائیں گے پیٹرولیم پر بات کریں گے؟

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you میں تحریک اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 79 کروڑ 72 لاکھ 22 ہزار روپے کے کل مطالبات زر جو بسلسلہ مد ”بورڈ آف ریونیو اینڈ ایڈمنیسٹریشن“، میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جوا رکین مطالبہ زر نمبر 41 کی کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں؟ تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا تحریک تخفیف زر نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا مطالبہ زر نمبر 51 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 51 اصل حالت میں منظور ہوا۔ (مدخلت) نہیں نہیں سب نے اس دفعہ کیا گورنمنٹ full

form میں ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 52 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 ارب 79 کروڑ 60 لاکھ 65 ہزار 9 سوروپ سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "فناس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبة نمبر 52 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تحریک واپس لیا ہے اسی لیئے۔ فناس تو پیسے دے رہا ہے اس کو بھی نہیں چھوڑ رہا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: ٹھیک ہے واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تحریک تخفیفِ زر کو منٹادیا جاتا ہے۔ آیا مطالبه زر نمبر 52 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زر نمبر 52 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زر نمبر 53 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 15 لاکھ 64 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "ارب پلانگ ایڈڈ ڈولپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبة نمبر 53 پیش ہوا۔ اربن ڈولپمنٹ کا منسٹر ادھر موجود نہیں ہے اسی لیئے کارروائی کو منٹادیں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: میں نے بولا ہے آپ کو؟ میں منسٹر کو دیکھ رہا ہوں کہ موجود ہیں یا موجود نہیں ہیں۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 53 میں جناب نصر اللہ خان زیریے صاحب، رکن اسembly نے تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہے لہذا محرک تحریک تخفیفِ زر پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: آپ نے خواتین کی تحریک آپ نے واپس کر دی ہے ان کی بھی کر دیں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! ٹھیک ہے کر دی ہے۔

جناب اسپیکر: نصراللہ زیرے صاحب نے اپنی تحریک کو واپس لے لیا اسی لیئے تحریک کو منٹا دیا جاتا ہے۔ آیا مطالبه زرنبر 53 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زرنبر 153 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زرنبر 54 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 28 کروڑ 53 لاکھ 37 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه زرنبر 54 پیش ہوا محرک نے اپنا تحریک واپس لے لیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں ہمارے ACS صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُس کی وجہ سے میں تحریک واپس لے لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بڑے ہوشیار ہیں جو کام کام کی چیزیں ہیں وہ سارے واپس لے رہے ہیں۔ جدھر جس جس ڈیپارٹمنٹ میں چاہئے ملتا ہے ناہ وہ واپس لے رہے ہیں۔

وزیر ملکہ خزانہ: بزدار صاحب کی نوکری کا خیال رکھیں۔

جناب اسپیکر: گھر کا تحریک ہے واپس لیا۔ خزانے کا واپس لے لیا۔ پلانگ کا واپس لیا۔۔۔ (مداخلت شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: لے لیا آپ کا ثقافت کا لے لیا ہے۔

جناب اسپیکر: مجھے پتہ ہے گھر کا واپس لے لیا۔ خزانے اور پی اینڈ ڈی کا واپس لے لیا۔ اس کا مطلب ہے بڑے ہوشیار ہیں ایسی بات نہیں ہے۔

آیا مطالبه زرنبر 54 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبه زرنبر 54 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! مطالبه زرنبر 55 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 65 کروڑ 69 لاکھ 3 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے

اختتام 03 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ اوقاف“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 55 پیش ہوا۔ نصراللہ زیرے صاحب کی مہربانی کہ تحریک کو واپس لے لیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، میں جناب اسپیکر! اس کو اس بنیاد پر واپس لیتا ہوں اگر حکومت ensure کرے کہ ہمارے مقامی جرائد، جو مقامی اخبارات ہیں، جو مقامی ہمارے ٹیلویژن نیٹ ورک ہے ان کے آپ اشتبہرات میں اضافہ کریں۔ وہ بیچارے بہت زیادہ پریشان ہیں۔ اس بنیاد پر واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: دیکھو! کتنا ہوشیار ہے اخبار والوں کو بھی خوش کرتے ہوئے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں ضرورت ہے ان سب کو خوش کر کے جا رہے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مقامی صحافی بیچارے بھی ہمارے بہت خوار ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! ہم نے پہلی بار اپوزیشن کی بات دوران بجٹ مان لی ہے۔ تو چونکہ یہ بہت بڑا دیرینہ مسئلہ تھا اُن کا۔ تو اُن سے میری گزارش ہے کہ باقی جتنی بھی تحریک ہیں وہ بھی واپس لے لیں۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب کی یقین دہانی پر۔۔۔ (مداخلت)

میراختر حسین لاغو: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: نصراللہ خان زیرے صاحب نے واپس لے لیا۔

میراختر حسین لاغو: جناب اسپیکر! میں اس پر ظہور صاحب کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ دیکھیں! یہ بہت بڑا ایک issue ہے ہمارے مقامی اخبارات اور جرائد کی۔ ہم ظہور صاحب کی اس offer کو accept کرتے ہیں، سوائے آخری اُس پر ہم بحث کریں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میراختر حسین لاغو: باقی ہم تمام واپس لے لیں گے اگر ظہور صاحب اپنے اس وعدے پر پورا اُتریں کہ ہمارے جو مقامی اخبارات ہیں ان کے اشتبہرات میں اضافہ کریں گے۔ ان کی باقی مراعات ہیں ان میں اضافہ کریں گے۔ ہم اپنی تمام باقی تحریک کو واپس لے لیں گے۔ صرف آخری والے پر آ جائیں ظہور صاحب آخری پر آ جائیں مطالبہ نمبر 93 پر۔ پہلے فلور پر آپ ہمیں یقین دہانی کر دیں۔

جناب اسپیکر: یہ پڑھنا پڑتا ہے۔

میراختر حسین لاغو: پہلے فلور پر آپ یقین دہانی کر دیں۔

جناب اسپیکر: تحریک کو وزیر خزانہ صاحب کی یقین دہانی پر محرک نے واپس لے لیا۔ تو تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا مطالیہ زر نمبر 55 کو اصل حالت میں منظور کریں؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالیہ زر نمبر 55 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ! سالانہ مطالیہ زر نمبر 56 کی بابت تحریک پیش کریں۔
وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 16 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”انٹر پر اوشنل کو آرڈینیشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالیہ زر نمبر 56 پیش ہوا محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالیہ زر نمبر 56 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالیہ زر نمبر 56 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالیہ زر نمبر 57 پیش کریں۔
وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 51 لاکھ 42 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالیہ زر نمبر 57 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تخفیف زر کی تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالیہ زر نمبر 57 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالیہ زر نمبر 57 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ! سالانہ مطالیہ زر نمبر 58 کی بابت تحریک پیش کریں۔
وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 91 لاکھ 83 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”گورنر سیکرٹریٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 58 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 58 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 58 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 59 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 17 لاکھ 79 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی اسمبلی“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 59 پیش ہوا۔ اس میں بھی کٹوتی کی تحریک آپ نے دی ہے کہ آپ لوگوں کی تنخواہیں بھی کافی جائیں۔ آپ کسی کو نہیں چھوڑو گے۔

جناب نصراللہ خان زیری: یہ واپس لے لیا ہے۔

جناب اسپیکر: پھر ڈالا کیوں ہے؟ اسمبلی کے against بولنے کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے۔ جام صاحب بڑی مہربانی کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی آپ نے کٹوتی کر دی ہے۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا ہے۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 59 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 59 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اس پر آپ clapping کریں اصل حالت میں آپ کا تنخواہ منظور ہوا ہے۔

کسی پر تو گورنمنٹ کا ساتھ دیں۔ thank you.

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 60 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 28 کروڑ 9 لاکھ 17 ہزار 9 سو 6 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاہ کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ملکہ اقلیتی امور“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 60 پیش ہوا۔

جناب نصراللہ خان زیری: یہ جناب اسپیکر! اس کو میں واپس لیتا ہوں۔ لیکن دیش یہ یقین دہانی کرائیں کہ باقی اقلیتوں کے لئے بھی ڈبلپمنٹ فنڈ رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ۔۔۔

جناب اپیکر: آپ دنیش کی یقین دہانی کو مان لیں گے۔

وزیر ملکہ خزانہ: دنیش صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے۔

جناب اپیکر: محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہاد دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 60 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 60 اصل حالت میں منظور ہوا۔ مبارک ہو دنیش خان! لوگ آپ سے پیارو یہ کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 61 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 9 کروڑ 84 لاکھ 95 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”جزل ایڈمنیسٹریشن“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 61 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تحریک تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ اُن کا ہم شکر گزار ہیں۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نہاد دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 61 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 61 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اگر آپ لوگ clapping ڈیک بجائے گئے۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 61 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب اپیکر: وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 62 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 66 کروڑ 35 لاکھ 98 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ایڈمنیسٹریشن آف جسٹس“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 62 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہاد دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 62 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 62 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 63 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 94 کروڑ 68 لاکھ 64 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 63 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہیں دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 63 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 63 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 64 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 21 کروڑ 78 لاکھ 42 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "لیویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 64 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہیں دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 64 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 64 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 65 پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 37 کروڑ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "جیل و قید و بند مقامات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 65 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہیں دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی لیئے واپس لے لیا ہے کہ وہ اختر حسین لانگو کا وہ گھر ہے، بولتا ہے میرا دوسرا گھر ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 65 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 65 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 66 پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 92 ارب 92 کروڑ 70 لاکھ 84 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو

ماں سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد' کمیونیکیشن اینڈ ورکس، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 66 پیش ہوا۔ محکم موجود نہیں ہے اُس کی تحریک کو منٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 66 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 66 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 67 پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 19 ارب 64 کروڑ 11 لاکھ 65 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد' پیک ہیلتھ سرویز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 67 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو منٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 67 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سلیم! نے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ ہاتھ اٹھایا کرو نہیں تو وہ کہیں گے کہ گنتی کرو پھر۔ آپ کو بھی اعتراض ہے اُن کے اوپر آپ بھی نہیں چھوڑتے ہو۔ کر، کر کے ہمارا ایک سیٹ بھی خالی ہوا۔ اپوزیشن بالکل ہی خالی ہی خالی نظر آ رہا ہے۔ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 67 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 68 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 25 کروڑ 60 لاکھ 25 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد' کالجز، ہائر اینڈ میکنالوجی ایجوکیشن، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 68 پیش ہوا۔ محکم موجود نہیں ہے تخفیف زر کا۔ اسی لیے تحریک کو منٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 68 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 68 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 69 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 ارب 25 کروڑ 1 لاکھ 53 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 69 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹادیا جاتا ہے۔ آپ موجود ہیں دیکھو! میں نے آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 69 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 69 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 70 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "پاپولیشن پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 70 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو نمٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 70 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوا۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 70 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 71 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 1 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "محنت و افرادی قوت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 71 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 71 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 71 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 72 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 33 کروڑ 8 لاکھ

48 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”کھلیل و تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 72 پیش ہوا محرک تخفیف زر موجود نہیں ہیں۔ لہذا تحریک کو منٹادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 72 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 72 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 73 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 9 کروڑ 45 لاکھ 30 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 73 پیش ہوا۔ اس میں بھی محرک تخفیف زر موجود نہیں ہے۔ لہذا تحریک کو منٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 73 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 73 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 74 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 کروڑ 29 لاکھ 45 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”خواراک“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 74 پیش ہوا۔ اس میں بھی محرک موجود نہیں ہے۔ لہذا تحریک تخفیف زر کو منٹادیا جاتا ہے۔ منظر خزانہ صاحب! mood off کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ وہ نمبر بھی نہیں لیتے ہیں تو اس لئے ریکارڈ میں نہیں آتا ہے کہ آپ نے کون ساتھ تحریک پیش کیا اور کون سامنظور ہوا۔

وزیر خزانہ! خواراک والا۔

جناب اسپیکر: خواراک والا وزیر نہیں ہے اس کا تو منظور ہی نہیں کرنا ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔ چھوڑ و سردار صاحب کو۔ سردار صاحب درمیان میں چلا جاتا ہے اور آتا ہے کہتا ہے میں جوان ہوں نیاشادی کر رہا ہوں۔ پانچ منٹ بیٹھنیں سکتے ہو۔ اتنا ہم بجت سیشن میں آپ کی نماز۔ وہ بجے کون سانماز ہے؟ نماز کے ساتھ ساتھ باقی

چیزوں میں بھی اسی طرح اللہ والے ہوتے تو کیا بات تھا۔ صرف نماز سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ میرے نقشِ قدم میں نہیں چلو گے کیونکہ میرے دادا کے کلاس فیلو ہیں، میں آپ کے نقشِ قدم پر نہ چل جاؤں۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 74 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سالانہ مطالبہ زر نمبر 174 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 75 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 ارب 31 کروڑ 37 لاکھ جناب اسپیکر: تحریک کا نمبر نہیں لیا ہے۔

وزیر ملکہ خزانہ: آپ نے بول دیا۔

جناب اسپیکر: میں نے تو بول دیا لیکن آپ تحریک پیش کر رہے ہیں۔ آپ بھی کہیں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 ارب 31 کروڑ 37 لاکھ 71 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”زراعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 75 پیش ہوا تحریک کا محرك موجود نہیں ہے۔ لہذا تحریک تخفیف زر کے نوٹس کو نہادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 75 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 174 اصل حالت میں منظور ہوا۔ جب تک اگر یکچھ منصہ نہیں آتا ہے، ہم منظور نہیں کریں گے۔ یہ کیا ہے جاتے ہیں یہ دونوں منصہ سینئرنٹز یہی ہیں آپ لوگ جاتے ہو، کبھی کھانا کھانے کے چکر میں کبھی چائے پینے کے چکر میں۔ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ٹائم پر آتے ہیں۔ زمرک خان! اس پر تو خوش ہو جائیں ملکہ زراعت ہے۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 76 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 76۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 10 کروڑ 80 لاکھ 61 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”لائیواشناک“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 76 پیش ہوا تحریک تخفیف زر کے محرك موجود نہیں ہیں۔ لہذا تحریک کو نہادیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 76 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 174 اصل حالت میں

منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 77 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: مطالبہ زر نمبر 77۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 82 کروڑ 15 لاکھ 85 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مذکور 'جنگلات'، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 77 پیش ہوا۔ حکومت نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ اُن کا مشکور ہیں۔ لہذا تحریک کو منٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 77 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 77 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 78 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: مطالبہ زر نمبر 78۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 63 کروڑ 70 لاکھ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مذکور 'ماہی گیری'، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 78 پیش ہوا۔ حکومت نے اپنی تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا ہے۔ لہذا تحریک کو منٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 78 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 78 اصل حالت میں منظور ہوا۔ سردار کھیت ان صاحب! آپ ہاؤس میں موبائل استعمال نہیں کریں۔ دو گھنٹے کے بعد آتے ہیں اور پھر موبائل میں لگ جاتے ہیں اور موبائل بھی ہاتھ میں ہے۔ جا کے مصلح پر بیٹھ جائیں ویسے عرب بھی یہی ہے۔ نہیں نہیں آپ کے ساتھ پھنگا نہیں ہے۔ کتنے پیار سے دیکھ رہے ہیں۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 79 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 ارب 79 کروڑ 4 لاکھ 33 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مذکور 'آپاشی'، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 79 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 79 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 79 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 80 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: سالانہ مطالبہ زر نمبر 80۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 ارب 11 کروڑ 97 لاکھ 92 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 80 پیش ہوا محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 80 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 80 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 81 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 81۔ وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 52 کروڑ 43 لاکھ 79 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت و حرف“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 81 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 81 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 81 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 82 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 53 کروڑ 45 لاکھ روپے سے زائد ہے، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”مائنز اور معدنی وسائل“، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 82 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 82 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 182 اصل حالت میں منظور ہوا۔ مبین صاحب! آپ آپس میں بات نہیں کریں تحریک کو ووٹ دیں۔ اور آپ کو بل کم کرتے ہیں۔ کہ آخری دن بجٹ کے آپ آکے، مطلب باقی دنوں میں نہیں تھے۔ اَتَاللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ ہمیں پتہ نہیں تھا۔ ملک صاحب! دعا کریں۔

(اس مرحلہ میں دعائے مغفرت کی سعادت ملک سکندر خان ایڈو کیٹ، فائدہ حزب اختلاف کو ملی)

جناب اسپیکر: اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور آپ سب کو صبر دے۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 83 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: اللہ تعالیٰ مبین صاحب کے کمزں اور جتنے بھی اموات اس نقش ہوئے ہیں ان سب کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ اور لا حظین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر: آمین۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 83۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 ارب 85 کروڑ 24 لاکھ 26 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”نانوی تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 83 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 83 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 183 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 84 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 17 کروڑ 55 لاکھ 80 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ثافت و سیاحت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 84 پیش ہوا۔ محکم نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا

جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 84 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 184 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 85 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 42 کروڑ سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”ترقی نسوان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 85 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیفِ زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 85 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 184 اصل حالت میں منظور ہوا۔ فناں منسٹری ایسا نہیں ہے مخت کرنی پڑتی ہے۔ سارے فنڈز سب کو دیتے ہو پورے سال مخت کرتے ہو اس دن بھی مخت کرو۔ ایسے تھکے تھکے بیزار ہیں۔ ابھی آخری مرحلہ ہے ابھی ٹھوڑا تو خوش ہو جائیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میری توڑیوں ہے وہ volunteer ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں، آپ کی مہربانی ہے آپ نے تحریک واپس لے لی ہے۔ نہیں، میں ظہور کو active کر رہا ہوں۔ کیونکہ اتنے پیسے منظور ہو رہے ہیں پھر بھی وہ خوش نہیں ہیں پھر کیا کہیں۔ اچھا! وہ sorry ہمیں پتہ ہے کہ خزانہ نے پیسے دینے ہیں ڈیپارٹمنٹ کو اس لئے آپ خوش نہیں ہیں۔ جام صاحب! پھر ڈیپارٹمنٹ کو دے رہے ہیں اسی لیے خزانے سے جارہے ہیں اسی لیے آپ بیزار، بیزار ہیں۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 86 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 51 کروڑ 82 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”انرجی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 86 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیفِ زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 86 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 184 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 87 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ہجکہ خزانہ: مطالبه زر نمبر 87۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 16 کروڑ 97 لاکھ 84 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدنظر میشن میکنالوجی، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 87 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ محکمہ نے سارے اپنے تحریک واپس لیئے ہیں اسی لیئے سارے تحریکوں کو واپس لیئے ہیں اسی لیئے سارے تحریکوں کو نمٹا دیا جاتا ہے ابھی اصل حالت میں جائیں گے۔ بار بار بولنا پڑتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 87 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبه زر نمبر 87 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! سالانہ مطالبه زر نمبر 88 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ہجکہ خزانہ: مطالبه زر نمبر 88۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 02 کروڑ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدنظر میشن ماحولیاتی کنٹرول، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 88 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 88 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبه زر نمبر 88 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبه زر نمبر 89 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ہجکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 65 کروڑ 92 لاکھ 49 روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدنظر میشن ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبه نمبر 89 پیش ہوا۔ محکمہ نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبه زر نمبر 89 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبه زر نمبر 89 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 90 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 90۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 20 کروڑ 6 لاکھ 5 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”فارن فنڈز پرو جیکٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 90 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہ کیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 90 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 90 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 91 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 91۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38 ارب 21 کروڑ 59 لاکھ 27 ہزار 7 سو 5 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”فیڈرل فنڈ ڈپرو جیکٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 91 پیش ہوا۔ محرک نے اپنا تخفیف زر کا نوٹس واپس لیا۔ لہذا تحریک کو نہ کیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 91 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ کیا بات ہے کہ میراں صاحب چائے پی کے ایسا فریش ہو کے آئے ہیں۔ بس پھر بھی آپ کوشаш ہے ماشاء اللہ پھر بھی active ہیں۔ ہم اس لئے آپ کا احترام کرتے ہیں آپ جس حالت میں بیٹھیں ہم کچھ نہیں کہیں گے۔ زیادہ بات نہیں کروں گا پھر ظہور صاحب کا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔

وزیر ملکہ خزانہ: sir دو باقی ہیں اگر ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ زر نمبر 91 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 92 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: مطالبہ زر نمبر 92۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 50 لاکھ 51 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”بلوچستان ڈولپمنٹ

اتحارٹی، براشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سالانہ مطالبہ نمبر 92 پیش ہوا۔ محکمہ نمبر 92 پیش ہوا تحریک کو منشاء دیا جاتا ہے۔ آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 92 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ سالانہ مطالبہ زر نمبر 92 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ! سالانہ مطالبہ زر نمبر 93 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 24 کروڑ 91 لاکھ 5 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیگر اسکیم“، براشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: محکین نے اپنا۔ آپ پہلے کیسے کھڑا ہو گیا میں نے تو آپ کو بولا نہیں ہے سالانہ مطالبہ زر نمبر 93 میں جناب نصر اللہ ذیرے صاحب جناب یونس عزیز زہری صاحب اور جناب اختر لانگوار اکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کے نوٹس دیا ہے لہذا محکین میں سے کوئی محکمہ اپنی تخفیف زر پیش کریں۔ یہ کوئی نہیں ہے جس میں آپ سب جذباتی ہیں۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 24 کروڑ 91 لاکھ 5 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”دیگر اسکیم“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: اس میں تو نہیں کرنا چاہیے۔ تحریک پیش ہوئی۔ محکین میں سے ایک محکم۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر اگر اس تحریک کے آپ ہیڈ لائنز کو دیکھ لیں تو جناب والا! 19-2018ء کی جو پی ایس ڈی پی بلوچستان ہائی کورٹ میں اس کے اوپر کیسز چل رہے تھے اسی طرح کی ہیڈ لائنز اور اسی طرح کی اسکیم کے حوالے سے اس وقت ہائی کورٹ کا ایک تقسیمی فیصلہ بھی اس پر آچکا ہے کہ اس طرح کی بلاک ایلوکیشن کی اسکیم یا چیف منسٹر سکریٹری فیڈر جو تھے ان کو بند کیا گیا۔ اور جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس بل کو ہم یہاں سے پاس کریں گے تو ہم سیدھے توہین عدالت کے زمرے میں آئیں گے۔ جناب والا! چونکہ جن اسکیموں کو ہائی کورٹ نے بند کیا تھا۔

جناب اسپیکر: اس میں آواران بھی ہے۔

میر اختر حسین لانگو: بالکل یہ اسی طرح کی اسکیم ہیں صرف اس کا نام change کیا گیا ہے جناب اسپیکر ہم جب چھوٹے ہوتے تھے تو کچھ دوستوں کو یاد ہو گا پیٹی وی میں ایک ڈرامہ سیریل چلتا تھا مزاں یہ ڈرامہ سیریل تھا اس کا نام تھا فنٹی فنٹی۔ تو جناب والا اس میں کسی سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس کوئی گاڑی ہے؟ تو اس نے کہا کہ ویسا پیچارو۔ تو جناب والا ویسا، ویسا ہوتا ہے اس کا نام آپ پیچارو رکھ دیں اس کو ویسا مرشد ہر کہیں دیں اس کو آپ ویسا لینڈ روور کہیں وہ ویسا ہی رہتا ہے یہ اسکیم اس کا جتنی دفعہ نام change کرنے کی کوشش کر لیں یا باقی کام اس پر کر لیں لیکن۔

جناب اسپیکر: لیکن یہ پیچارو نہیں بنے گا۔

میر اختر حسین لانگو: لیکن یہ ہے بلاک ایلوکیشن۔ یہ CM کی discretionary funds ہیں کیونکہ اس میں کوئی تفصیل نہیں ہے یہ دیگر اسکیمز ہیں۔ جناب والا! یہ بالکل اسی طرح کی اسکیم ہیں جس پر ہائی کورٹ کا ایک تفصیلی فیصلہ آچکا ہے۔ تو جناب والا ان اسکیمز کی کوئی تفصیل نہیں ہے ان اسکیمز کو آپ نے other schemes میں ڈال دیا آپ نے block allocations میں 12 ارب روپے رکھے ہیں یہ 12 ارب روپے جہاں پر کوئی اعلانات ہوں گے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق خرچ ہوں گے تو اس طرح کی اسکیمز پر پہلے سے ہائی کورٹ میں کیمز چلے ہیں کل کوئی پھر یہاں سے اٹھ کر ہائی کورٹ چلا جائے گا۔ اس ایک اسکیم کی وجہ سے میرا خدشہ یہ ہے کہ پورے کا پورا جو ہے پی ایس ڈی پی ڈی جایگا جس طرح 19-18ء کی پی ایس ڈی پی ڈی کی وجہ سے تھی جس طرح 19-20ء میں بلوچستان کے لوگ اُس ترقیاتی عمل سے محروم ہوئے تھے۔ اسی طرح آج ہم پھر اس کو شش میں ہے آج پھر ہم نے وہ کام کیا ہے جس کی وجہ سے 2020ء اور 2021ء میں بھی بلوچستان۔۔۔

جناب اسپیکر: شکریہ فناس منظر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

میر اختر حسین لانگو: سرا بھی تک میں نے مکمل نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مکمل کبھی بھی نہیں کریں گے۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اسپیکر! میرا خیال یہ ہے کہ ہمارے دوست اس مطالبہ زر کو سمجھے نہیں بنیادی طور پر یہ مطالبہ زر وفاق کی طرف سے جو پیش گرانٹ ہیں جس میں 8 ارب کے ہیں اور وفاق نے کوئی 70 ارب روپے وہاں اسکیم رکھا ہوا ہے انہوں نے یہ commitment ہمارے ساتھ کیے ہیں کہ آپ جتنا بھی Covid پر خرچ کریں گے ہم 50% اس کی جو ہے اس کا آپ کو support کریں گے، جو ہم اسی لیے ہم نے 8 ارب کا جو ہے اس کی وجہ سے 15 ارب کا allocation post covid جتنے بھی scheme رکھی ہیں جسے

ہیں اسے مفت میں کریں۔

میرا ختر حسین لانگو: نہیں جناب اپیکر! اس میں اگر آپ دیکھ لیں تو ٹولی 12 ارب روپے کے قریب پیسے رکھے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں بتاتا ہوں سر میں آپ کو مطمئن کرتا ہوں پھر آپ بینک 2 گھنٹے بولتے رہے اگر مطمئن نہیں ہوا۔ دوسرا اسکیم کوئی پیش ہیں جس میں 3 ارب ہم نے رکھے ہوئے ہیں تو وہ بھی جو ہے ایک matching grant ہیں وفاق کے ساتھ ایک joint venture ہیں ہماری تو یہ دونوں اسکیمات ہیں باقی جو آپ تفصیل دے رہے ہیں اس میں کچھ approved اسکیمات ہیں جو پہلے سے جو ہماری گورنمنٹ سے پہلے approved ہوئے ہیں جس میں آپ کی feasibility study of research ہے ایک ارب۔ آپ دیکھیں یہ وہی اسکیم ہیں جس میں گورنمنٹ آف بلوچستان اگر صحیح ہے کہ سالانہ دوران سال جو بڑے بڑے پروجیکٹ بلوچستان میں ان کی feasibility ہوئی ہیں تو اس حوالے سے وہ ہر سال مختلف کے لیے پروجیکٹ کے لئے feasibility study of release کر دی جائے اور یہ procedure کافی عرصے سے چلتا آ رہا ہے جس نے وفاق نے آج کل یہ public finance management bill رکھا ہوا ہے کہ آپ جو بھی اسکیمات بھیجے وہ اس کی feasibility ہوتا ہے تو اس حوالے سے P&D department نے ایک ارب روپے مختص کیے ہوئے ہیں تاکہ اپنی feasibility study مستقبل میں پروجیکٹ وفاق کو پیش دیں ان کے حوالے سے رکھیں۔ دوسری اسکیم جس میں multiple indicator cluster survey خصوصاً programme for uplift conflict affected areas in Sibi Division مری ایریا۔ یہ پرانی اسکیم ہیں چل رہی ہیں۔ تو یہ جو پانچ چھ اسکیمات ہیں جن کو others کا نام دیا گیا ہے جو میں reflected already PSDP ہیں جو دونی اسکیمات ہیں۔ ایک کوئی پیش دوسرا جو ہے وہ Post-Covid-operations کے لیے جو 8 ارب رکھے ہیں یہ others اسکیمات میں آتا ہے باقی آپ نے جو ایک گھنٹہ بولنا ہے دو گھنٹہ بولنا ہے وہ آپ کی مرضی۔

جناب اپیکر: شکریہ فناں منشی صاحب۔

میرا ختر حسین لانگو: نہیں جناب اپیکر! میں اس کی تھوڑی سی شاید میں سمجھنیں رہا ہوں منشی صاحب نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن honestly میں ابھی تک اس کی بات کو نہیں سمجھ سکا ہوں کیونکہ اس میں کوئی پیش کے حوالے سے جو ہمارے منشی فناں صاحب بات کر رہا ہے کوئی میں already آپ کی پی ایس ڈی پی میں آیا

ہے اس کے لیے 3 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں وہ already اس میں ہیں۔ باقی چیزوں میں جو ہمارے ڈیلوپمنٹ کے کام میں going schemes on ہیں اور دوسرا چیزیں ہیں وہ already آپ کے PSDP میں ہیں لیکن اگر اس طریقے سے لینا چاہے تو آپ پی ایس ڈی پی میں۔۔۔ (مدخلت۔شور) جناب اسپیکر: شکریہ فناں منشہ صاحب۔ اس کا detail بھی دیا گیا ہے وہاں پر آپ پڑھ کر اگر اس میں کہیں کمی ہیشی ہیں تو اس پر آپ وہ کریں۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب والامیں اسکی بات کر رہا ہوں کہ ہمارے منشہ فناں صاحب 3 ارب روپے میں کوئی پیکچ کے ہیں۔ کوئی پیکچ کے پیسے تو پی ایس ڈی پی میں آپ نے 3 ارب روپے مختص کیے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: فیڈرل نند ڈک کہہ رہے ہیں۔ فیڈرل کے فنڈ کو سپورٹ کرنے کے حوالے سے۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے تھوڑا اساثام دے دیں، 19 ارب روپے کا ٹوٹل کوئی پیکچ کا پی ایس ڈی پی میں آپ نے اسکیم ڈالا ہے۔ اس میں سے 3 ارب روپے آپ نے پی ایس ڈی پی میں اس کے لیے اس سال کے لیے ایلوکیشن رکھی ہیں وہ already آپ کا اُدھر ہے۔ تو اس کو ہم وہاں پر تصور کر لیں اس کو یہاں ہم others میں تصور کر لیں تو ایک اسکیم کو ہم دو جگہ کیسے تصور کر لیں۔ اسی طرح ہم نے پی ایس ڈی پی میں بھی۔

وزیر محکمہ خزانہ: میرے بھائی! مجھے افسوس ہے کہ میرا دوست کوئی میں رہتے ہوئے کوئی پیکچ کے بارے میں clear نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں آپ نے detail دے دی ابھی ووٹنگ کریں گے ہم۔

میرا ختر حسین لانگو: ظہور جان! میں آپ کو پی ایس ڈی پی نمبر میں ابھی کاغذ نہیں لایا ہوں ورنہ میں آپ کو پی ایس ڈی پی نمبر دکھاتا کہ کوئی پیکچ کا آپ نے 19 ارب روپے کا جس میں ایلوکیشن۔

وزیر محکمہ خزانہ: جس میں وفاق اور صوبہ جو ہیں مل کر اس کو بناتے ہیں اس میں ایک کوئی پیکچ فنڈ بھی ہے۔ جس میں سریاب روڈ بھی ہے۔

جناب اسپیکر: انہوں نے detail دے دی اب آپ بولنا چاہتے ہیں۔

میرا ختر حسین لانگو: نہیں اس کا مطلب ہے کہ اس سال۔

جناب اسپیکر: جناب اسپیکر cross questioning نہیں ہو گا اس میں آپ نے اپنا point raise کیا وہاں سے جواب آیا ب ووٹنگ پر جائیں گے اگر آپ بھی محرک ہیں اگر بولنا چاہتا ہے تو بولیں۔

میر اختر حسین لانگو: اپیکر صاحب! میں ابھی تک اس پر بول رہا ہوں میں ابھی تک کھڑا ہوں بول رہا ہوں آپ نے مجھے فلور دیا ہے۔

جناب اپیکر: آپ تو بولتے رہتے ہو۔

میر اختر حسین لانگو: دیکھی جناب اپیکر اگر میں فناں منٹر صاحب کی بات کو مان لوں تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی نہ پیش کے لیے اس دفعہ جو ایلوکیشن گورنمنٹ نے رکھی ہے وہ پھر 6 ارب روپے ہو گئے کیونکہ 3 ارب روپے وہ یہاں others میں سے دے رہے ہیں 3 ارب روپے پی ایس ڈی پی میں رکھے ہیں 19 ارب روپے کا پروجیکٹ ہے۔

جناب اپیکر: فیڈرل فنڈ بھی ہے۔

میر اختر حسین لانگو: 3 ارب روپے وہاں پر ایلوکیشن رکھی گئی میں اس کے لیے۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اپیکر! میں سمجھ رہا تھا کہ باقی کتابیں تو واپس کی پی ایس ڈی پی لے گئے ہوں گے ہمارے دوستوں نے کچھ پڑھا ہو گا لیکن افسوس کی بات ہے انہوں نے صرف وہاں پر جا کر الماری میں رکھ کر پڑھا نہیں ہے اس کو اگر اسکو پڑھا ہوتا یہ ساری چیزیں ملیسر ہو جاتیں۔ میں نے ان کو ایک ایک اسکیم کے بارے میں بتایا ہے اگر نہ یہ آپ نے بات کرنی ہے تو کریں اور میری آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی کریں اب اس پر ووٹنگ کریں۔

میر اختر حسین لانگو: بات میری ہے۔ میں جتنا چاہوں میں کروں۔ بات کرنے سے مجھے آپ روک سکتے ہیں لیکن کسی اور کی ڈکٹیشن پر میں اپنی بات ختم نہیں کروں گا میں بات کرتا رہوں گا۔ جو میرا right بتاتا ہے میرا حق ہے اسی لیے ہم نے اس کو آخری اس پر رکھا تھا کہ کیونکہ اس میں ابہام ہے۔ اس پر کل کوئی کورٹ چلا گیا۔ یہ صرف ظہور صاحب کی اسکیم میں نہیں رکیں گے اس میں پورے بلوچستان کی اسکیم میں ہو جائیں گے۔ اور لوگ اس طرح کے اسکیموں میں کورٹ جائیں گے۔ اب ہمارے پاس وہ کاغذ نہیں ہے پی ایس ڈی پی نمبر مجھے یاد نہیں آ رہا ورنہ میں کوئی پیش کا پی ایس ڈی پی نمبر بھی ظہور صاحب کو بتا دیتا تاکہ اسکو پتہ چلتا کہ ہم نے پڑھا ہوا ہے۔ اگر اس طرح ہوتا تو ہم کاسی قلعہ والے اس اسکیم کا بھی ظہور صاحب کو پی ایس ڈی پی نمبر دے دیتا جس کو تین سیکٹرز میں reflect کیا گیا ہے اگر ہم پی ایس ڈی پی نہ پھاڑتے تو ہمیں یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ آپ ایک شعبان والا روڈ جو تین سال پہلے نصر اللہ زیرے والوں کی گورنمنٹ نے بنائی اس گورنمنٹ نے پھر شعبان والے روڈ کے لیے پیے رکھے گئے ہیں۔ اگر ہم پی ایس ڈی پی نہ پڑھتے تو ہمیں اس تفصیل کا پتہ نہیں چلتا جناب اپیکر جتنا ہماری سکت تھی جتنا ہماری قابلیت تھی ہم نے

اپنی قابلیت اپنی عقل اپنی دانست کے مطابق ہم نے وہ تمام چیزیں پڑھی ہیں۔ میں اس جو بل انہوں نے لایا ہے اس کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں کہ اس کے لیے جو پیسے رکھے ہیں اس کی clarification نہیں ہے یہ معاملہ جب تک clear نہیں ہو گا یہ کل پورے پی ایس ڈی پی اور پورے اس بجٹ کو مشکوک کر کے رکھ دیگا۔

جناب اسپیکر: آپ کورٹ میں جائیں گیئر نہیں ہو رہا ہے۔ آپ کورٹ جائیں۔ جی زیرے صاحب زیرے صاحب بھی اس پر بولے گا۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب والا! میں آخری بات کہتا چلوں کہ کل اس اسکیم کو یا اس بل کو جو آپ یہاں سے پاس کرنے جا رہے ہیں کل اس بل کو کوئی بھی آدمی سادھا سا ایک درخواست کے ساتھ بھی ہائی کورٹ لے گیا یہ تمام اسمبلی اور گورنمنٹ تو ہیں عدالت کے زمرے میں آجائے گی جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی شکر یا آخر لانگو صاحب جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔ ہم نے آج اپوزیشن نے ہم نے بہت سارے محنت کی تھی لیکن ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم حکومت کو ایک چانس دیتے ہیں۔ ہم نے بہت ساری تحریک تخفیف زر واپس کی۔ بہر حال جو 93 مطالباتِ زر ہے، اس میں آپ دیکھیں کہ بہت بڑی رقم کھلی گئی ہے 12 ارب روپے اور 12 ارب روپے ہمارے عوام کا پیسہ ہے اور اس کی بھی انہوں نے لکھا ہے others scheme۔ اب اگر جناب وزیر خزانہ صاحب اس کو اتنا فکر ہوتا تو اس کو بھی ظاہر کرتے کہ کس مد میں ہمیں چاہیے اگر joint کسی کمپنی کے ساتھ ہے پھر بھی وہ ذکر کرتے ہیں کہ وفاق نے اس مد میں ہمیں اتنا رقم دیا ہے، ہمارا تناحصہ بنتا ہے۔ وہ دے دیتے کوئی پیکچ کا پی ایس ڈی پی میں بھی اس کا وہاں ذکر تھا۔ یہاں بھی ذکر ہے۔ تو یہ ڈبل ڈبل رقم ایک رکھنا وہ الگ ہیں تو یہ رقم جناب اسپیکر۔

وزیر مکملہ خزانہ: میرے بھائی یہ grants matching grants ہے وفاق نے جو پروجیکٹس رکھے ہوئے ہیں جو صوبے نے اپنے حصے کا matching grant رکھا ہوا ہے ایک یہ ہے دوسرا lump-sum وفاق نے 70 ارب روپے رکھے ہیں جو Post-Covid-Operations verbal commitments کیا ہے کہ آپ جتنا جو ہیں ہمیں 50%، 50% جتنے بھی آپ اسکیمات رکھ سکتے ہیں ہم آپ کو 50% جو ہیں بطور commitment دینے کے لیے تیار ہیں اسی لیے ہم نے فتحاں 8 ارب روپے کا رکھا ہے پانچ ارب اس کی ایلوکیشن ہیں لیکن اس میں کوئی قدغن نہیں ہے۔ پی سی ون اس کا تیار نہیں ہے کوئی قدغن نہیں ہے ہم اس کو جو ہیں مذید صورت حال کو دیکھ کر اس کو بڑھا بھی سکتے ہیں تو اسی وجہ سے ہم

نے ان کا جو ہے اس کو others میں رکھا ہوا ہے باقی جو کچھ اسکیمیات ہیں وہ already approved ہیں اس میں ایک ارب روپے اسی لیے P&D department نے رکھی ہے وہ ہر سال رکھتی ہیں کہ جو وہ پروجیکٹس جو بڑے بڑے پروجیکٹس ہیں جن کی منظوری کے لیے پی سی ون بنانے کے لیے consultancy اور feasibility کی ضرورت ہوتی ہیں تو اسکے لیے consultant میں آئے گا تو وہ consultancy نہیں کرے گا یا اس بڑے بڑے پروجیکٹس پی سی ون بنانے کے لیے آپ جو ہیں آپ کے محکمہ اتنا مطلب capacity اُن کی نہیں ہے کہ آپ جو ہے بڑے ڈیزیز کے پروجیکٹس بنائے اسی وجہ سے کہ آپ کی گورنمنٹ میں بھی ہوتا رہا ہے پہلے بھی ہوتا رہا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اسی وجہ سے یہاں پر رکھے ہیں ان کو others کا نام دیا گیا ہے اس میں کوئی اور اس طرح کا سیکٹر نہیں ہے جس میں کوئی ambiguity ہو میرا خیال ہے یا بکلیسہ ہو گا اس پر ہم ووٹنگ کرتے ہیں

جناب نصراللہ خان زیری: جناب اسپیکر یہ اس میں بڑا واضح کورٹ کا فیصلہ ہوا ہے سپریم کورٹ کا آیا ہوا ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: کورٹ نے ہمیں یہ نہیں کہا کہ وفاق کے ساتھ ہم۔۔۔ جا کر پروجیکٹ بنائیں۔

جناب نصراللہ خان زیری: ٹھیک ہے آپ نہ کریں آپ پھر پچھتا میں گے۔ جب stay ہو گا پورا بجٹ کا stay ہو گا پھر آپ کو پتہ چلے گا اب تو ہم آپ کو مشورہ دے رہے ہیں کہ اس رقم کو واپس کیا جائے اس پر صحیح وہ کر کے ہاؤس کے سامنے لا یا جائے۔

وزیر مکملہ خزانہ: اس کا مطلب ہے کہ آپ کوئی کی ترقی نہیں چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ (شور۔ مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں نہیں ہم چاہ رہے ہیں آپ کوئی میں ٹھیک نہیں کی ترقی کی تھیں لگا رہا ہے۔

میر اختر حسین لاغو: یہ ہمیں کوئی مطمئن کرنے والا جواب نہیں ہے جناب اسپیکر۔ ہم کوئی کی ترقی چاہتے ہیں ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر مکملہ خزانہ: جو Covid-19 operations ہیں۔ یہ متوازن بجٹ ہے۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اسپیکر کوئی کی جو ترقی ہو رہا ہے وہ ہائی کورٹ میں چل رہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: Covid-19 میں ہوا کیا ہے کہ ابھی Post-Covid-19 آپ کریں یہ تو کوئی تھا، ہی نہیں:

جناب اسپیکر: آیا سالانہ مطالیبہ زر نمبر 93 میں کٹوتی کی تحریک کے جو مہاہیت میں ہیں وہ ہاتھ کریں۔

تحریک تخفیف زر کو اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوا لہذا تحریک یک تخفیف زر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔

آیا سالانہ مطالبہ زر نمبر 93 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ سالانہ مطالبہ زر نمبر 93 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ صاحب! آپ کی محنت اور آپ نے اتنا تمام دیا اور اتنا سخت اپوزیشن کو face کیا۔ آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، جام صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں پورے کینٹ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور گورنمنٹ کو کہ انہوں نے خوش اسلوبی سے اس بجٹ کو پاس کیا۔ خاص کراپوزیشن نے جس طرح تعاون کیا میں اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جس میں آپ بہتر طریقے سے اور امید کرتا ہوں کہ اسی طرح سے اسمبلی کو خوش اسلوبی سے چلے اور ایک دوسرے کا احترام کرتے رہیں۔

میزانیہ بابت مالی سال 2020-2021 کی کل مطالباتِ زر منظور ہوئی ہیں۔ جی میرے خیال میں آپ اس پر جام صاحب اور جو پڑھ دیں پرفانس منظر بھی کہہ رہا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپسیکر۔

وزیر مکملہ خزانہ: بس اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: ٹھیک ہے اس میں میں شاء اللہ بلوچ رکن صوبائی اسمبلی تو اعدوان ضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قرارداد کو پیش کرنے کی حد تک قاعدہ نمبر 225 کے تحت قاعدہ نمبر 120 کے قاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اپسیکر: آیا تحریک کی حمایت، ہاؤس میں جو تحریک کے حمایت میں ہے وہ ہاتھ کھڑا کر لیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: thank you

جناب اپسیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب شاء اللہ بلوچ: میں تحریک، قرارداد پیش کرتا ہوں ہم ارکین بلوچستان اسمبلی متفقہ طور پر قرارداد پیش کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت پڑھ دیں کیوں میں اضافہ، جو اضافہ کل ہوا ہے وہ فی الفور طور پر واپس لے لیں۔ اگر آپ کہیں تو میں مختصر آس پر دو باتیں کہوں۔ مختصر آتا کہ ان اسلام آباد والوں کو پہنچوں۔

جناب اپسیکر: تحریک پیش ہوئی۔ قرارداد کی تحریک پیش ہوئی۔ آیا اس قرارداد کو ہاؤس میں، جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ متفقہ قرارداد پورے ہاؤس کی طرف سے منظور ہوئی۔

27 جون 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

119

اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 29 جون 2020ء وقت سہ پہر 3:00 بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 10 بجکر 5 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

